روزنامہ
ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY
MUMBAIRAABTA

JANATA AUTO

CONTACT :9820363818 / 9321177990
ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

صبح صادق	05:10
طلوع آفتاب	06:24
زوال آفتاب	12:36
غروب آفتاب	06:48

آج کی حدیث

حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص کپڑا پہنے اور پھر یہ کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ (ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ کو یہ کپڑا پہنایا اور یہ کپڑا بغیر میرے کسی حیلے اور بغیر میری کسی قوت (کے اثر کے) مجھ تک پہنچایا تو اس کے تمام (صغیرہ) گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (ابوداؤد)

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 249, Tuesday- 08 September, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۲۴۹ ۞ منگل، ۸/ستمبر، ۲۰۲۶، ۲۵/ربیع الاول ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴/روپیے، صفحات:۸

ستیہ نکیتن حادثہ: لاپرواہی برتنے پر ایم سی ڈی کے ڈپٹی کمشنر سمیت ۵/افسران معطل

عدالت نے ڈی یو، ایم سی ڈی، قومی انسانی حقوق کمیشن، دہلی حکومت، مرکزی حکومت اور دہلی پولیس کو نوٹس جاری کرتے ہوئے ۱۰/دن کے اندر حلف نامہ داخل کرنے کی ہدایت دی

ستیہ نکیتن حادثہ میں اب تک 7 لوگوں کی موت کی تصدیق ہوچکی ہے۔ کئی زخمیوں کا علاج چل رہا ہے، جبکہ ملبے کے نیچے اب بھی کئی لوگوں کے دبے ہونے کا خدشہ ہے۔ جنوبی دہلی کے ستیہ نکیتن علاقے میں ایک کثیر منزلہ عمارت کے منہدم ہونے کے بعد پیر کو دہلی میونسپل کارپوریشن (ایم سی ڈی) کے 5 ملازمین کو معطل کر دیا گیا۔ لاپرواہی برتنے کے باعث معطل کیے گئے ملازمین میں ساؤتھ زون کے افسران شامل ہیں۔ جن لوگوں پر کارروائی ہوئی ہے ان میں ڈپٹی کمشنر راکیش کمار، سپرنٹنڈنگ انجینئر رنویر سنگھ، ایگزیکٹیو انجینئر للت کمار گوئل، اسسٹنٹ انجینئر سنیل چوہان اور انجینئر آشیش کمار شامل ہیں۔ دہلی حکومت نے فوری اثر سے ان افسران کو معطل کرنے کا حکم دیا ہے۔ واضح رہے کہ حادثہ میں اب تک 7 لوگوں کی موت کی تصدیق ہوچکی ہے۔ کئی زخمیوں کا علاج چل رہا ہے، جبکہ ملبے کے نیچے اب بھی کئی لوگوں کے دبے ہونے کا خدشہ ہے۔ دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے آج صبح حادثے والی جگہ کا دوبارہ دورہ کیا اور ریسکیو آپریشن کا جائزہ لیا۔ معائنہ کے بعد وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے یقین دلایا کہ لاپرواہی یا کوتاہی کے قصوروار پائے جانے والے افسران کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ ساتھ ہی انہوں نے ذمہ دار پائے جانے والے ایم سی ڈی افسران کے خلاف بھی سخت کارروائی کا حکم دیا۔ وزیر اعلیٰ دفتر کے مطابق ایسے واقعات کو روکنے اور حفاظتی اصولوں کی تعمیل کو یقینی بنانے کے لیے دہلی بھر میں غیر قانونی 5 منزلہ عمارتوں کو فوری طور پر سیل کرنے کی ہدایات بھی جاری کی گئی ہیں۔ تلاش اور ریسکیو آپریشن رات بھر جاری رہا۔ افسران نے بتایا کہ ملبے کے نیچے اب بھی کئی لوگوں، خاص کر طلبہ کے دبے ہونے کا خدشہ ہے اور انہیں بحفاظت نکالنے کی کوششیں جاری ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ 'ہاسٹل ڈیز' نام کی یہ 5 منزلہ عمارت لڑکوں کے پی جی کے طور پر چل رہی تھی اور واقعہ کے وقت کئی طلبہ وہاں رہ رہے تھے۔ قابل ذکر ہے کہ پی جی کے مالک ہری رام بنسل کو پولیس نے گرفتار کرلیا ہے۔ افسران نے بتایا کہ ہری رام گپتا کو راجستھان کے بھواڑی سے گرفتار کیا گیا ہے۔ فی الحال آگے کی جانچ جاری ہے۔ واقعہ کے بعد سے ہری رام بنسل کا کوئی پتہ نہیں تھا۔ لک آؤٹ نوٹس جاری ہونے کے بعد دہلی پولیس نے ہری رام بنسل کو گرفتار کرنے کے لیے 10 ٹیمیں تشکیل دی تھیں۔ واضح رہے کہ جنوب مغرب دہلی کے ستیہ نکیتن میں عمارت منہدم ہونے کے معاملہ میں دہلی ہائی کورٹ میں پیر کو مفاد عامہ کی عرضی (پی آئی ایل) پر سماعت ہوئی۔ عدالت نے اس حادثہ پر سخت تبصرہ کرتے ہوئے دہلی یونیورسٹی، ایم سی ڈی، قومی انسانی حقوق کمیشن، دہلی حکومت، مرکزی حکومت اور دہلی پولیس کو نوٹس جاری کیا ہے۔ عرضی گزار کے وکیل نے عدالت میں دلیل دی کہ دہلی میں ہر چند ماہ کے وقفہ پر ایسے واقعات پیش آتے ہیں، جہاں بے قصور لوگ اپنی جان گنو دیتے ہیں۔ کبھی آگ لگتی ہے، کبھی پانی بھر جاتا ہے تو کبھی عمارت منہدم ہوجاتی ہے۔ اس معاملے میں دہلی میونسپل کارپوریشن یعنی ایم سی ڈی کو کچھ ٹھوس اقدامات کرنے چاہئیں۔ اس پر سماعت کرتے ہوئے ہائی کورٹ نے نوٹس جاری کیا اور کہا کہ ہمیں لگتا ہے کہ ان سرکاری انتظامی افسران کو زیادہ سنجیدہ اور مؤثر طریقۂ کار اپنانے کی ضرورت ہے۔ عدالت نے کہا کہ جو عمارت منہدم ہوئی ہے ان میں پاس ہی میں واقع دہلی یونیورسٹی (ڈی یو) سے وابستہ کالجوں میں پڑھنے والے طلبہ رہتے تھے۔ یہ عام معلومات ہے کہ ڈی یو باہر سے آنے والے اپنے طلبہ کو مناسب ہاسٹل کی سہولیات فراہم نہیں کرتی، جس کی وجہ سے طلبہ پی جی میں رہنے کے لیے مجبور ہیں۔ حکومت اپنی ذمہ داری سے نہیں بچ سکتی۔ 50 نوجوان طلبہ کی زندگی خطرے میں ہے۔ ان میں سے زیادہ تر شاید اب بھی ملبے کے نیچے پڑے ہوں گے، اس سے زیادہ تکلیف کی بات اور کچھ نہیں ہوسکتی۔ عدالت نے حکومت کو ستیہ نکیتن عمارت حادثہ میں پھنسے طلبہ کو بچانے کی کوششیں دوگنی کرنے کی ہدایت دی۔ عدالت نے کہا کہ حادثے کی ذمہ داری صرف پی جی مالک کی نہیں ہوسکتی۔ ایم سی ڈی اور دیگر متعلقہ اتھارٹیز کی بھی ذمہ داری ہے کہ دہلی میں ہونے والی ہر تعمیر عمارت کے ضوابط اور نافذ قوانین کے مطابق ہو۔ عدالت نے کہا کہ اگر افسران اپنی قانونی ذمہ داریوں کے تئیں بیدار ہوتے تو ممکن ہے کہ ایسے واقعے کو روکا جاسکتا تھا۔

غزہ: اسکول کے پہلے دن ۸/سالہ بچی

وفا عقیلہ والد سمیت اسرائیلی حملے میں جاں بحق

غزہ میں ۸/سالہ فلسطینی بچی وفا عقیلہ اپنے اسکول کے پہلے دن گھر واپس نہ پہنچ سکی۔ اتوار کو مغربی غزہ میں ایک گاڑی پر اسرائیلی حملے میں وفا اور اس کے والد یوسف عقیلہ جاں بحق جبکہ ۶/دیگر افراد زخمی ہوگئے۔ طبی حکام کے مطابق دونوں کی لاشیں الشفا اسپتال منتقل کی گئیں۔ حملے کے بعد بچی کی کتابیں اور اسکول کا سامان تباہ شدہ گاڑی کے قریب بکھر املا۔ اسرائیلی فوج نے کہا ہے کہ حملے کا ہدف حماس کا ایک جنگجو تھا اور واقعے کے نتائج کا جائزہ لیا جارہا ہے۔ غزہ میں نئے تعلیمی سال کا پہلا دن ۸/سالہ فلسطینی بچی وفا عقیلہ کے لیے زندگی کا آخری دن ثابت ہوا۔ اتوار کو مغربی غزہ میں ایک گاڑی کو اسرائیلی فضائی حملے کا نشانہ بنایا گیا، جس میں وفا اپنے والد یوسف عقیلہ کے ساتھ جاں بحق ہوگئی۔ ۶/دیگر افراد زخمی ہوئے۔ فلسطینی طبی حکام کے مطابق حملہ مغربی غزہ شہر میں ہوا۔ الشفا اسپتال کے سربراہ محمد ابو سلمیہ نے بتایا کہ حملے کے بعد وفا اور اس کے والد کی لاشیں اسپتال منتقل کی گئیں۔ وفا کے لیے اتوار اسکول کا پہلا دن تھا۔ وہ اسکول سے واپس گھر نہیں پہنچ سکی۔ حملے کے بعد سامنے آنے والی تصاویر میں اس کی کتابیں اور اسکول کا سامان تباہ شدہ گاڑی کے قریب بکھرا دکھائی دیا۔ اسرائیلی فوج نے حملے کی ذمہ داری تسلیم کرتے ہوئے کہا کہ اس کا ہدف حماس کا ایک جنگجو تھا۔ اسرائیلی فوج کے ترجمان کے مطابق واقعے کے نتائج کا جائزہ لیا جارہا ہے۔ یہ واقعہ ایسے وقت میں پیش آیا ہے جب اکتوبر ۲۰۲۵ء میں نافذ ہونے والی امریکی حمایت یافتہ جنگ بندی کے باوجود غزہ میں اسرائیلی فوجی کارروائیاں مکمل طور پر نہیں رکیں۔ اسرائیل کا کہنا ہے کہ کارروائیاں حماس اور دیگر مسلح گروہوں سے لاحق خطرات کے خلاف جاری ہیں، جبکہ حماس اسرائیل پر جنگ بندی کی خلاف ورزی کا الزام عائد کرتا ہے۔ رائٹرز کے مطابق غزہ کے طبی حکام کا کہنا ہے کہ گزشتہ سال جنگ بندی کے نفاذ کے بعد سے ۱۳۰۰/سے زیادہ فلسطینی جاں بحق ہوچکے ہیں، جن میں اکثریت شہریوں کی ہے۔ اسرائیلی فوج کے مطابق اسی عرصے میں اس کے ۴/فوجی ہلاک ہوئے ہیں۔ حماس عام طور پر اپنے جنگجوؤں کی ہلاکتوں کے اعداد و شمار جاری نہیں کرتا۔ اتوار ہی کو غزہ میں ہونے والے دیگر حملوں میں بھی ہلاکتیں ہوئیں۔

نیتن یاہو کو عہدہ سے ہٹانا 'اسرائیلی معاشرے کی بقا کی ضرورت': اپوزیشن

ریو نے ۲۰۲۳ء کو حماس کے حملے سے متعلق اسرائیلی فوج کی جاری تحقیقات پر نیتن یاہو کے ردعمل کو تنقید کا نشانہ بنایا

اسرائیل میں اپوزیشن جماعت ڈیموکریٹس کے رکن پارلیمنٹ گیلاد کاریو نے وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو کو عہدے سے ہٹانے کا مطالبہ کرتے ہوئے اسے "اسرائیلی معاشرے کی بقا کی ضرورت" قرار دیا ہے۔ کاریو نے نیتن یاہو پر ۷/اکتوبر ۲۰۲۳ء کے واقعات سے متعلق اسرائیلی فوج کی تحقیقات سے نمٹنے سے گریز کا الزام عائد کیا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے قومی سلامتی کے معاملے میں بار بار اسرائیل کو "ترک" کیا اور "مکمل نااہلی" کا مظاہرہ کیا۔ اسرائیلی اپوزیشن رکن گیلاد کاریو نے سینیچر کو ایکس پر جاری بیان میں وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو کو عہدے سے ہٹانے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ نیتن یاہو کی وزارت عظمیٰ سے علیحدگی "اسرائیلی معاشرے کی بقا کی ضرورت" ہے۔ کاریو نے خاص طور پر ۷/اکتوبر ۲۰۲۳ء کو حماس کے حملے سے متعلق اسرائیلی فوج کی جاری تحقیقات پر نیتن یاہو کے ردعمل کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ ان کے مطابق جس طرح نیتن یاہو نے ۷/اکتوبر کے بعد غزہ کے قریب واقع کبوتز کا کئی ماہ تک دورہ نہیں کیا، اسی طرح وہ فوجی تحقیقات میں سامنے آنے والے واقعات سے بھی نمٹنے سے گریز کر رہے ہیں۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ نیتن یاہو نے اسرائیل کی سلامتی کو بار بار "ترک" کیا اور قومی سلامتی کے انتظام میں "مکمل نااہلی" کا مظاہرہ کیا۔ کاریو نے کہا کہ ایسے شخص کو اسرائیل اور اس کے بچوں کے مستقبل سے متعلق فیصلے کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔ ۷/اکتوبر کے حملے سے متعلق احتساب کا معاملہ اسرائیل کی داخلی سیاست میں مسلسل تنازع کا باعث بنا ہوا ہے۔ اپوزیشن جماعتیں اور اسرائیلی معاشرے کے مختلف حلقے واقعے سے پہلے اور اس کے دوران ہونے والی ناکامیوں کی تحقیقات کے لیے باقاعدہ ریاستی تحقیقاتی کمیشن کے قیام کا مطالبہ کر رہے ہیں، تاہم نیتن یاہو کی حکومت نے اس طریقۂ کار کی مخالفت کرتے ہوئے سیاسی طور پر مقرر کردہ تحقیقاتی نظام کی حمایت کی ہے۔ اسرائیلی کنیسٹ کے انتخابات ۲۷/اکتوبر کو ہونے والے ہیں، جس کے باعث نیتن یاہو کی حکومت پر سیاسی دباؤ بھی بڑھ رہا ہے۔ حالیہ رپورٹوں کے مطابق نیتن یاہو کی جماعت لیکوڈ کو رائے عامہ کے جائزوں میں مشکلات کا سامنا ہے۔

مسجد انہدام: سہارنپور جانے سے روکے گئے اجے رائے

احتجاج پر کارکنوں سمیت زیر حراست، اتر پردیش کانگریس صدر اجے رائے کو سہارنپور جاتے ہوئے لکھنؤ میں روک دیا گیا

لکھنؤ: اتر پردیش کانگریس صدر اجے رائے کو سہارنپور جاتے ہوئے لکھنؤ میں روک دیا گیا۔ احتجاجاً سڑک پر بیٹھنے کے بعد پولیس نے انہیں کارکنوں سمیت حراست میں لیا، بعد میں سب کو رہا کر دیا گیا۔ اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر اجے رائے کو پولیس نے پیر کو سہارنپور جانے سے روک دیا۔ وہ سہارنپور کلکٹریٹ احاطے میں مسجد کی مسماری کے واقعے کے بعد مسجد کمیٹی کے ارکان اور متاثرین سے ملاقات کے لیے جا رہے تھے۔ لکھنؤ کے مال ایونیو چوراہے پر بھاری پولیس فورس نے انہیں آگے جانے سے روک دیا۔ پولیس کی کارروائی کے خلاف اجے رائے سڑک پر ہی بیٹھ گئے اور سہارنپور جانے کی اجازت دینے کا مطالبہ کرنے لگے۔ صورت حال کشیدہ ہونے کے بعد پولیس نے انہیں سینکڑوں کانگریس کارکنوں کے ساتھ حراست میں لے لیا اور بس کے ذریعے پولیس لائن پہنچایا۔ کانگریس کے مطابق اجے رائے سمیت تمام پارٹی کارکنوں کو بعد میں پولیس لائن سے رہا کر دیا گیا۔ رہائی کے بعد اجے رائے دیگر کانگریس کارکنوں کے ساتھ لکھنؤ کے ایکو گارڈن پہنچے، جہاں کانگریس کے درج فہرست ذات (ایس سی) شعبے کی جانب سے جاری غیر معینہ مدت کے دھرنے میں شرکت کی۔ پولیس لائن لے جائے جانے کے دوران اجے رائے نے یوگی آدتیہ ناتھ حکومت پر اپوزیشن کی آواز دبانے کا الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کا وفد متاثرین سے ملاقات کے لیے سہارنپور جا رہا تھا، لیکن حکومت نے انہیں راستے میں ہی روک دیا۔ رائے نے کہا، "راستہ روک سکتے ہیں، آواز نہیں دبا سکتے۔" انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت عوامی توقعات پر ناکام ہونے کی وجہ سے خوف زدہ ہے اور متاثرین کی آواز اٹھانے والے اپوزیشن رہنماؤں کو سہارنپور جانے سے روک رہی ہے۔ اجے رائے نے کہا کہ کانگریس متاثرین کی لڑائی آئندہ بھی جاری رکھے گی۔ کانگریس کے مطابق ایکو گارڈن میں جاری غیر معینہ مدت کا دھرنا پیر کو ساتویں روز بھی جاری رہا۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ یہ احتجاج اتراکھنڈ کے ہلدوانی میں کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے کی جلسۂ عام کے بعد اسٹیج کے 'شدھی کرن' کے واقعے کے خلاف شروع کیا گیا ہے۔ کانگریس کا الزام ہے کہ اس 'شدھی کرن' کے لیے ذمہ دار بی جے پی رہنماؤں اور کارکنوں کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کے بجائے کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا۔

روسی جیل میں قید ہندوستانی شہری کی

اہلیہ نے 'فیس بک' پر ویڈیو جاری کر حکومت سے مانگی مدد

سنیہا نے یوگی حکومت سے اپیل کی ہے کہ "براہ کرم میرے شوہر کی مدد کیجیے اور انہیں رہا کرائیے، کیونکہ یہاں لوگوں کو زبردستی روسی فوج میں بھیجا جا رہا ہے۔ فوج میں لوگوں کی کمی ہے۔" ہندوستان سے روس میں ورک ویزا پر کام کر رہے انجینئر چندن گپتا کی اہلیہ سنیہا گپتا نے یوپی کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے مدد کی اپیل کی ہے۔ سنیہا نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'فیس بک' پر ایک ویڈیو پوسٹ کی ہے، جس میں انہوں نے روسی انتظامیہ پر کچھ سنگین الزامات عائد کیے ہیں۔ ان کے مطابق پولیس نے بغیر کسی وجہ کے ان کے شوہر کو گرفتار کرلیا ہے اور انہیں روسی فوج میں بھیج دیا جائے گا۔ سنیہا اپنی ویڈیو میں کہہ رہی ہیں کہ "میرا نام سنیہا گپتا ہے۔ میں ماسکو میں رہتی ہوں۔ میرے شوہر چندن گپتا یو فلیکس کمپنی کی پولی فلمز کمپنی کے ذریعے ماسکو میں کام کر رہے ہیں۔ یہ کمپنی نوئیڈا کے سیکٹر 62 میں واقع ہے۔ ہم سب یہاں ہائی کوالیفائیڈ ویزا پر رہ رہے ہیں۔ میرے شوہر انجینئر ہیں اور کمپنی کے ذریعے یہاں آئے ہیں۔ ان کا پاسپورٹ نمبر وی 781317 ہے اور ان کا تعلق کانپور، اتر پردیش سے ہے۔ میں وزیر اعلیٰ یوگی سے اپیل کرتی ہوں کہ یہاں پولیس انہیں پکڑ کر لے گئی ہے۔ رات تقریباً 12:30 بجے پولیس انہیں اپنے ساتھ لے گئی اور انہوں نے کچھ بھی نہیں کیا ہے۔" سنیہا اپنی ویڈیو میں آگے کہتی ہیں کہ "کل ماسکو ڈے تھا اور ان لوگوں نے انہیں پھنسا کر جیل میں ڈال دیا ہے، جہاں سے انہیں رہا نہیں کیا جا رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ جی، مجھے یہاں کی زبان نہیں آتی اور میرے ساتھ میرا 10 سال کا بچہ ہے۔ ہم یہاں سے کیسے نکلیں؟ براہ کرم میرے شوہر کی مدد کیجیے اور انہیں رہا کرائیے، کیونکہ یہاں لوگوں کو زبردستی روسی فوج میں بھیجا جا رہا ہے۔ فوج میں لوگوں کی کمی ہے۔" ساتھ ہی انہوں نے لوگوں سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ "میری آپ سب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ میری ویڈیو وزیر اعلیٰ تک پہنچائیں، کیونکہ یہاں لوگوں کو اسی طرح پھنسا کر کہیں بھیج دیا جاتا ہے اور کچھ پتہ نہیں چلتا کہ انہیں کہاں بھیجا گیا ہے۔"

کلکتہ ہائی کورٹ نے ٹی ایم سی رکن پارلیمنٹ مہوا موئترا کو دی بڑی راحت

ساتھ ہی اس معاملے میں کرشنا نگر ضلعی عدالت کے دیگر متعلقہ احکامات کو بھی منسوخ کر دیا۔

مہوا موئترا نے گرفتاری وارنٹ کو چیلنج کرتے ہوئے کلکتہ ہائی کورٹ کا رخ کیا تھا اور عدالت نے گزشتہ سماعت میں وارنٹ پر عمل درآمد کرنے پر عبوری روک لگا دی تھی۔ کلکتہ ہائی کورٹ نے پیر کو کرشنا نگر سے ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کی رکن پارلیمنٹ مہوا موئترا کے خلاف مغربی بنگال کے ندیا ضلع کی ایک عدالت کے ذریعہ جاری گرفتاری وارنٹ کو منسوخ کر دیا۔ اتنا ہی نہیں جسٹس دیبانگشو بساک کی صدارت والی ڈویژن بنچ نے متعلقہ معاملے کو کرشنا نگر ضلعی عدالت کے دائرہ اختیار سے ہٹا کر شمالی 24 پرگنہ ضلع کے بدھان نگر واقع ایم پی۔ایم ایل اے عدالت میں ٹرانسفر کر دیا۔ ساتھ ہی اس معاملے میں کرشنا نگر ضلعی عدالت کے دیگر متعلقہ احکامات کو بھی منسوخ کر دیا۔ واضح رہے کہ کرشنا نگر سے 2 بار رکن پارلیمنٹ رہیں مہوا موئترا پر ہندوستانی فوج اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے بارے میں متنازعہ اور توہین آمیز تبصرہ کرنے کا الزام تھا۔ اس کے علاوہ تلسی کی لکڑی کی مالا، برقعہ اور حجاب پہننے والی خواتین کے متعلق ان کے کچھ تبصروں نے بھی تنازعہ کھڑا کر دیا تھا۔ کرشنا نگر کے ایک رہائشی نے رکن پارلیمنٹ کے خلاف معاملہ درج کرایا تھا۔ خبر رساں ایجنسی 'آئی اے این ایس' کے مطابق ان پر خواتین کے وقار کو ٹھیس پہنچانے، مختلف مذہبی گروپوں کے درمیان تنازعہ پیدا کرنے، مذہبی جذبات کو مجروح کرنے اور انہیں ڈرانے دھمکانے کا الزام تھا۔ کرشنا نگر عدالت نے اس معاملے میں مہوا موئترا کو کئی بار سمن بھیجا تھا، لیکن ان کے پیش نہ ہونے پر ان کے خلاف گرفتاری وارنٹ جاری کیا گیا تھا۔ مہوا موئترا نے گرفتاری وارنٹ کو چیلنج دیتے ہوئے کلکتہ ہائی کورٹ کا رخ کیا تھا اور عدالت نے گزشتہ سماعت میں وارنٹ پر عمل درآمد کرنے پر عبوری روک لگا دی تھی۔ آج دوپہر کو معاملے کی پھر سماعت ہوئی اور اس بار ڈویژن بنچ نے وارنٹ منسوخ کر دیا اور متعلقہ معاملے کو ٹرانسفر بھی کر دیا۔ دراصل مہوا موئترا کے وکیل ارک ناگ نے پہلے یہ سوال اٹھایا تھا کہ کیا کرشنا نگر کی عدالت کو ان کے خلاف معاملے کی سماعت کا حق ہے، کیونکہ وہ ایک رکن پارلیمنٹ ہیں۔ انہوں نے دلیل دی تھی کہ ان کے خلاف متعلقہ معاملے کی سماعت ایم پی-ایم ایل اے عدالت میں ہونی چاہیے۔ ڈویژن بنچ نے ان کی دلیل قبول کرلی۔

مختصر مگر اہم خبریں

روس میں ہولناک برفانی تودہ گرنے سے ۱۱/کوہ پیماؤں کی موت، ۶/لاپتہ

ماسکو: روس کے شمالی قفقاز میں برفانی تودہ گرنے سے 11 کوہ پیماؤں کی موت اور 6 کے لاپتہ ہونے کی اطلاع ہے۔ خراب موسم اور دوبارہ تودہ گرنے کے خطرے سے امدادی کارروائیاں متاثر ہیں۔ روس کے شمالی قفقاز کے علاقے کبارڈینو بالکاریا میں ایک بڑے برفانی تودے کی زد میں آنے سے 11 کوہ پیماؤں کی موت ہوگئی، جبکہ 6 دیگر لاپتا بتائے جا رہے ہیں۔ خراب موسم، دشوار گزار پہاڑی علاقے اور مزید برفانی تودے گرنے کے خطرے کے باعث تلاش اور بچاؤ کی کارروائیوں میں شدید مشکلات پیش آرہی ہیں۔ مقامی ہنگامی خدمات کے حوالے سے چینی خبر رساں ایجنسی ژنہوا نے پیر کو بتایا کہ حادثہ اتوار کو مقامی وقت کے مطابق شام تقریباً 5 بجے بیزنگی گھاٹی میں پیش آیا۔ بتایا گیا ہے کہ 5,025 میٹر بلند ماؤنٹ مژیرگی سے ایک بڑا برفانی تودہ نیچے آیا اور 33 کوہ پیماؤں پر مشتمل ایک گروپ اس کی زد میں آگیا۔ روسی خبر رساں ایجنسی تاس کے مطابق حادثے کے فوراً بعد امدادی ٹیموں کو جائے وقوعہ روانہ کیا گیا اور ایک ایم آئی-8 ہیلی کاپٹر بھی تلاش اور بچاؤ کی کارروائی میں شامل ہوا۔ تین افراد کو بحفاظت نکال کر نالچک منتقل کیا گیا۔ ہنگامی خدمات کے مطابق پیر کی صبح 9 بجے تک 10 کوہ پیما خود پہاڑ سے نیچے اترنے میں کامیاب ہوگئے تھے، تاہم 6 افراد کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں مل سکی تھی۔ حادثے کے بعد بڑے پیمانے پر تلاش اور بچاؤ کا آپریشن شروع کیا گیا، جس میں 50 سے زیادہ ہنگامی کارکن حصہ لے رہے ہیں۔ حکام کے مطابق دشوار گزار جغرافیائی حالات کے علاوہ دوبارہ برفانی تودہ گرنے کا خدشہ امدادی کارروائیوں میں سب سے بڑی رکاوٹ بنا ہوا ہے۔ خراب موسم بھی امدادی ٹیموں کی نقل و حرکت اور فضائی کارروائیوں کو متاثر کر رہا ہے۔ یہ رواں سال کوہ پیماؤں کی بڑی تعداد میں ہلاکت کا دوسرا بڑا واقعہ بتایا جا رہا ہے۔ اس سے قبل 30 جولائی کو پاکستان کے گلگت بلتستان میں قراقرم کے براڈ پیک پر کیمپ 2 اور کیمپ 3 کے درمیان برفانی تودہ گرنے سے 10 کوہ پیما ہلاک ہوگئے تھے۔ اس حادثے میں دنیا کے معروف کوہ پیما نرمل پرجا، جنہیں 'نمز دائی' کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، سمیت نیپال کے پانچ کوہ پیما شامل تھے۔ اس گروپ میں پاکستان، عمان، امریکہ اور چین کا ایک ایک کوہ پیما بھی شامل تھا۔ اس واقعے کو کوہ پیمائی کی دنیا کی حالیہ مہلک ترین قدرتی آفات میں سے ایک قرار دیا گیا تھا۔

ایم پی ایس سی امتحان تنازعہ: پونے میں پیپر لیک اور بے ضابطگی کے خلاف سڑک پر اترے طلبہ، حکومت سے کیے کئی اہم مطالبے

مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ کمیشن ڈرگ انسپکٹر (گروپ بی) امتحان کے متعلق اٹھائے گئے اعتراضات پر حکومت 8 دنوں کے اندر وضاحت پیش کرے اور مبینہ بے ضابطگیوں کی تحقیقات شروع کرے۔ بڑی تعداد میں مہاراشٹر پبلک سروس کمیشن (ایم پی ایس سی) کے امیدواروں نے پیر کو پونے میں بھرتی کے عمل میں شفافیت اور مختلف امتحانات میں مبینہ پیپر لیک اور بے ضابطگیوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے احتجاجی مارچ نکالا۔ یہ مارچ اونکاریشور مندر چوک سے شروع ہوا اور پونے ضلع کے کلکٹریٹ دفتر کی جانب بڑھا، جہاں مظاہرین نے ایم پی ایس سی کے کام کاج اور امتحانی طریقۂ کار سے متعلق کئی اہم مطالبات پیش کیے۔ مظاہرین نے ایم پی ایس سی کے چیئرمین اور سکریٹری کے استعفیٰ اور ان عہدوں پر صاف شبیہ والے افسران کی فوری تقرری کا مطالبہ کیا ہے۔ امیدواروں کا کہنا ہے کہ کرائم برانچ کے ذریعہ ایم پی ایس سی کو سونپی گئی ابتدائی تحقیقاتی رپورٹ کو عام کیا جائے۔ انہوں نے تینوں ملزمان کے رابطوں کے ذریعہ منتخب امیدواروں کے کال ڈیٹیل ریکارڈ (سی ڈی آر) کی جانچ اور ایجنٹوں کے مبینہ طور پر ملوث ہونے کی تحقیقات کا بھی مطالبہ کیا۔

ستیہ نکیتن عمارت حادثہ: ریسکیو آپریشن مکمل، ۷/افراد ہلاک، ۵/زخمیوں کا علاج جاری

دہلی کے ستیہ نکیتن میں عمارت گرنے کے حادثے کا ریسکیو آپریشن مکمل ہوگیا۔ ملبے سے ۱۲/افراد نکالے گئے، جن میں ۷/کی موت ہوگئی، جبکہ ۵/زخمیوں کا علاج جاری ہے

نئی دہلی: دہلی کے ستیہ نکیتن علاقے میں کل 6 ستمبر کو پیش آنے والے عمارت گرنے کے حادثے کے بعد جاری ریسکیو آپریشن مکمل کرلیا گیا ہے۔ دہلی پولیس کے مطابق امدادی کارروائی کے دوران ملبے میں پھنسے تمام افراد کو نکال لیا گیا ہے اور اب کسی شخص کے ملبے میں دبے ہونے کا امکان نہیں ہے۔ حادثے میں 7 افراد کی موت ہوئی ہے، جبکہ 5 زخمیوں کا اسپتال میں علاج جاری ہے۔ زخمیوں میں سے 3 کی حالت تشویش ناک بتائی گئی ہے۔ دہلی پولیس کے مطابق عمارت گرنے کی اطلاع ملنے کے بعد این ڈی آر ایف، دہلی پولیس، فائر ڈپارٹمنٹ، ضلع انتظامیہ اور محکمہ صحت کی ٹیموں نے مشترکہ طور پر ریسکیو آپریشن شروع کیا۔ امدادی اہلکاروں نے ملبے میں پھنسے افراد کی تلاش کے لیے مسلسل کارروائی کی اور کئی افراد کو بحفاظت باہر نکال کر اسپتال منتقل کیا۔ حادثے کے بعد مجموعی طور پر 12 افراد کو علاج کے لیے اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ پولیس نے بتایا کہ ان 12 افراد میں سے 7 کی موت ہوگئی، جبکہ 5 افراد اب بھی زیر علاج ہیں۔ تین زخمیوں کی حالت تشویش ناک ہونے کے باعث ڈاکٹروں کی نگرانی میں ان کا علاج جاری ہے۔ پولیس اور دیگر امدادی ایجنسیوں نے ملبے اور آس پاس کے علاقے کی مکمل تلاشی لینے کے بعد ریسکیو آپریشن مکمل کرنے کا اعلان کیا۔ حادثے میں جان گنوانے والوں میں اتر پردیش کے سونبھدر کے رہائشی 20 سالہ طالب علم ابھیشیک، چھتیس گڑھ کے درگ کے 20 سالہ طالب علم یوراج سونی، اتر پردیش کے اوریا کے 17 سالہ طالب علم یون، مدھیہ پردیش کے دیواس کے 19 سالہ طالب علم اریت جہاج اور مدھیہ پردیش کے کٹنی کے 18 سالہ طالب علم اکشت سنگھ یادو شامل ہیں۔ اس کے علاوہ 75 سالہ مزدور سریندر سنگھ اور ایک نامعلوم شخص بھی حادثے میں ہلاک ہوا ہے۔ پولیس کے مطابق حادثے میں زخمی ہونے والوں میں 30 سالہ اسغر علی، 19 سالہ نیرج باوا، 19 سالہ آدتیہ کمار، 19 سالہ نتیش چوب اور 18 سالہ محمد ایان شامل ہیں۔ پانچوں زخمیوں کو اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے، جہاں ان کا علاج جاری ہے۔ ریسکیو آپریشن کے دوران این ڈی آر ایف اور دیگر ایجنسیوں کی ٹیموں نے ملبہ ہٹانے اور پھنسے ہوئے افراد کو تلاش کرنے کے لیے مسلسل کام کیا۔ پولیس نے بتایا کہ تمام متعلقہ ایجنسیوں نے علاقے کا مکمل جائزہ لے لیا ہے اور ملبے میں مزید کسی شخص کے پھنسے ہونے کا امکان نہیں ہے۔ اس کے بعد امدادی کارروائی کو باقاعدہ طور پر مکمل کر دیا گیا۔ دہلی پولیس نے کہا ہے کہ حادثے کے اسباب کی جانچ شروع کر دی گئی ہے۔ تحقیقات کے دوران عمارت کی حالت، ممکنہ انتظامی غفلت اور دیگر متعلقہ پہلوؤں کا جائزہ لیا جائے گا۔ پولیس نے واضح کیا ہے کہ اگر کسی کی لاپروائی سامنے آتی ہے تو ذمہ دار افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ اس معاملے میں میونسپل کارپوریشن آف دہلی (ایم سی ڈی) پہلے ہی 5 افسران کو معطل کر چکی ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ تحقیقات کی بنیاد پر مزید کارروائی بھی کی جا سکتی ہے۔ حادثہ کے بعد علاقے میں امدادی کارروائی مکمل ہونے کے باوجود انتظامیہ کی جانب سے صورتحال پر نظر رکھی جا رہی ہے۔

تمام پارٹیوں کے کارپوریٹرس مشکلات میں مبتلا!

بی ایم سی کے ۷۹ رکارپوریٹروں کے انتخاب کو چیلنج ذات پات کے سرٹیفکیٹ، غلط معلومات، فوجداری مقدمات اور اثاثہ جات کے اعلانات سے متعلق دائر درخواستیں

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) انتخابات کے نتائج کے اعلان کے بعد بھی، جیتنے والے امیدواروں کی مشکلات کم ہونے کے آثار نظر نہیں آ رہے ہیں۔ انتخابات میں شکست خوردہ امیدواروں نے مختلف بنیادوں پر جیتنے والے کارپوریٹروں کے انتخاب کو چیلنج کیا ہے۔ بی ایم سی کی طرف سے آر ٹی آئی کارکن انیل گلگلی کو فراہم کردہ معلومات کے مطابق کل 79 انتخابی عرضیاں دائر کی گئی ہیں۔ دریں اثنا، سابق میئر وشاکھا راؤت کے کارپوریٹر کے عہدے کی حالیہ منسوخی کے بعد انتخابی درخواستوں کا معاملہ دوبارہ منظر عام آیا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ الیکشن میں فتحیابی آخری مرحلہ نہیں ہے۔ انتخابی عمل سے متعلق دستاویزات کی قانونی جانچ جیسے کہ حلف نامے کی تفصیلات، ذات کے سرٹیفکیٹ، اور امیدوار کی طرف سے کیے گئے مختلف اعلانات بھی اتنے ہی اہم ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ یہ درخواستیں کسی ایک پارٹی کے کونسلرز کو نشانہ نہیں بناتی ہیں۔ بلکہ ممبئی میں تمام بڑی پارٹیوں کے کارپوریٹروں کے خلاف چیلنجز دائر کیے گئے ہیں۔ اس سے انتخابات کے بعد ان کونسلرز کے عہدوں کی قانونی حیثیت اور تحفظ کے حوالے سے سوالات اٹھ گئے ہیں۔ شکست خوردہ امیدواروں کی طرف سے دائر درخواستیں کئی سنگین مسائل کو جنم دیتی ہیں۔ ان میں ذات سرٹیفکیٹ کی درستگی کے بارے میں اعتراضات، امیدواروں کی طرف سے فراہم کردہ غلط یا گمراہ کن معلومات کے الزامات، اور فوجداری مقدمات، اثاثوں اور مالی معاملات کے بارے میں انکشافات سے متعلق تنازعات شامل ہیں۔ الیکشن لڑتے وقت، امیدواروں کو حلف نامہ کے ذریعے ذاتی، مالی اور قانونی معلومات کا انکشاف کرنا ہوتا ہے۔ اگر تضادات یا غلط معلومات کی فراہمی کے الزامات ہوں تو قانونی کارروائی شروع کی جاسکتی ہے۔ اس طرح یہ پورا معاملہ انتخابی درخواستوں اور حلف ناموں میں فراہم کردہ ہر معلومات کی اہم اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ شیوسینا (یو بی ٹی) کے خلاف درخواستوں کی سب سے زیادہ تعداد۔ میونسپل کارپوریشن کی طرف سے فراہم کردہ اعداد وشمار کے مطابق، پارٹی وار تجزیہ سے پتہ چلتا ہے کہ سب سے زیادہ عرضیاں 24 شیوسینا (ادھو بالا صاحب ٹھاکرے) کے دھڑے کے کارپوریٹروں کے خلاف دائر کی گئی ہیں۔ اس کے بعد بی جے پی کے خلاف 16، کانگریس کے خلاف 10، اور شیوسینا (شندے دھڑے) کے خلاف 7 درخواستیں ہیں۔ اس کے علاوہ ایم آئی ایم کے خلاف 5، ایم این ایس کے خلاف 2 اور نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) کے خلاف 1 درخواستیں دائر کی گئی ہیں۔ 5 کارپوریٹروں کا انتخاب کالعدم کل 79 درخواستوں میں سے اب تک 5 کارپوریٹروں کے خلاف منفی فیصلے سنائے جاچکے ہیں، جس کے نتیجے میں ان کے انتخابات کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔ ان میں شیوسینا (یو بی ٹی) کے 2، ایم آئی ایم کے 2، اور این سی پی سے 1 کارپوریٹر شامل ہیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ الیکشن جیتنا حتمی سنگ میل نہیں ہے۔ امیدوار کی نامزدگی سے لے کر حلف نامے میں فراہم کردہ معلومات کی درستگی اور انتخابی عمل سے متعلق دستاویزات کی درستگی تک کے عوامل بھی اتنے ہی اہم ہیں۔ انتخابی شفافیت کا معاملہ پھر سے اسپاٹ لائٹ میں یہ اعداد وشمار آر ٹی آئی کارکن انیل گلگلی کی طرف سے مانگی گئی معلومات سے سامنے آئے ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ امیدواروں کی طرف سے ووٹرز کو پیش کی جانے والی معلومات جو عوامی نمائندے کے طور پر منتخب ہوتے ہیں درست اور حقیقت پر مبنی ہو۔ غلطیوں، تضادات، یا حقائق کو چھپانے کے حوالے سے کوئی بھی الزام انتخابی نتائج کو ممکنہ طور پر متاثر کر سکتا ہے۔ 79 انتخابی درخواستوں کے دائر کردہ، 5 کارپوریٹروں کے انتخابات کی منسوخی، اور سابق میئر وشاکھا راوت کی میعاد کی حالیہ منسوخی کے ساتھ، ممبئی میونسپل انتخابات میں امیدواروں کی نامزدگیوں اور حلف ناموں سے متعلق شفافیت کا مسئلہ ایک بار پھر منظر عام پر ہے۔

ممبئی اپیل موبائل اور اس کے پارٹس فروخت کرنے والی بین الریاستی گینگ بے نقاب

چوری شدہ ۶۴ رموبائل برآمد چار گرفتار مزید تفتیش جاری

ممبئی؛ ریاست کے مختلف اضلاع سے اور دوسری ریاستوں سے چوری کیے گئے ایپل موبائل خرید کر ان کا ایپل آئی ڈی ریموو کر کے موبائل بیرون ریاست و بیرون ملک فروخت کرنے والی اور چوری کے موبائل کے پارٹس الگ الگ کر کے فروخت کرنے والے گروہ کو ماتا رمابائی امبیڈکر مارگ پولیس اسٹیشن نے بے نقاب کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ ماتا رمابائی امبیڈکر مارگ پولیس اسٹیشن، ممبئی میں ایپل موبائل چوری کا مقدمہ سال 2026 میں درج کیا گیا تھا۔ موبائل چوری کے مقدمے میں کی گئی تکنیکی جانچ سے چوری کے موبائل میں ایک سم کارڈ کا استعمال ہوا تھا۔ اس پر کی گئی گہری تکنیکی جانچ میں چوری کے موبائل میں سم کارڈ استعمال کرنے والے ملزم کی تلاش کر اس سے چوری کے 21 ایپل موبائل اور 12 سم کارڈز برآمد کیے گئے۔ اس پر مقدمے میں کی گئی مزید جانچ میں ریاست کے مختلف اضلاع سے اور دوسری ریاستوں سے چوری کیے گئے ایپل موبائل خرید کر ان کا ایپل آئی ڈی ریموو کر کے انہیں دوسری ریاستوں اور بیرون ملک میں فروخت کرنے والی اور ایپل آئی ڈی ریموو نہ ہونے پر چوری کے موبائل کے تمام پارٹس الگ الگ کر کے انہیں مارکیٹ میں کم قیمت پر فروخت کرنے والے گینگ کے 04 ملزمان کو گرفتار کیا۔ ان سے چوری کے کل 64 ایپل کے موبائل اور 20 چوری کے موبائل کے الگ الگ کیے ہوئے مڈل باڈی، ڈسپلے، بیٹری، مدر بورڈ، لاجک بورڈ ایسے کل 400,78,44/- روپے قیمت کا مقدمے کا مال برآمد کیا اور چوری کے موبائل برآمد کر کے ان میں سے تلنگانہ - 11، دہلی - 3، مہاراشٹر/ممبئی - 19، کرناٹک - 2، راجستھان - 1، تمل ناڈو - 1، اتراکھنڈ - 1 یہاں کے مقدمات کا انکشاف ہوا۔ مذکورہ کارروائی شیلیش بلکوڈے، ایڈیشنل پولیس کمشنر، جنوبی علاقائی ڈیپارٹمنٹ، ممبئی، منیش کلوانیا، پولیس ڈپٹی کمشنر، جنوبی ممبئی، نیلیش باگلے، اسسٹنٹ پولیس کمشنر، آزاد میدان ڈیپارٹمنٹ، ممبئی کی رہنمائی میں انل موولے، سینئر پولیس انسپکٹر، فرید خان، پولیس انسپکٹر (کرائم)، ماتا رمابائی امبیڈکر مارگ پولیس اسٹیشن کے قیادت میں سب انسپکٹر سشیل کمار ونجاری، سب انسپکٹر جالندر لیمھے، پولیس سب انسپکٹر راجو سالونکھے، پولیس سب انسپکٹر امول چورے، کی ٹیم نے انجام دی ہے۔

مراٹھا ریزرویشن منوج جارنگے پاٹل کی سرکار کو وارننگ

ممبئی مارچ کے دوران ایک بھی نوجوان کا خون بہا تو ۱۰ رمنٹ میں مہاراشٹر بند ہونا چاہیئے پاٹل کی اپیل

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی مراٹھا ریزرویشن کو لے کر منوج جارنگے پاٹل کی بھوک ہڑتال کو 10 روز مکمل ہو چکے ہیں سرکار جان بوجھ کر مراٹھا ریزرویشن کے مسئلہ کو نظر انداز کر کے لاپروائی اور غفلت سے کام لے رہی ہیں یہ سنگین الزام منوج جارنگے پاٹل نے عائد کیا ہے اور کہا ہے کہ اس سے مراٹھوں میں ناراضگی بڑھ گئی ہے اس لئے منوج جارنگے پاٹل نے انتروالی سرٹی میں جمع ہونے کی مراٹھوں سے اپیل کی ہے اور کہا ہے کہ ممبئی کی جانب ایک بھی نوجوان کا ایک خون بہا تو 10 منٹ میں مہاراشٹر بند ہونا چاہیئے۔ منوج جارنگے پاٹل نے کہا کہ اگر ان کے مطالبات پورے نہیں کئے گئے تو 12 ستمبر کو ممبئی کی جانب مارچ کیا جائے گا 12 ستمبر تک مراٹھا سماج نے سرکار کو الٹی میٹم دیا ہے انہوں نے کہا کہ اب تک تمام وزراء سے گفت وشنید ہو چکی ہے ایک سال کا عرصہ گزر جانے کے باوجود اس مسئلہ کا کوئی تشفی بخش حل نہیں ہوا ہے۔ منوج جارنگے پاٹل نے کہا کہ 12 ستمبر کو اگر 10 افراد بھی موجود رہے تو وہ ممبئی کا رخ کریں گے۔ پاٹل نے شندے اور فڑنویس پر سنگین الزامات عائد کرتے ہوئے دونوں کو ساز باز میں ملوث قرار دیا ہے انہوں نے کہا کہ ممبئی میں اگر ایک بھی نوجوان کا خون بہا تو 10 منٹ میں مہاراشٹر بند ہونا چاہیئے انہوں نے کہا کہ دشوار گزار حالات میں بھی ثابت قدم رہنا چاہیئے کیونکہ اگر بھیڑ بھاڑ میں بھگدڑ ہوئی تو حالات خراب ہوسکتے ہیں اس لئے نوجوانوں کو ثابت قدم رہ کر ہر حالات کا مقابلہ کرنا چاہیئے سرکار کا گیم تو بجانا ہوگا سرکار پوری طرح سے بے حس ہو چکی ہے اس لئے وہ لاپروائی اور اس مسئلہ سے چشم پوشی کر رہی ہے۔ مراٹھا ریزرویشن تحریک کے لیڈر منوج جارنگے پاٹل نے مہاراشٹر حکومت کو 12 ستمبر 2026 تک کی آخری مہلت (الٹی میٹم) دیتے ہوئے ایک بار پھر بڑی تحریک شروع کرنے کی سخت وارننگ دی ہے۔ انہوں نے اعلان کیا ہے کہ اگر حکومت نے طے شدہ تاریخ تک مراٹھا برادری کو دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) کے تحت ریزرویشن دینے کے لیے کنبی سرٹیفکیٹ کا سرکاری حکم نامہ (جی آر) جاری نہیں کیا، تو ریاست بھر سے مراٹھا برادری کے لوگ ممبئی کی طرف کوچ کریں گے اور وہاں احتجاجی تحریک شروع کی جائے گی۔

رکن پارلیمان سپریا سُلے کا موجودہ تعلیمی نظام پر تشویش کا اظہار

تعلیمی کنونشن میں ریاست میں امن وامان اور ڈی جے کے قوانین پر حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا۔

ریاست میں موجودہ تعلیمی نظام اور حکومت کی غلط پالیسیوں پر بات کرتے ہوئے رکن پارلیمان سپریا سُلے نے گہری تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ بچوں پر غیر ضروری بوجھ ڈالا جا رہا ہے۔ ایک طرف بچے پریشان ہیں کہ آیا وہ بارہویں کریں یا نیٹ، سی ای ٹی کے امتحانات میں شرکت کریں۔ دوسری طرف عام خاندان اس مہنگی تعلیم کو کیسے برداشت کریں گے۔ انہوں نے یہ سوال مرکزی اور ریاستی حکومتوں سے کیا۔ انہوں نے ریاست میں امن وامان اور ڈی جے کے قوانین پر بھی حکومت پر سخت تنقید کی۔ سپریا سُلے ناگپور میں منعقدہ ایک تعلیمی کنونشن سے خطاب کر رہی تھیں۔ واضح رہے کہ مہاراشٹر اسٹیٹ ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشنز کارپوریشن کی جانب سے ناگپور اور امراوتی ڈویژن کا ایک مشترکہ اجلاس اتوار کو کملا نہرو کالج، شکردرہ میں منعقد کیا گیا جس میں اسکول اور اعلیٰ تعلیم کے شعبے کو درپیش مختلف مسائل پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس کنونشن کا افتتاح رکن پارلیمان سپریہ سُلے نے کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ ملک میں تعلیم کی موجودہ صورتحال انتہائی تشویشناک ہے۔ کیا طلبہ کو بارہویں جماعت تک پڑھنا چاہیئے یا حکومت کو نیٹ اور سی ای ٹی جیسے ایک ہی امتحان کا انعقاد کرنا چاہیئے؟ امتحانات کے ان مختلف راؤنڈز میں بچوں پر غیر ضروری بوجھ ڈالا جا رہا ہے۔ بچوں کو کتنے امتحانات دینے چاہئیں؟ اور عام خاندان اس مہنگی تعلیم کو کیسے برداشت کر سکتے ہیں؟ سپریا سولے نے یہ سوال اٹھایا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم تعلیم پر سیاست نہیں کر رہے اور ہم اس معاملے کو بہت سنجیدگی سے لیتے ہیں۔ سپریہ سلے نے ڈی جے پر بات کرتے ہوئے کہا کہ اگر ناگپور شہر میں ڈی جے سے متعلق قواعد وضوابط کو سختی سے نافذ کیا جا سکتا ہے تو پورے مہاراشٹر میں اس پر عمل درآمد کیوں نہیں کیا جا رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ کو چاہیئے کہ وہ خود اس معاملے کو دیکھیں اور قواعد پر عمل درآمد کریں۔ تہوار اور تقریبات ضرور منائی جائیں، یہ ہماری ثقافت ہے لیکن انہیں قوانین اور ضوابط کے دائرہ کار میں رہنا چاہیئے۔ ہم نے یہ اصول نہیں بنایا کہ رات دس بجے کے بعد ڈی جے بند کر دیے جائیں اور ان کا والیوم محدود کر دیا جائے، یہ عدالت اور انتظامیہ کا حکم ہے۔ سپریا سلے نے کہا کہ ہم کئی برسوں سے اقتدار میں ہیں۔ تاہم اب ہمیں نئے مسائل پر احتجاج کرنا ہوگا۔ ہمیں احتجاج کرنے کی عادت نہیں تھی۔ اب تعلیمی اداروں کے سربراہان اپنے مختلف مطالبات کیلئے احتجاج کرنے کی بات کر رہے ہیں۔ تاہم اداروں کے سربراہان کا احتجاج کرنا مناسب نہیں۔ ریاست کو ایک بڑے مالی بحران کا سامنا ہے۔ قرضوں کا پہاڑ بڑھتا جا رہا ہے۔ لہٰذا احتجاج کرنے کے بجائے آئندہ تین ماہ کیلئے ایک کمیٹی بنائی جائے اور حکومت سے مختلف مسائل کا حل نکالنے کیلئے بات چیت کی جائے۔ سپریہ سلے نے کہا کہ اگرچہ ہمارے وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس کے ساتھ شدید اختلافات ہیں لیکن ہمیں امید ہے کہ وہ ہمارے مسئلہ پر انصاف کریں گے۔ مہاراشٹر میں تعلیمی ادارے ایک بڑے مقصد کو ذہن میں رکھ کر قائم کئے گئے ہیں۔ اس کا مقصد ریاست کے نچلی سطح کے طلبہ کو تعلیم فراہم کرنا تھا۔

این ایم اے سی سی بنا بھارت کا بڑا ثقافتی پلیٹ فارم

ممبئی: ہندوستانی آرٹ اور دنیا بھر سے بڑے بڑے ثقافتی شوز کو اکٹھا کرنے کی کوششوں میں تین سالوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ مارچ 2023 میں کھلنے کے بعد سے، نیتا مکیش امبانی کلچرل سینٹر (NMACC) نے 500,3 سے زیادہ شوز کی میزبانی کی، تقریباً 5.2 لاکھ شائقین کو راغب کیا، اور 15 سے زیادہ زبانوں میں 500,10 فنکاروں کو پیش کیا۔ ہندوستانی کہانیاں بھی این ایم اے سی سی کے اسٹیج پر عظیم الشان پروڈکشنز اور جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔ مغل اعظم: میوزیکل، راجادھیراجا: لوٹ لائف لیلا اور این ایم اے سی سی کی اپنی پیشکش دی گریٹ انڈین میوزیکل سویلائزیشن ٹو نیشنل اس کی بڑی مثال ہیں۔ وہیں سٹوڈیو تھیٹر اور دی کیوب میں ہندی، گجرتی، مراٹھی اور بنگالی سمیت کئی زبانوں میں تھیٹر، موسیقی، کامیڈی اور ڈانس کے چھوٹے اور مقابلہ جاتی پروگرام بھی ہوتے رہے ہیں۔ دوسری طرف بھارتی شائقین کو دنیا کے بڑے منچوں کی مشہور پیشکشیں ممبئی میں دیکھنے کو ملی۔ دی ساونڈ آف میوزک، ویسٹ سائڈ سٹوری، MAMMA MIA! دی فینٹم آف دی اوپیرا اور Wicked جیسے انٹر نیشنل این ایم اے سی سی پہنچے۔ یہی وہ سوچ ہے جسے این ایم اے سی سی کا بانی نیتا امبانی نے شروع میں اطرح رکھا تھا 'بھارت کا بہترین فن دنیا کو دکھانا اور دنیا کا بہترین فن بھارت لانا'۔ اس بڑے پیمانے پر ثقافتی موجودگی کے لیے بنیادی ڈھانچہ بھی بہت اہم ہے۔ این ایم اے سی سی میں 2,000 سیٹوں والا گرینڈ تھیٹر، 198 سیٹوں والا اسٹوڈیو تھیٹر، 80 سیٹوں والا دی کیوب، اور ایک چار منزلہ آرٹ ہاؤس کا حامل ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بڑے میوزیکل اور تھیٹر سے لے کر چھوٹے تجربات اور بصری فن تک مختلف قسم کی پرفارمنسز کے لیے سال بھر مختلف مراحل دستیاب ہوتے ہیں۔ آرٹ یہاں صرف تھیٹر یا گیلری کی دیواروں تک محدود نہیں ہے۔ سینٹر کے عوامی علاقوں میں فن پارے شامل ہیں جیسے کہ 56 فٹ کا مکمل کنج گھنٹیوں سے بنی ممبئی کی اسکائی لائن، اور جاپانی فنکار یاوئی کوساما کا 'کلاؤڈز'۔ ریلائنس فاؤنڈیشن کا سودیش ہندوستانی دستکاری اور روایتی دستکاری کی نمائش کرتا ہے، اس طرح ہندوستانی دستکاری کو جدید اور عالمی فن کے مرکزی عنصر کے طور پر قائم کیا جاتا ہے۔ این ایم اے سی سی کی رسائی اب ممبئی سے باہر پھیل رہی ہے۔ 61 ویں وینس بینالے میں انڈیا پویلین پریزنٹیشن میں اس کی شرکت ہندوستانی آرٹ کو عالمی سطح پر بلند کرنے کی اس کوشش کا حصہ ہے۔ چوتھے سال شکاگو کے دی گریٹ انڈین میوزیکل کی واپسی اور آسکر نامزد موسیقار میکس ریکٹر کی ہندوستان میں پہلی پرفارمنس بھی نظر آتی ہے۔ یہ تین سالہ اعداد وشمار صرف پروگراموں کی تعداد کی عکاسی نہیں کرتے ہیں۔

ہندوستان میں اصل بھارتی نوٹوں کے بجائے جعلی نوٹیں فروغ دینے والا گرفتار

ممبئی: کرائم برانچ یونٹ 2 ممبئی کو خفیہ قابل اعتماد معلومات ملی کہ میٹرو سینما کے نزدیک، واسودیو بلونت پھڈکے چوک، ممبئی اس جگہ پر ایک عورت اور ایک شخص ہندوستانی کرنسی کے جعلی نوٹ رکھ کر بھارت میں خود کے مالی فائدے کے لیے بھارتی کرنسی کے اصلی نوٹوں کے ایک لاکھ روپے دینے پر اس کے بدلے جعلی نوٹوں کے دو لاکھ روپے میں فروخت کر رہے ہیں ایسی معلومات ملی۔ مذکورہ مقام پر کرائم برانچ یونٹ ۲ کے پولیس نے جال بچھا کر رکھا تھا، اس دوران مذکورہ مقام پر ایک خاتون 270 جعلی نوٹوں کے ساتھ ملی، اس نے بتایا کہ -/500 روپے والے جعلی نوٹ ایک شخص سے حاصل کی ہے۔ ساتھ ہی مذکورہ عورت کرلا اسٹیشن کے نزدیک ملی تھی اور اس کے قبضے سے -/500 روپے والے 1848 جعلی نوٹ ملے۔ اس طرح سے کل -/500 روپے والے کل 2128 جعلی نوٹ -/10,64,000 روپے ملے اور اس کے متعلق میٹرو پولیس تھانے میں کیس نمبر 3(9), 69(2), 198,180 بی این ایس 2023 کے تحت جعلی نوٹ کا مقدمہ درج کر کے مزید جانچ کرائم برانچ، یونٹ 2 کے حوالے کی گئی ہے۔ مذکورہ شاندار کارکردگی پولیس کمشنر، ممبئی دیوین بھارتی، پولیس جوائنٹ کمشنر (کرائم) انل کمبھارے، جناب ایڈیشنل پولیس کمشنر (کرائم) کرشن کانت اپادھیائے، پولیس ڈپٹی کمشنر (ڈیٹیکشن) راج تلک روشن، اسسٹنٹ پولیس کمشنر، ڈیڈیویژن دنکر شلوات کے رہنمائی میں کرائم ڈیٹیکشن برانچ، یونٹ-2 کے انچارج پولیس انسپکٹر دلیپ تینلکر، پولیس سب انسپکٹر سنکلپ موکاشی، نے انجام دی ہے۔

ممبئی میونسپل کارپوریشن کے کے۔ویسٹ، وارڈ کی طرف سے کی گئی کارروائی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میونسپل کارپوریشن (BMC) کے کے۔ویسٹ وارڈ نے آج (07 ستمبر 2026) کو تقریباً 34,000 مربع فٹ کے رقبے پر محیط غیر مجاز تعمیرات کی مسماری کی، جس کا تعلق ڈی آر ایم موٹرز، ڈی آر ایم اپیرلز، اور چترکوٹ بینکویٹ ہال سے ہے، جو چترکوٹ میں واقع ہے۔ یہ کارروائی ڈپٹی کمشنر (زون-4) بھاگیہ شری کاپسے کی رہنمائی میں عمل میں لائی گئی۔ اور اسسٹنٹ کمشنر (کے-ویسٹ وارڈ) شری چکرپانی آلے کی قیادت میں کی گئی۔ غیر مجاز تعمیرات کے بارے میں، بی ایم سی کی طرف سے پہلے ایک نوٹس شاہ کنسٹرکشن کمپنی کو بھیجا گیا تھا، جو چترکوٹ گراؤنڈ میں ڈی آر ایم موٹرز، ڈی آر ایم اپیرلز، اور چترکوٹ بینکویٹ ہال سے وابستہ ہے۔ تاہم انہوں نے اس نوٹس کو ہائی کورٹ میں چیلنج کیا تھا۔ معزز ہائی کورٹ نے درخواست خارج کر دی۔ نتیجتاً، بی ایم سی کے کے-ویسٹ وارڈ نے مسمار کرنے کی مہم شروع کی۔ اس آپریشن کے ایک حصے کے طور پر، تقریباً 34,000 مربع فٹ پر پھیلے ہوئے غیر مجاز ڈھانچے کو آج مسمار کر دیا گیا۔ کے ویسٹ انتظامی وارڈ کے بلڈنگ اینڈ فیکٹری ڈیپارٹمنٹ کے افسران اور عملے نے مختلف قسم کی مشینری کا استعمال کرتے ہوئے مسماری کی۔

مصنوعی ذہانت لوگوں اور کاروبار کرنے کے طریقے کو بدل دے گا

ممبئی: آئندہ دہائی میں مصنوعی ذہانت (اے آئی)، کنیکٹوٹی، اور ٹیکنالوجی جیو کی توجہ کا مرکز ہوں گے۔ کمپنی ہندوستان میں تیار کی گئی ٹیکنالوجی کو عالمی منڈیوں تک لے جانے کی بھی تیاری کر رہی ہے۔ جیو کی 10 ویں سالگرہ کے موقع پر ملازمین کو لکھے گئے خط میں چیئرمین آکاش امبانی نے کمپنی کے اگلے مرحلے کے لیے اس روڈ میپ کا خاکہ پیش کیا۔ آکاش امبانی نے کہا کہ جیو اب ٹیلی کام سے بہت آگے نکل گیا ہے۔ کنیکٹوٹی کے ساتھ ساتھ، کمپنی ڈیجیٹل مصنوعات، انٹرپرائز سلوشنز، اور AI کے شعبوں میں اپنی ٹیکنالوجیز تیار کر رہی ہے۔ اگلا مقصد ان ٹیکنالوجیز کو بڑے پیمانے پر ہندوستان اور دنیا بھر کے دیگر بازاروں تک پہنچانا ہے۔ انہوں نے اے آئی کو آنے والے دور میں ایک بڑی طاقت قرار دیا۔ ان کا خیال ہے کہ AI لوگوں اور کاروبار کے کام کرنے، نئی چیزیں بنانے اور مسائل کو حل کرنے کے طریقے کو بدل دے گا۔ جیو اس تبدیلی کو سپورٹ کرنے کے لیے اپنی ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل پلیٹ فارم تیار کر رہا ہے۔ آکاش کا پیغام اس وقت آیا جب جیو اپنے اگلے کارپوریٹ مرحلے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ کمپنی کی فہرست سازی کا عمل بھی آگے بڑھ گیا ہے۔ تاہم ملازمین کے لیے اس خط کا فوکس آئی پی او کے بجائے ٹیکنالوجی اور اگلی دہائی کے لیے عالمی عزائم پر تھا۔ خط میں آکاش نے جیو کے ملازمین کو اس کے دس سالہ سفر کا سہرا بھی دیا۔ انہوں نے کہا کہ جیو کی کہانی صرف نمبروں کے بارے میں نہیں ہے، بلکہ ان لوگوں کے بارے میں ہے جنہوں نے چیلنجوں کو قبول کیا اور مرکز میں کسٹمر کے ساتھ کام کیا۔ آکاش امبانی نے جیو کے سفر کو ممکن بنانے میں ان کے وژن اور رہنمائی کے لیے خاص طور پر اپنے والد، ریلائنس انڈسٹریز کے چیئرمین مکیش امبانی کا بھی شکریہ ادا کیا۔ آکاش نے کہا کہ پہلی دہائی میں فخر کرنے کے لیے بہت کچھ ہے، لیکن بہت کچھ حاصل کرنا باقی ہے۔

ناگپور میں جنوبی ایشیا کا پہلا ایئر بس ریڈوم مرمت مرکز قائم ہوگا

ناگپور: عالمی طیارہ ساز کمپنی ایئربس نے بھارت کی انڈیمر ٹیکنکس کے ساتھ شراکت داری کرتے ہوئے ناگپور میں جنوبی ایشیا کا پہلا جامع ریڈوم مرمت مرکز قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ مرکز ایئربس کے A320، A330، A350 اور A380 طیاروں کے ریڈومز کی مرمت، اسٹوریج اور ایکسچینج کی سہولت فراہم کرے گا۔ معاہدے کے تحت انڈیمر ٹیکنکس کو ایئربس کا باقاعدہ مجاز مرکز بنایا گیا ہے۔ نئی سہولت بھارت کے ساتھ پورے جنوبی ایشیا میں ایئربس طیارے چلانے والی فضائی کمپنیوں کو خدمات فراہم کرے گی اور خصوصی مرمت کے لیے بیرون ملک مراکز پر انحصار کم کرنے میں مدد دے گی۔ ریڈوم طیارے کی ناک پر نصب ایک خصوصی حفاظتی ڈھانچہ ہوتا ہے، جس کے اندر اہم ریڈار اور اینٹینا سسٹم موجود ہوتے ہیں۔ اسے اس طرح تیار کیا جاتا ہے کہ یہ ژالہ باری، پرندوں سے ٹکراؤ، موسمی اثرات اور شدید فضائی دباؤ سے حساس آلات کو محفوظ رکھے، جبکہ ریڈار سگنلز کی ترسیل میں رکاوٹ بھی پیدا نہ ہو۔ ناگپور مرکز میں مکمل اسٹرکچرل انسپیکشن، بڑے اور چھوٹے پیمانے کی مرمت، پینٹ اتارنے اور دوبارہ کرنے، کیورنگ اور جدید نان ڈسٹرکٹیو ٹیسٹنگ (NDT) کی سہولت موجود ہوگی۔ مرمت مکمل ہونے کے بعد یہاں سے طیارے میں دوبارہ استعمال کیلئے ضروری آر ٹو ایس سرٹیفکیشن بھی جاری کیا جائے گا۔ یہ مرکز پرانے اور اپنی آپریشنل زندگی مکمل کرنے والے ریڈومز کو محفوظ طریقے سے ٹھکانے لگانے کا انتظام بھی کرے گا۔ اس طرح ناگپور ایئربس ریڈومز کے لیے مرمت کے ساتھ اسٹوریج اور ایکسچینج کا مرکزی علاقائی مرکز بن جائے گا۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروباری شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 75061 00010 = 70399 66616

ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

تحفظ عقیدۂ ختم نبوتؐ کے موضوع پر مدرسہ حمیدیہ پائیدھونی میں اہم نشست

قرآن وحدیث اور اجماع امت کی روشنی میں ختم نبوتؐ قطعی عقیدہ ہے۔ الحاج محمد سعید نوری، جلوس غوثیہ 23 کے بجائے 27 ستمبر کو نکالا جائے گا

ممبئی: آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء ورضا اکیڈمی ممبئی کے زیر اہتمام تحفظ عقیدۂ ختم نبوت ﷺ کے موضوع پر ایک اہم نشست مدرسہ حمیدیہ پائیدھونی ممبئی میں منعقد ہوئی۔ نشست کی قیادت حضرت مولانا فرید الزماں صاحب نے کی جبکہ اسیر مفتیٔ اعظم الحاج محمد سعید نوری صاحب بانی وسربراہ رضا اکیڈمی ممبئی ونائب صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء نے صدارت فرمائی۔ نشست سے خطاب کرتے ہوئے الحاج محمد سعید نوری صاحب نے عقیدۂ ختم نبوت ﷺ کی اہمیت وعظمت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ قرآن کریم، احادیث مبارکہ اور اجماع امت کا متفقہ فیصلہ ہے کہ سرکار دوعالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی بن کر دنیا میں تشریف لائے۔ آپ ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا ممکن نہیں۔ یہی دنیا بھر کے مسلمانوں کا متفقہ اور غیر متزلزل عقیدہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت ﷺ ایمان کی بنیادی اساس ہے اس لئے اس کی حفاظت وصیانت اور نئی نسل تک اس عقیدے کی صحیح تعلیم پہنچانا علماء وائمۂ کرام کی اہم ذمہ داری ہے۔ موجودہ دور کے فتنوں کے پیش نظر ضرورت ہے کہ مسلمانوں کو اپنے بنیادی عقائد سے مضبوطی کے ساتھ وابستہ رکھا جائے اور قرآن وسنت کی روشنی میں صحیح عقائد کی تعلیم عام کی جائے۔ جلوس غوثیہ 27 ستمبر کو نکالا جائے گا الحاج محمد سعید نوری صاحب نے آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کی جانب سے مدنپورہ ممبئی سے نکالے جانے والے تقریباً 57 ویں سالانہ جلوس غوثیہ کے حوالے سے بھی اہم اطلاع دی۔ انہوں نے بتایا کہ جلوس غوثیہ ہر سال اپنی سابقہ روایات کے مطابق مقررہ تاریخ پر بڑے تزک واحتشام سے منعقد کیا جاتا ہے تاہم اس سال ممبئی میں گنپتی وسرجن کے دوران ممکنہ بھیڑ اور امن وامان کی صورت حال کو پیش نظر رکھتے ہوئے علماء وذمہ داران نے باہمی مشاورت کی۔ انہوں نے کہا کہ اسی دوران راج ٹھاکرے کی جانب سے بھی ممکنہ طور پر امن وامان متاثر ہونے کے خدشات کا اظہار کیا گیا جس کے بعد عوام میں تشویش پیدا ہوئی۔ صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے علماء اہل سنت کی ہنگامی مشاورت ہوئی اور اس کی روداد صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء حضرت شہزادۂ غوث اعظم مولانا سید معین الدین اشرفی الجیلانی سجادہ نشین آستانہ عالیہ مخدوم پاک کچھوچھہ شریف کی خدمت میں پیش کی گئی۔ حضرت معین میاں صاحب اس وقت مدینہ منورہ میں عمرہ کی غرض سے مقیم ہیں۔ انہوں نے علماء کی مشاورت اور موجودہ حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے جلوس غوثیہ کی تاریخ دو دن موخر کرنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ 23 ستمبر کے بجائے اب جلوس غوثیہ 27 ستمبر 2026ء کو ان شاء اللہ نہایت شاندار اور پُرامن انداز میں منعقد ہوگا۔ الحاج محمد سعید نوری صاحب نے اہل سنت سے اپیل کی کہ جلوس غوثیہ میں بھرپور شرکت کرتے ہوئے نظم وضبط، امن وسلامتی، شریعت وسنت کی پاسداری کو ہر حال میں ملحوظ رکھیں اور انتظامیہ کے ساتھ مکمل تعاون کریں۔ اس اہم نشست کی قیادت کرتے ہوئے حضرت مولانا فرید الزماں صاحب نے بھی تحفظ عقیدۂ ختم نبوت ﷺ کے موضوع پر اہم خطاب فرمایا اور عقیدۂ ختم نبوت ﷺ کی شرعی واعتقادی حیثیت واضح کرتے ہوئے اس کے تحفظ کے لئے علمی ودعوتی جدوجہد کی ضرورت پر زور دیا۔ اس موقع پر مولانا امان اللہ رضا صاحب نے بھی اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت ﷺ اہل سنت کے بنیادی اور قطعی عقائد میں سے ہے۔ انہوں نے علماء وائمۂ کرام سے اپیل کی کہ وہ مساجد ومدارس اور دینی اجتماعات کے ذریعے عوام ونوجوان نسل کو صحیح اسلامی عقائد سے روشناس کرائیں۔

چین نے تائیوان کے گرد بحری گھیرا مزید سخت کر دیا

مشرقی ساحل پر گشت میں غیر معمولی اضافہ، چین کی بحرالکاہل میں اثر و رسوخ کی مہم علاقائی اتحاد کے لیے خطرہ ہے: تائیوان

تائی پے: چین نے تائیوان کے مشرقی ساحل کے قریب کوسٹ گارڈ کی سرگرمیوں میں نمایاں اضافہ کرتے ہوئے جزیرے پر بحری دباؤ کی اپنی حکمت عملی کو ایک نئے علاقے تک وسعت دے دی ہے۔ یہ پانی تائیوان کے لیے خاص طور پر اہم سمجھے جاتے ہیں کیونکہ کسی ممکنہ بحران یا ناکہ بندی کی صورت میں یہی راستہ اسے امریکہ اور اس کے علاقائی اتحادیوں سے جوڑ سکتا ہے۔ جون سے چین اوسطاً ہر ماہ دو کوسٹ گارڈ جہاز تائیوان کے مشرق میں تعینات کر رہا ہے۔ دستیاب جہاز رانی کے اعداد و شمار کے مطابق جنوری 2025 کے بعد پہلی مرتبہ اس علاقے میں اس نوعیت کا مسلسل چینی گشت ریکارڈ کیا گیا ہے۔ چینی کوسٹ گارڈ کے جہازوں نے تقریباً 100,27 مربع ناٹیکل میل کے وسیع علاقے میں گشت کیا، جو تائیوان کے رقبے سے دوگنا سے بھی زیادہ ہے۔ بعض مواقع پر چینی جہاز تائیوان کے مشرقی ساحل سے تقریباً 30 ناٹیکل میل تک قریب پہنچے، تاہم وہ تائیوان کے دعویٰ کردہ علاقائی پانیوں سے باہر رہے۔ یہ سرگرمیاں اس وقت تیز ہوئیں جب جاپان اور فلپائن نے خطے میں اپنی سمندری حدود کے تعین کے لیے مذاکرات کا اعلان کیا۔ چین نے اس اقدام پر اعتراض کرتے ہوئے کہا ہے کہ متعلقہ سمندری علاقے اس کے دائرۂ اختیار میں آتے ہیں۔ بیجنگ ان کارروائیوں کو معمول کی قانون نافذ کرنے والی بحری گشت قرار دیتا ہے اور اس کا کہنا ہے کہ ان کا مقصد چین کی خودمختاری اور بحری حقوق کا تحفظ ہے۔ دوسری جانب تائیوان نے ان سرگرمیوں کو دباؤ بڑھانے اور اپنے خودمختاری کے دعوے کو عملی شکل دینے کی چینی کوشش قرار دیا ہے۔ چین نے حالیہ مہینوں میں مشرقی تائیوان کے پانیوں میں سمندری سروے بھی کیے ہیں۔ اگست میں چینی حکام نے سمندر کی تہہ اور ارضیاتی ساخت کا سروے کیا، جبکہ تائیوان نے اس کارروائی پر احتجاج کرتے ہوئے ایک چینی تحقیقی جہاز کی نگرانی کی۔ تائیوان کے لیے مشرقی ساحل کی اہمیت اس لیے بھی زیادہ ہے کہ روایتی طور پر چین کی فوجی سرگرمیوں کا بڑا مرکز آبنائے تائیوان رہا ہے۔ مشرقی پانیوں میں مستقل چینی موجودگی بیجنگ کو جزیرے کے دونوں اطراف سے دباؤ بڑھانے اور کسی ممکنہ تنازع میں اہم بحری راستوں کو متاثر کرنے کی صلاحیت دے سکتی ہے۔ تائیوان نے چینی سرگرمیوں کے جواب میں اپنے کوسٹ گارڈ اور بحری جہاز تعینات کیے ہیں اور صورتحال کی مسلسل نگرانی کی جا رہی ہے۔ تائیوان کی وزارت دفاع کے مطابق 7 ستمبر تک جزیرے کے اطراف 13 چینی بحری جنگی جہاز اور چار دیگر سرکاری جہاز بھی موجود تھے، جبکہ چینی فوجی طیاروں کی سرگرمیاں بھی ریکارڈ کی گئیں۔ بیجنگ تائیوان کو اپنا حصہ قرار دیتا ہے اور ضرورت پڑنے پر طاقت کے استعمال کو خارج از امکان نہیں سمجھتا، جبکہ تائیوان کی حکومت چین کے خودمختاری کے دعوے کو مسترد کرتی ہے۔ مشرقی ساحل پر بڑھتی ہوئی چینی سرگرمیوں نے اب خدشات پیدا کر دیے ہیں کہ بیجنگ فوجی مشقوں کے ساتھ ساتھ کوسٹ گارڈ اور دیگر سرکاری جہازوں کے ذریعے تائیوان کے گرد اپنی موجودگی کو بتدریج معمول کا حصہ بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ بحرالکاہل کے معاملات میں جغرافیائی سیاسی دشمنی کو متعارف کرانے اور علاقائی اتفاق رائے کو روکنے کی چین کی بڑھتی ہوئی کوششوں کے لیے قریبی بین الاقوامی جانچ پڑتال کی ضرورت ہے۔ دی تائی پے ٹائمز کے مطابق، یہ ریمارکس وزیر خارجہ لن چیالنگ کے گزشتہ ہفتے پلاؤ کے دورے کے بعد آئے، جہاں انہوں نے 55ویں پیسیفک آئی لینڈز فورم (پی آئی ایف) سربراہی اجلاس سے متعلق تقریبات میں تائیوان کے ایک وفد کی قیادت کی۔ اس اجتماع میں صرف چند بحرالکاہل کے رہنماؤں کی شرکت نے علاقائی گروہ بندی کے اندر تقسیم کے بارے میں قیاس آرائیوں کو جنم دیا تھا۔

بنگلہ دیش میں ڈینگی سے اب تک 117 اموات

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں ڈینگی کی وباء تیزی سے پھیل رہی ہے، اس سال 590,42 افراد اسپتال میں داخل ہیں اور 117 اموات ریکارڈ کی گئی ہیں، کیونکہ ستمبر میں ہونے والے تیز اضافے سے اسپتالوں میں دباؤ بڑھ رہا ہے اور خدشہ ہے کہ مچھروں سے پھیلنے والی بیماری آنے والے ہفتوں میں مزید شدت اختیار کر سکتی ہے۔ وزارت صحت کے اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران ڈینگی کے کم از کم چار مریض ہلاک اور 558,1 دیگر کو ہسپتال میں داخل کیا گیا، جو اس سال اب تک ریکارڈ کی جانے والی سب سے زیادہ یومیہ داخلے کی تعداد ہے۔ یہ بیماری، جو بخار، شدید سر درد اور ممکنہ طور پر جان لیوا پیچیدگیوں کا سبب بن سکتی ہے، حالیہ ہفتوں میں تیزی سے پھیلی ہے، جس نے 2023 میں بنگلہ دیش کے مہلک ترین ڈینگی پھیلنے کے بعد خدشات کو زندہ کر دیا ہے۔ اس وباء نے صحت کی دیکھ بھال کے نظام کو مزید تناؤ کا شکار کر دیا ہے جو پہلے ہی ملک بھر میں خسرہ کی وباء سے دوچار ہے جس سے اس سال تقریباً 100 بچے ہلاک ہو چکے ہیں۔ ماہرین صحت نے خبردار کیا ہے کہ ستمبر اگست سے بھی زیادہ سنگین ثابت ہو سکتا ہے، جس میں سال کا سب سے زیادہ ماہانہ ڈینگی کیس لوڈ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ جہانگیر نگر یونیورسٹی کے ایک طبی ماہر حیاتیات پروفیسر کبیر البشر نے کہا کہ ان کی نگرانی اور پیشن گوئی کے ماڈل سے پتہ چلتا ہے کہ اگر موجودہ رجحانات جاری رہے تو اس مہینے میں ہسپتالوں میں داخل ہونے والوں کی تعداد 000,30 سے تجاوز کر سکتی ہے، موسمی حالات اکتوبر میں منتقلی کی حمایت کر سکتے ہیں۔ بشار نے کہا، "ابھی تک چوٹی نہیں پہنچی۔ اگر موجودہ رفتار جاری رہی تو ستمبر ڈینگی انفیکشن کے لیے سال کا بدترین مہینہ بن سکتا ہے۔ 32 سالہ زاہد حسن کے لیے یہ وبا ایک ذاتی آزمائش بن گئی جب ان کے چار سالہ بیٹے کو تیز بخار ہوا اور اسے ڈینگی کی تشخیص ہوئی۔ بچے کی حالت بگڑنے پر حسن اسے تین سرکاری اسپتال لے گیا لیکن اسے دستیاب بستر نہیں ملا۔ حسن نے کہا، میں خوفزدہ تھا۔ ایک باپ کے طور پر، یہ ناقابل برداشت تھا کہ میرے بچے کو یہ معلوم کیے بغیر کہ اسے کہاں داخل کیا جا سکتا ہے، بگڑتا ہوا دیکھنا" آخرکار اس نے ایک رشتہ دار کی مدد سے ایک پرائیویٹ ہسپتال میں بستر حاصل کر لیا۔ ان کے بیٹے کو ڈسچارج ہونے سے پہلے خون اور پلازما کے سات تھیلے ملے۔ حسن نے کہا" وہ دن ہمارے لیے ایک ڈراؤنا خواب تھے۔ ہمیں مسلسل خوف تھا کہ اس کے ساتھ کچھ نہ ہو جائے۔ اس کا بیٹا کمزور رہتا ہے اور آہستہ آہستہ صحت یاب ہو رہا ہے۔ ڈینگی کے مریض بخار کے کم ہونے کے بعد تیزی سے بگڑ سکتے ہیں، جس سے پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں جیسے پلازما کا اخراج، کم بلڈ پریشر، جھٹکا اور شدید خون بہنا، بخار کے بعد کے نازک مرحلے کے دوران قریبی نگرانی کو ضروری بناتا ہے۔ ڈھاکہ میں ڈینگی کے مریضوں کا علاج کرنے والے معالج پروفیسر طارق عالم نے کہا، مریض ہسپتالوں میں بھر رہے ہیں، اور انتباہی علامات جیسے پیٹ میں درد، چکر آنا اور غیر معمولی سستی کو نظرانداز نہیں کیا جانا چاہیے۔

امارت اسلامیہ کو تسلیم کرنا بین الاقوامی برادری کے ساتھ ہم آہنگ ہے

کابل: کابل میں انڈونیشیا کے سفارت خانے کے ناظم الامور نے امارت اسلامیہ افغانستان کو ممکنہ طور پر تسلیم کرنے کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ انڈونیشیا اس معاملے پر اپنے موقف کو عالمی برادری کے ساتھ ہم آہنگ کرے گا۔ ساتھ ہی انہوں نے افغانستان اور انڈونیشیا کے درمیان تعلقات اور تعاون کو وسعت دینے پر زور دیتے ہوئے مزید کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کی جڑیں گہری تاریخی ہیں۔ کابل میں انڈونیشیا کے سفارتخانے کے چارج ڈی افیئرز نندا اوالسٹ نے کہا کہ بین الاقوامی برادری اور بین الاقوامی نظام کے ایک حصے کے طور پر، ہم اس راستے پر مل کر آگے بڑھ رہے ہیں۔ قومی تعمیر ایک بہت اہم شعبہ ہے، لیکن یہ ایسی چیز نہیں ہے جو راتوں رات مکمل ہو جائے۔ انڈونیشیا اور بین الاقوامی برادری کے دیگر اراکین اس عمل میں مثبت اور تعمیری کردار ادا کر سکتے ہیں۔" انڈونیشیا آرگنائزیشن آف اسلامک کوآپریشن (او آئی سی) کا رکن ہے، اور تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ وہ اس پوزیشن کو اسلامی ممالک اور افغانستان کے درمیان روابط اور تعاون کو مضبوط بنانے کے لیے استعمال کر سکتا ہے۔ یونیورسٹی کے لیکچرر عمر مختار نیکزاد نے کہا کہ افغانستان اور اسلامی ممالک کے درمیان تعلقات کو وسعت دینا نہ صرف سیاسی بلکہ اسلامی نقطہ نظر سے بھی اہم ہے۔ انڈونیشیا اس تعاون کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ بین الاقوامی تعلقات کے ماہر واحد فقیری نے کہا کہ تسلیم کے حوالے سے ملائیشیا یا دیگر ممالک کا موقف ایک نکتہ واضح کرتا ہے: سب سے پہلے حکمران حکام کے موجودہ نقطہ نظر میں اصلاحات کی جانی چاہیے، جس کے بعد تسلیم کرنے کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ اگرچہ انڈونیشیا کا کہنا ہے کہ امارت اسلامیہ کو تسلیم کرنے کے بارے میں اس کا موقف عالمی برادری کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے، لیکن افغانستان کے ساتھ تعلقات اور تعاون کو بڑھانے پر اس کا زور اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جکارتہ کابل کے ساتھ اپنے موجودہ تعلقات کو برقرار رکھنے اور اسے مزید بڑھانے کی کوشش کرتا ہے۔

نیپال میں تباہ کن سیلاب میں جانی نقصان کی یاد میں قومی سوگ کا دن منایا

کھٹمنڈو: نیپال میں 26 اگست کو آنے والے تباہ کن سیلاب میں جانی نقصان کی یاد میں پیر کو قومی سوگ کا دن منایا جا رہا ہے۔ 3 ستمبر کو وزیر اعظم اور وزراء کی کونسل کے دفتر میں ہونے والی کابینہ کی میٹنگ میں سیلاب متاثرین کے اعزاز میں قومی سوگ منانے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ اسی مناسبت سے، ملک بھر کے سرکاری دفاتر کے ساتھ ساتھ بیرون ملک نیپالی سفارت خانوں اور سفارتی مشنوں پر قومی پرچم نصف سرنگوں پر لہرایا جا رہا ہے۔ بھوتکوشی سیلاب نے راسووا میں تباہی مچائی، جس سے بڑے پیمانے پر جانی نقصان ہوا اور گھروں، سڑکوں، پلوں، پن بجلی کی سہولیات اور دیگر اہم انفراسٹرکچر کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا۔ اس آفت نے دریائے ترشولی کے ساتھ ساتھ نشیبی علاقوں کو بھی متاثر کیا، لوگوں کو بے گھر کر دیا اور ٹرانسپورٹ، بجلی، پانی کی فراہمی اور دیگر ضروری خدمات میں خلل پڑا۔ متاثرہ علاقوں میں تلاش اور بچاؤ کی کارروائیاں، امداد کی تقسیم اور بنیادی ڈھانچے کی بحالی جاری ہے، جس میں قومی سلامتی کے ادارے، سرکاری حکام، مقامی کمیونٹیز اور بین الاقوامی شراکت دار ردعمل میں شامل ہیں۔ قومی سوگ کے موقع پر، وزیر اعظم بالیندرا (بیلن) شاہ نے ایک عوامی بیان جاری کیا جس میں بھوٹے کوشی اور ترشولی ندیوں کے سیلاب سے ہونے والے نقصانات کے بعد تلاش، بچاؤ اور انتظامی کارروائیوں میں شامل نیپال کے سیکورٹی اہلکاروں کے جاری کام کو تسلیم کیا گیا۔ بیان میں بیدور-6، نوواکوٹ میں واقع کھمپا کیمپ میں سنٹرل جیل کے ایک حالیہ واقعے پر روشنی ڈالی گئی، جہاں سیلابی پانی نے انتظامی ڈھانچے کو نقصان پہنچایا اور رہائشی سہولیات کی نچلی سطح تک پہنچ گئی۔

پاکستانی فورسز بلوچستان کے زمورن کے دو علاقوں سے مکینوں کو بے گھر کیا

بلوچستان: مقامی ذرائع نے بتایا کہ بلوچستان کے ضلع کیچ کی تحصیل زمران کے علاقے چور اور گیشتر دان سے رہائشی بے گھر ہو گئے ہیں، جب کہ پاکستانی فورسز کی جانب سے چیکنگ سخت کرنے اور نقل و حرکت پر پابندی کے باعث قریبی بستیوں میں رہنے والے خاندان اپنے آبائی گھر چھوڑ رہے ہیں۔ فوری طور پر جانے والوں کی تعداد معلوم نہیں ہو سکی۔ ایک رہائشی نے دی بلوچستان پوسٹ کو بتایا کہ پچھلے کچھ مہینوں کے دوران پورے علاقے میں چوکیوں کی تعداد بڑھ گئی ہے جس کی وجہ سے سفر کرنا مشکل ہو گیا ہے۔" پہلے، ہمیں ہر دو کلومیٹر پر روکا جاتا تھا، لیکن پچھلے کچھ مہینوں سے ہر کلومیٹر پر سخت چیکنگ کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ فورسز گھریلو اشیائے خورد و نوش کی تفصیلات بھی ریکارڈ کر رہی ہیں اور رہائشیوں کو غروب آفتاب کے بعد بلیدہ کا سفر کرنے سے روک رہی ہیں، یہاں تک کہ بیماری کی صورت میں بھی۔ انہوں نے کہا کہ گھروں پر ڈرون کی مسلسل نگرانی نے خاندانوں کو درپیش مشکلات میں اضافہ کر دیا ہے۔ رہائشیوں کا کہنا تھا کہ پابندیوں اور نگرانی نے زمران میں باقی رہنا مشکل بنا دیا ہے، جس سے خاندانوں کو زمین چھوڑنے پر مجبور ہونا پڑا جہاں وہ نسلوں سے رہ رہے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ انہوں نے یہ معاملہ مقامی نمائندوں سے اٹھایا تھا لیکن کوئی موثر مداخلت نہیں کی گئی۔ پاکستانی فوج اور کیچ کی ضلعی انتظامیہ نے اطلاع شدہ نقل مکانی یا رہائشیوں کی طرف سے بیان کردہ پابندیوں پر عوامی طور پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ زمران سے یہ اطلاعات ایسے وقت میں سامنے آئی ہیں جب بلوچستان کے دیگر علاقوں میں رہائشیوں کو منصوبہ بند فوجی کارروائیوں سے قبل نقل مکانی کا سامنا ہے۔

چین ۱۵ ستمبر سے ایگزٹ رولز، کیپٹل کنٹرولز اور ٹیک قوانین کو سخت کرے گا

نظر ثانی شدہ خارجی اور داخلے کے قوانین کے تحت، حکام کو چینی شہریوں کو ملک چھوڑنے سے روکنے کے لیے زیادہ اختیارات حاصل ہوں گے

بیجنگ: چین 15 ستمبر سے لوگوں کی نقل و حرکت، سرمائے اور سٹریٹجک ٹیکنالوجیز پر سخت کنٹرول متعارف کرائے گا کیونکہ بیجنگ اپنی صنعتی اور تکنیکی سلامتی کے تحفظ کے لیے کوششیں تیز کر رہا ہے۔ نظر ثانی شدہ خارجی اور داخلے کے قوانین کے تحت، حکام کو چینی شہریوں کو ملک چھوڑنے سے روکنے کے لیے زیادہ اختیارات حاصل ہوں گے اگر ان کی روانگی کو قومی تکنیکی مفادات کے لیے خطرہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ اقدام حساس ٹیکنالوجی، مہارت اور ہنر کی بیرون ملک منتقلی کو روکنے کے لیے چین کی وسیع تر کوششوں کا حصہ ہے۔ نئے قوانین بیجنگ میں جدید ٹیکنالوجیز اور ہنر مند پیشہ ور افراد کے بیرون ملک منڈیوں سے محروم ہونے پر بڑھتے ہوئے خدشات کے درمیان سامنے آئے ہیں۔ ایک حالیہ مثال میٹا کی طرف سے چینی مصنوعی ذہانت کے سٹارٹ اپ مانس کے 2 بلین ڈالر کے مجوزہ حصول میں حکومت کی مداخلت تھی، جسے چینی حکام نے مبینہ طور پر قومی سلامتی کی بنیاد پر بلاک کر دیا تھا۔ ترمیم شدہ ضوابط کے تحت، چینی شہریوں کو ٹیکنالوجی کی درآمد یا برآمدی کنٹرول کی خلاف ورزی کرنے پر ملک چھوڑنے پر پابندی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے کیونکہ حکام اسٹریٹجک صنعتی اور تکنیکی اثاثوں کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں۔ جو لوگ بیرون ملک ایسے جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں جو چین کی سلامتی یا مفادات کے لیے نقصان دہ سمجھے جاتے ہیں، انہیں ملک واپس آنے کے بعد چھ ماہ سے تین سال تک باہر نکلنے کی پابندیوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ سرمایہ کے اخراج اور اسٹریٹجک اثاثوں کی منتقلی کی جانچ پڑتال کو بھی سخت کر رہا ہے۔ چین نے سالانہ غیر ملکی زر مبادلہ کی خریداری کی حد 50,000 ڈالر فی فرد برقرار رکھی ہے اور حال ہی میں غیر ملکی اثاثوں کے لیے چینی سرمایہ کاروں کی بڑھتی ہوئی مانگ کے درمیان بیرون ملک سرمایہ کاری پر چیک میں اضافہ کیا ہے۔ چین کے بیرون ملک مالیاتی بہاؤ کے بڑھنے کے بعد سخت کنٹرول سامنے آئے ہیں۔ 2025 میں، چینی کمپنیوں اور سرمایہ کاروں نے بڑی مقدار میں غیر ملکی اثاثے جمع کیے، جس کی مدد ملک کے ریکارڈ تجارتی سرپلس سے ہوئی۔ تجارتی سرپلس گزشتہ سال تقریباً 1.2 ٹریلین ڈالر تک پہنچ گیا، جس سے بیرون ملک سیکیورٹیز اور سرمایہ کاری میں سرمائے کے بہاؤ میں اضافہ ہوا۔ چین کی ریاستی کونسل کی جانب سے جون میں مزید پابندیاں متعارف کرائی گئیں جس میں بیرونی سرمایہ کاری کے ذریعے ٹیکنالوجی، ڈیٹا اور معلومات کی بیرون ملک منتقلی کا احاطہ کیا گیا تھا۔ خلاف ورزیاں جرمانے، ویزے کی پابندیاں اور بعض صنعتوں سے بلیک لسٹ سمیت جرمانے کو راغب کر سکتی ہیں۔ تازہ ترین اقدامات حساس ٹیکنالوجیز، سرمائے اور مہارت کو بیرون ملک جانے سے روکنے پر بیجنگ کی بڑھتی ہوئی توجہ کو نمایاں کرتے ہیں کیونکہ یہ قومی صنعتی اور تکنیکی سلامتی کو مضبوط بنانے کی کوشش کرتا ہے۔

امریکہ، جنوبی کوریا اور جاپان نے سہ رخی فوجی مشقیں شروع کیں

سیول: امریکہ، جنوبی کوریا اور جاپان نے پیر کے روز پانچ روزہ سہ فریقی فوجی مشقوں کا آغاز کیا، جو امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی ہدایت کے بعد سیول۔ واشنگٹن کی اہم مشقوں میں حالیہ کمی کے باوجود منصوبہ بندی کے مطابق آگے بڑھ رہی ہے۔ جے سی ایس نے مشترکہ ریلیز میں اعلان کیا کہ تینوں ممالک ایک مضبوط اور مستحکم تعاون پر مبنی تعلقات کو برقرار رکھتے ہوئے، میری ٹائم، فضائی اور سائبر سمیت متعدد ڈومینز میں آپریشنل صلاحیتوں اور مشترکہ ردعمل کی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لیے مشقوں کا فائدہ اٹھائیں گے۔ یہ مشقیں تینوں حکومتوں کی مسلح افواج سے تعلق رکھنے والے بڑے بحری اور فضائی یونٹس کو تعینات کرتی ہیں، جن کی نگرانی ایک اجتماعی مشق کنٹرول گروپ کے ذریعے کی گئی ہے تاکہ منظم اور محفوظ عملدرآمد کو یقینی بنایا جا سکے، کوریائی فوج نے خبر دی۔ جے سی ایس نے اس بات پر زور دیا کہ یہ مشق بین الاقوامی قانونی فریم ورک اور اصولوں کے تحت منظم سالانہ دفاعی آپریشن کی نمائندگی کرتی ہے۔ اس نے مزید کہا کہ "اس کا مقصد علاقائی امن اور استحکام کی حفاظت کرتے ہوئے شمالی کوریا کے جوہری اور میزائل خطرات کے خلاف ڈیٹرنس اور ردعمل کی صلاحیتوں کو بڑھانا ہے۔

لاہور میں خواتین کے خلاف جنسی جرائم میں اضافہ

لاہور: وزیر اعلیٰ مریم نواز کی خواتین پر جنسی زیادتی کے حوالے سے زیرو ٹالرنس کی پالیسی کو بڑا دھچکا لگا ہے کیونکہ شہر کے مختلف علاقوں میں گزشتہ چند دنوں میں 6 خواتین کو مبینہ طور پر زیادتی کا نشانہ بنایا گیا جبکہ 15 سالہ ذہنی معذور سمیت 3 کمسن لڑکیوں کو جنسی طور پر ہراساں کیا گیا۔ تمام متاثرین کے ساتھ گزشتہ چند دنوں کے دوران لاہور کے قلب میں امتیازی سلوک کیا گیا، اس کے باوجود کہ وزیر اعلیٰ کے بار بار دعوے کہ "خواتین کے خلاف جنسی جرائم اور تشدد ان کی سرخ لکیر ہے۔ اور وہ صنفی بنیاد پر تشدد کے خلاف صفر رواداری کا مظاہرہ کریں گی۔ زیادہ تر واقعات اے کیٹیگری کے تھانوں کاہنہ، نشتر کالونی، کوٹ لکھپت، نواب ٹاؤن، شاہدرہ ٹاؤن، فیکٹری ایریا وغیرہ کے دائرہ اختیار میں رپورٹ ہوئے۔ رپورٹ کردہ کرائمز کے مطابق باغبانپورہ کے علاقے میں ایک ذہنی معذور کم عمر لڑکی کو ملزم نے گلی میں پھنسا لیا۔ ملزم اسے ایک سنسان جگہ لے گیا جہاں اس نے مبینہ طور پر زیادتی کی کوشش کی۔ ہنجروال میں ایک خاتون نے الزام لگایا کہ وہ کرائے کے مکان میں رہائش پذیر تھی جہاں اس کے سابق شوہر نے زبردستی داخل کر کے اس کے ساتھ مبینہ زیادتی کی۔ اس نے الزام لگایا کہ جب اس نے مزاحمت کی تو ملزم نے اس پر جسمانی طور پر حملہ بھی کیا اور پولیس کو معاملے کی اطلاع دینے کی دھمکیاں دیں۔ ایک اور خاتون نے مقامی بازار کے لیے سواری بک کروائی اور کیب ڈرائیور نے اسے مقامی فیکٹری میں ایک خوبصورت پیکج کے عوض ملازمت کا موقع فراہم کیا۔ کچھ دنوں بعد، اس نے بتایا کہ کیب ڈرائیور نے اسے کام پر بات کرنے کے لیے کاہنہ میں ایک جگہ بلایا۔ جب وہ مقام پر پہنچی تو وہاں پہلے سے موجود کیب ڈرائیور اور اس کے دوست نے اس کے ساتھ اجتماعی عصمت دری کی۔ ملزمان نے اجتماعی زیادتی کی ویڈیو بنائی اور بلیک میل کر کے جرم کو دہرایا۔ جوہر ٹاؤن کی رہائشی خاتون نے نواب ٹاؤن پولیس میں شکایت درج کرائی کہ ایک شخص نے شادی کے وعدے پر اس سے جسمانی تعلقات استوار کیے لیکن جب وہ حاملہ ہو گئی تو اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ کوٹ لکھپت کے علاقے میں ایک شخص نے اپنی سابقہ بیوی کے گھر میں زبردستی گھس کر مبینہ طور پر زیادتی کی اور بچوں کو قتل کرنے سمیت سنگین نتائج کی دھمکیاں دیں۔ اسی طرح نشتر کالونی پولیس نے ایک ملزم کے خلاف خاتون کو متعدد بار جنسی زیادتی کا نشانہ بنانے کا مقدمہ درج کر لیا۔ شاہدرہ ٹاؤن پولیس نے خاتون کی شکایت پر ایک شخص کے ساتھ متعدد بار زیادتی کرنے پر مقدمہ درج کر لیا۔ یہ تمام واقعات جنس پر مبنی تشدد اور عصمت دری جیسے گھناؤنے جرم کی صورتحال کو ظاہر کرتے ہیں۔

چینی سرکاری کمپنی پر روس کے لیے مہلک

ڈرونز کے پرزے خفیہ طور پر فراہم کرنے کا الزام

ماسکو بیجنگ: نئی دستاویزات میں انکشاف ہوا ہے کہ چین کی ایک سرکاری کمپنی نے مبینہ طور پر روس کو ایسا اہم مواد خفیہ طور پر فراہم کیا جو یوکرین کے خلاف استعمال ہونے والے کامیکازی ڈرونز کی تیاری میں کام آ سکتا ہے۔ تحقیقات کے مطابق چینی سرکاری ادارے جیلن کیمیکل فائبر گروپ سے روسی کمپنی الابوگا وولوکنو کو پولی ایکریلو نائٹرائل (PAN) پری کرسر کی کھیپ بھیجی گئی۔ یہ مواد اعلیٰ معیار کے ہلکے کاربن فائبر کی تیاری میں بنیادی جزو ہے، جو ڈرونز اور دیگر فوجی ساز و سامان میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ سامنے آنے والی شپنگ دستاویزات کے مطابق دو 40 فٹ کنٹینرز میں مجموعی طور پر تقریباً 46 ٹن مواد روس بھیجنے کا انتظام کیا گیا۔ الزام ہے کہ اس کھیپ کو ایسے کسٹمز کوڈ کے تحت ظاہر کیا گیا جو عام شہری استعمال کے مصنوعی فائبر کے لیے استعمال ہوتا ہے، جبکہ ماہرین کے مطابق یہ دوہرے استعمال کے سامان کے زمرے میں آ سکتا ہے۔ روسی کمپنی الابوگا وولوکنو تاتارستان کے الابوگا اسپیشل اکنامک زون میں کام کرتی ہے۔ تحقیقات کے مطابق یہ کمپنی روس کے طویل فاصلے تک مار کرنے والے گیران کامیکازی ڈرونز کی تیاری کے لیے اعلیٰ معیار کا کاربن فائبر فراہم کرتی ہے۔ یہ ڈرون ایرانی شاہد ڈرونز کے ڈیزائن پر مبنی ہیں اور یوکرین میں حملوں کے لیے بڑے پیمانے پر استعمال کیے جا رہے ہیں۔ دستاویزات میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا ہے کہ چینی کمپنی سے PAN پری کرسر کی فراہمی کے لیے 2022 سے متعدد ٹینڈرز سامنے آئے ہیں، جس سے دونوں کمپنیوں کے درمیان تعاون کے طویل عرصے سے جاری رہنے کا امکان ظاہر ہوتا ہے۔ اس سے قبل بھی روسی ڈرونز میں چینی ساختہ انجن، کنٹرول سسٹم، الیکٹرانک پرزوں اور نیویگیشن آلات کے استعمال کے شواہد سامنے آ چکے ہیں۔ بعض سامان کو مبینہ طور پر مختلف شہری مصنوعات کے طور پر ظاہر کر کے روس بھیجنے کے الزامات بھی سامنے آئے ہیں تاکہ برآمدی پابندیوں اور نگرانی سے بچا جا سکے۔ چین مسلسل یہ مؤقف اختیار کرتا رہا ہے کہ وہ یوکرین جنگ میں کسی فریق کو مہلک ہتھیار فراہم نہیں کرتا اور روس کے ساتھ اس کی تجارت معمول کے تجارتی تعلقات کا حصہ ہے۔ تاہم تازہ انکشافات نے روسی دفاعی صنعت کو چینی دوہرے استعمال کی ٹیکنالوجی اور مواد کی فراہمی پر ایک مرتبہ پھر سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔

امریکہ سے اربوں ڈالر کی خریداری، بنگلہ دیش کے مہنگے تجارتی معاہدے پر سوالات

بنگلہ دیش کی جانب سے امریکی محصولات سے بچنے کیلئے کیے گئے تجارتی معاہدے کے تحت اربوں ڈالر کی امریکی گیس، طیاروں، گندم اور دیگر مصنوعات کی خریداری پر سوالات اٹھنے لگے ہیں

ڈھاکا: بنگلہ دیش کی جانب سے امریکی محصولات سے بچنے کے لیے کیے گئے تجارتی معاہدے کے تحت اربوں ڈالر کی امریکی گیس، طیاروں، گندم اور دیگر مصنوعات کی خریداری پر سوالات اٹھنے لگے ہیں، خصوصاً ایسے وقت میں جب امریکی عدالتیں ان محصولات کی قانونی بنیاد کو متعدد مرتبہ چیلنج کر چکی ہیں۔ بنگلہ دیش نے حال ہی میں امریکی کمپنی گنور یو ایس اے کے ساتھ دس سالہ مائع قدرتی گیس (LNG) معاہدے کی منظوری دی ہے، جس کے تحت 2038 تک 117 کارگو، یعنی تقریباً 75 لاکھ ٹن ایل این جی خریدی جائے گی۔ یہ معاہدہ آئندہ 15 برسوں میں امریکہ سے تقریباً 15 ارب ڈالر کی توانائی خریداری کے وسیع منصوبے کا حصہ ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ یہ فیصلہ تجارتی اور توانائی تحفظ کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔ قطر کی جانب سے بعض معاہدوں پر فورس میجر کے اعلان اور 2026 میں طے شدہ مقدار سے کم ایل این جی فراہم کیے جانے کے خدشے کے بعد ڈھاکا متبادل ذرائع تلاش کر رہا ہے۔ حکام کے مطابق امریکی ایل این جی کی قیمت بھی موجودہ حالات میں مسابقتی ہے۔ تاہم توانائی کے علاوہ بنگلہ دیش نے امریکہ سے بڑے پیمانے پر گندم خریدنے کا بھی وعدہ کیا ہے۔ پانچ سال میں 35 لاکھ ٹن امریکی گندم خریدنے کے منصوبے میں سے تقریباً 6 لاکھ 60 ہزار ٹن کی خریداری پہلے ہی طے کی جا چکی ہے۔ اسی طرح قومی فضائی کمپنی نے یورپی طیارہ ساز کمپنی ایئربس سے طیارے خریدنے کا سابقہ منصوبہ ترک کرتے ہوئے تقریباً 3.7 ارب ڈالر میں 14 بوئنگ طیارے خریدنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تجارتی معاہدے میں امریکی فوجی ساز و سامان کی خریداری بڑھانے کی کوشش کا بھی ذکر موجود ہے۔ یہ تمام اقدامات امریکہ کے ساتھ فروری میں طے پانے والے معاہدۂ باہمی تجارت کے پس منظر میں کیے جا رہے ہیں۔ تاہم اس معاہدے کی بنیاد بننے والے امریکی محصولات کو قانونی مشکلات کا سامنا ہے۔ امریکی سپریم کورٹ نے فروری میں ہنگامی اقتصادی اختیارات کے تحت محصولات عائد کرنے کے صدارتی اختیار کو مسترد کیا، جبکہ بعد میں ایک اور عدالت نے متبادل قانونی شق کے تحت عائد محصولات کو بھی غیر قانونی قرار دیا۔ اس کے باوجود بنگلہ دیشی برآمدات کو اب بھی امریکی محصولات کا سامنا ہے۔ جبری مشقت سے متعلق نئی امریکی تجارتی کارروائی کے تحت بنگلہ دیش، بھارت، پاکستان، میکسیکو، کمبوڈیا اور انڈونیشیا سمیت 17 ممالک پر اضافی 10 فیصد ڈیوٹی عائد کی گئی ہے۔ بنگلہ دیشی ملبوسات پر پہلے سے موجود محصولات کے ساتھ مجموعی بوجھ تقریباً 6.25 فیصد تک پہنچ گیا ہے۔ معاہدے پر تنقید کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ بنگلہ دیش کو بیشتر امریکی مصنوعات پر محصولات ختم یا بتدریج کم کرنا ہوں گے، جبکہ امریکہ نے بنگلہ دیشی مصنوعات کی خریداری کی کوئی ضمانت نہیں دی۔ بنگلہ دیش کی سب سے اہم برآمد، ملبوسات، کے لیے صفر محصول کی سہولت بھی امریکی کپاس اور مصنوعی فائبر کے استعمال سے مشروط ہے اور اس کے نفاذ کی کوئی واضح مدت مقرر نہیں۔ مزید تشویش ان شقوں پر ظاہر کی جا رہی ہے جو بنگلہ دیش کی مستقبل کی خارجہ اور تجارتی پالیسی کو متاثر کر سکتی ہیں۔ ایک شق ایسے ممالک سے جوہری ری ایکٹر، ایندھن یا افزودہ یورینیم خریدنے پر پابندی لگا سکتی ہے جنہیں امریکہ اپنے مفادات کے لیے خطرہ سمجھتا ہو۔ اس سے روس کے تعاون سے قائم روپ پور جوہری بجلی گھر کی مستقبل کی توسیع متاثر ہونے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔

صوبہ سندھ کا عاصم منیر کو پیغام۔۔۔صوبہ کاٹا تو وفاق بھی کٹے گا

کراچی: سندھ اسمبلی نے اب اشاروں کنایوں میں بات کرنا چھوڑ دی ہے۔ ایوان میں کئی روز کی گرما گرمی کے بعد موجود اراکین نے ایک قرارداد منظور کی جس میں سندھ کو تقسیم کرنے، اس کی سرحدوں میں تبدیلی کرنے یا اس کی سرزمین سے کوئی نیا صوبہ یا "انتظامی یونٹ" بنانے کے کسی بھی منصوبے کو مسترد کر دیا گیا۔ کاغذ پر یہ جغرافیے سے متعلق ایک ووٹ ہے، لیکن ایوان کے اندر اسے فیلڈ مارشل عاصم منیر اور راولپنڈی کی اس اسٹیبلشمنٹ کے خلاف کھلی بغاوت کے طور پر پیش کیا گیا جو اب بھی صوبوں کو ایسی لکیریں سمجھتی ہے جنہیں اپنی مرضی سے دوبارہ کھینچا جا سکتا ہے۔ نثار احمد کھوڑو نے قرارداد پیش کی۔ وزیر اعلیٰ سید مراد علی شاہ نے ایوان کو واضح کیا کہ اس معاملے پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا۔ ان کا کہنا تھا کہ سندھ ایک صوبے کی حیثیت سے پاکستان میں شامل ہوا تھا اور ایک ہی صوبہ رہے گا۔ قرارداد میں 1948، 2012، 2013، 2014، 2019 اور رواں سال فروری میں منظور ہونے والی سابقہ قراردادوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا کہ جب بھی مرکز یا فوجی حلقوں کی جانب سے سندھ کی تقسیم کا تصور سامنے آیا، سندھ نے اسے مسترد کیا۔ اس مرتبہ ہدف کوئی غیر واضح "مرکز" نہیں۔ نئے صوبوں کی بحث کو ریاست کے فوجی حصے سے آگے بڑھایا جا رہا ہے: چھوٹے انتظامی یونٹس، کمزور صوبائی قیادت اور ایسا نقشہ جو وہاں رہنے والے عوام سے زیادہ جی ایچ کیو کے مفادات کے مطابق ہو۔ سندھ کا جواب کسی کمیٹی کی رسمی تحریر نہیں تھا۔ پیپلز پارٹی کے اراکین نے اس تصور کو خود صوبے پر حملہ قرار دیا۔ فریال تالپور نے کہا کہ سندھ کی تقسیم قبول کرنے سے پہلے وہ استعفیٰ دے دیں گے یا اقتدار چھوڑ دیں گے۔ ایوان میں موجود بینرز پر سندھ کو ماں قرار دیتے ہوئے پیغام دیا گیا کہ یہ جرنیلوں کے سامنے رکھی جانے والی کوئی فائل نہیں۔ فوج ایسی اسمبلیوں کی عادی رہی ہے جو اس کے فیصلوں پر تالیاں بجاتی ہیں۔ اس اسمبلی نے ایسا نہیں کیا۔ پیپلز پارٹی کے زیر اقتدار ایک صوبائی ایوان اسی جماعت کا جس کے پاس ملک کی صدارت بھی ہے نے منیر کو بتا دیا ہے کہ سندھ کی سرحد کا نقشہ بنانا ان کا اختیار نہیں۔ یہ محض معمول کی وفاقی سیاست نہیں۔ یہ ایک موجودہ قانون ساز ادارے کی جانب سے فیلڈ مارشل کے منصوبے کو ایوان کے اندر لا کر مسترد کرنے کا عمل ہے۔ تاہم یہ ووٹ مکمل سیاسی اتفاق رائے کا مظاہرہ بھی نہیں تھا۔ ایم کیو ایم پاکستان اور جماعت اسلامی قرارداد پیش ہونے سے پہلے واک آؤٹ کر گئیں۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومتی بینچوں نے اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی اور چھوٹے انتظامی یونٹس سے متعلق ان کی تجاویز کو شامل کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اگلا اجلاس "سندھودیش نامنظور" کے نعروں سے گونج اٹھا، جب اسپیکر نے ایم کیو ایم کو سندھودیش تحریک کے خلاف الگ قرارداد پیش کرنے کی اجازت نہیں دی۔

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔ چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بارپینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

کیا مذہبی احترام کو بھی سیاسی عینک سے دیکھا جائے گا؟

ہندوستان کی تہذیبی روایت میں مذہبی شناختیں ہمیشہ ایک دوسرے سے مکالمہ کرتی رہی ہیں۔ مسلم فنکاروں کا بھجن گانا، مسلم شعرا کا ہندو مذہبی روایات اور دیوی دیوتاؤں کے تذکروں کو اپنے کلام میں جگہ دینا اور مختلف مذہبی افکار پر مشترکہ مجالس میں گفتگو کرنا کبھی مذہبی حدود کی خلاف ورزی نہیں سمجھا گیا؛ اسے باہمی احترام، تہذیبی کشادگی اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کی علامت قرار دیا گیا۔ پھر آج ایک غیر مسلم وزیر جب اسلام کی انسانیت نواز تعلیمات اور اخلاقی اقدار کا اعتراف کرتا ہے تو یہی کشادہ روی سیاسی اعتراض اور مذہبی تنازع میں کیوں تبدیل ہو جاتی ہے؟ کیا احترام اور تحسین کا یہ اصول بھی مذہب دیکھ کر بدلنے لگا ہے؟ کرناٹک کے وزیر برائے اعلیٰ تعلیم بسواراج رائے ریڈی نے کوپل ضلع کے کُکانور میں پیغمبر اسلام ﷺ کی ولادت کے موقع پر مسلم برادری کے اجتماعی شادیوں کے پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے اسلام کو عظیم اور انسانی اقدار سے بھرپور مذہب قرار دیا۔

عبدالحلیم منصور

ہندوستان کی تہذیبی روایت میں مذہبی شناختیں ہمیشہ ایک دوسرے سے مکالمہ کرتی رہی ہیں۔ مسلم فنکاروں کا بھجن گانا، مسلم شعرا کا ہندو مذہبی روایات اور دیوی دیوتاؤں کے تذکروں کو اپنے کلام میں جگہ دینا اور مختلف مذہبی افکار پر مشترکہ مجالس میں گفتگو کرنا کبھی مذہبی حدود کی خلاف ورزی نہیں سمجھا گیا؛ اسے باہمی احترام، تہذیبی کشادگی اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کی علامت قرار دیا گیا۔ پھر آج ایک غیر مسلم وزیر جب اسلام کی انسانیت نواز تعلیمات اور اخلاقی اقدار کا اعتراف کرتا ہے تو یہی کشادہ روی سیاسی اعتراض اور مذہبی تنازع میں کیوں تبدیل ہو جاتی ہے؟ کیا احترام اور تحسین کا یہ اصول بھی مذہب دیکھ کر بدلنے لگا ہے؟ کرناٹک کے وزیر برائے اعلیٰ تعلیم بسواراج رائے ریڈی نے کوپل ضلع کے کُکانور میں پیغمبر اسلام ﷺ کی ولادت کے موقع پر مسلم برادری کے اجتماعی شادیوں کے پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے اسلام کو عظیم اور انسانی اقدار سے بھرپور مذہب قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کے بارے میں معاشرے میں بہت سی غلط فہمیاں پھیلائی جاتی ہیں، وہ قرآن کا مطالعہ کرتے ہیں، اور مذہب کے ساتھ اس کی تاریخ کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ قرآن صرف مسلمانوں تک محدود نہیں، ہر شخص اسے پڑھ سکتا ہے۔ اسی موقع پر انہوں نے اپنی حج کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ کم از کم ایک مرتبہ حج کرنا چاہتے ہیں، لیکن غیر مسلم ہونے کی وجہ سے مکہ نہیں جا سکتے۔ انہوں نے لوگوں کو مذہبی جنون اور ذات پات کی تفریق سے دور رہنے اور ہر مذہب کی اچھی تعلیمات کو زندگی میں اپنانے کی تلقین بھی کی۔ رائے ریڈی کے بیان کا اصل مفہوم سمجھنے کے لیے پورے سیاق وسباق کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔ انہوں نے اسلام کی بعض تعلیمات کو انسانیت، اخلاق اور معاشرتی زندگی کے حوالے سے سراہا اور بعد میں یہ وضاحت بھی کی کہ اسلام کو عظیم کہنا دوسرے مذاہب کو برا یا کمتر کہنا نہیں ہے اور تمام مذاہب میں اچھی تعلیمات موجود ہیں۔ البتہ "برتر" یا "سب سے عظیم" جیسے الفاظ مذہبی معاملات میں غیر ضروری حساسیت پیدا کر سکتے ہیں، اس لیے ایک ذمہ دار عوامی نمائندے سے زیادہ محتاط طرزِ بیان کی توقع فطری ہے۔ مگر الفاظ کی اس نزاکت کو بنیاد بنا کر پورے بیان کو کسی مذہب کی توہین کا عنوان دے دینا بھی مناسب نہیں۔ اصل انصاف یہی ہے کہ بیان کو اس کے مکمل پس منظر، مقصد اور بعد میں دی گئی وضاحت کے ساتھ سمجھا جائے، نہ کہ ایک لفظ کو پورے موقف کا پیمانہ بنا دیا جائے۔

یہاں کرناٹک کی اپنی سماجی روایت ایک اہم آئینہ پیش کرتی ہے۔ مرحوم ابراہیم سوتار، جنہیں "کرناٹک کا کبیر" کہا گیا، ہندو اور اسلامی مذہبی روایتوں سے قصے اور تعلیمات بیان کرتے، بھجن گاتے اور اپنی مجالس کے ذریعے ہندو مسلم اتحاد اور اخلاقی زندگی کا پیغام دیتے رہے۔ اسی وسیع روایت میں شِشونالا شریف جیسے مسلم صوفی شاعر بھی ملتے ہیں، جن کی شخصیت اور شاعری ہندو مسلم تہذیبی ہم آہنگی کی نمایاں علامت بن گئی۔ یعنی مذہبی شناخت اور دوسرے مذہب کے احترام کو ایک دوسرے کی ضد سمجھنا خود کرناٹک کی تاریخی و تہذیبی روایت سے مطابقت نہیں رکھتا۔ تو پھر آج مسئلہ کہاں پیدا ہو رہا ہے؟ کیا اس لیے کہ تعریف کرنے والا ایک غیر مسلم ہے اور تعریف اسلام کی ہے؟ بی جے پی نے رائے ریڈی کے بیان پر

شدید اعتراض کرتے ہوئے معافی اور استعفے کا مطالبہ کیا اور اسے سناتن دھرم کی توہین اور "اپیزمنٹ" کی سیاست سے جوڑا۔ یہ سیاسی جماعت کا حق ہے کہ وہ وزیر کے الفاظ پر تنقید کرے، لیکن تنقید اور مذہبی اشتعال کے درمیان ایک باریک مگر اہم حد ہوتی ہے۔ اگر کسی وزیر کا بیان سیاسی طور پر غلط، غیر محتاط یا قابلِ اعتراض ہے تو اس پر دلیل سے بات کی جا سکتی ہے؛ اسے فوراً ہندو بمقابلہ مسلمان کے فریم میں رکھ دینا خود اس سماجی ہم آہنگی کے لیے نقصان دہ ہے جس کا دعویٰ تمام سیاسی جماعتیں کرتی ہیں۔ اس سے بھی زیادہ افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ بعض بی جے پی رہنماؤں کی تنقید سیاسی اختلاف سے آگے بڑھ کر وزیر کی ذاتی خواہشات اور نجی کردار پر طنز تک پہنچ گئی۔ سابق رکن پارلیمان پرتاپ سمہا نے چار شادیوں اور آخرت میں حوروں کے حوالے سے طنزیہ تبصرے کیے، جبکہ ایم ایل سی سی ٹی روی نے بھی اسی نوعیت کا اشارہ دیا کہ شاید رائے ریڈی نے اسلام کو اس لیے عظیم کہا کہ اس مذہب میں متعدد شادیوں کی اجازت ہے۔

یہ طرزِ بیان نہ صرف اصل موضوع سے توجہ ہٹاتا ہے بلکہ سیاسی مباحثے کے معیار کو بھی نیچے لے جاتا ہے۔ کسی وزیر کے مذہب سے متعلق بیان سے اختلاف کیا جا سکتا ہے، اس کے الفاظ کو چیلنج کیا جا سکتا ہے اور اس کی سیاسی نیت پر سوال اٹھایا جا سکتا ہے؛ لیکن چار شادیوں، حوروں یا ذاتی خواہشات کے حوالے سے تمسخر پیدا کرنا دلیل نہیں۔ ایسے تبصرے کسی سنجیدہ جمہوری بحث کو آگے بڑھانے کے بجائے مذہبی جذبات کو مزید مشتعل کرتے ہیں۔ سیاسی اختلاف کو شخصی تمسخر میں تبدیل کرنا کسی بھی جماعت کے لیے قابلِ فخر طرزِ عمل نہیں ہو سکتا۔

اور یہاں ایک بنیادی اصول بھی یاد رکھنا چاہیے کہ مذہبی آزادی صرف اس بات کا حق نہیں کہ انسان اپنے مذہب کی تعریف کرے؛ آئین ہر شخص کو اپنے ضمیر اور مذہب کی آزادی دیتا ہے۔ سپریم کورٹ بھی واضح کر چکا ہے کہ ہندوستانی سیکولرازم محض مذہبی برداشت کا نام نہیں بلکہ تمام مذاہب کے ساتھ مساوی سلوک کا آئینی اصول ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ رائے ریڈی کے بیان میں سیاسی مصلحت کا کوئی پہلو موجود ہو؛ سیاست میں ہر عوامی بیان کے سیاسی اثرات ہوتے ہیں۔ لیکن یہ محض امکان ہے، ثابت شدہ حقیقت نہیں۔ اس لیے وزیر کی نیت پر قیاس آرائی کے بجائے ان کے الفاظ، ان کی بعد کی وضاحت اور اس پر ہونے والے سیاسی ردِعمل کو موضوعِ بحث بنانا زیادہ ذمہ دارانہ رویہ ہو گا۔ اسلام کی اچھی تعلیمات کا اعتراف نہ کسی کو مسلمان بناتا ہے اور نہ کسی دوسرے مذہب کی توہین کے مترادف ہے۔ اسلام عدل، احسان، رحم، انسانی وقار، اخلاق اور ظلم سے گریز کی تعلیم دیتا ہے؛ قرآن کا واضح پیغام ہے: "إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ"۔ اگر کوئی غیر مسلم ان تعلیمات میں انسانیت کے لیے خیر، اخلاق اور بھلائی کا پیغام محسوس کرتا ہے تو اس اعتراف کو تعصب کی عینک سے دیکھنے کے بجائے بین المذاہب احترام، فکری کشادگی اور انسانی قدروں کی مشترکہ بنیاد کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔ آخر کسی دوسرے مذہب کی کسی خوبی کو تسلیم کرنا اپنے مذہب سے بے وفائی کب سے ہو گیا؟ کیا اپنے عقیدے پر قائم رہنے کے لیے دوسروں کی ہر خوبی سے انکار بھی ضروری ہے؟ اصل تشویش شاید یہ نہیں کہ ایک وزیر نے اسلام کو عظیم کہا؛ تشویش اس بات کی ہونی چاہیے کہ ہم نے مذہب کے بارے میں مثبت گفتگو کو بھی سیاسی وفاداری کے پیمانے میں ناپنا شروع کر دیا ہے۔ اگر ایک مسلمان فنکار کا بھجن گانا بھائی چارہ ہے، ایک مسلم شاعر کا دوسری مذہبی روایت کے روحانی پہلو سے متاثر ہونا تہذیبی وسعت ہے اور مختلف مذاہب کے بارے میں گفتگو بین المذاہب مکالمہ ہے، تو پھر ایک غیر مسلم وزیر کا اسلام کی انسانی اور اخلاقی تعلیمات کی تعریف کرنا بھی اسی پیمانے سے دیکھا جانا چاہیے۔ اختلاف کا حق سب کو ہے، مگر مذہبی احترام کو دوہرے معیار کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔ رائے ریڈی کو اپنے الفاظ میں زیادہ احتیاط برتنی چاہیے تھی؛ بی جے پی کو اپنے اعتراض کا حق ہے؛ لیکن سیاسی اختلاف کو ذاتی تمسخر اور مذہبی اشتعال تک لے جانا نہ جمہوری مکالمے کو مضبوط کرتا ہے، نہ سماجی ہم آہنگی کو۔ کسی مذہب کی تعریف کو دوسرے مذہب کی توہین بنا دینا بھی انصاف نہیں۔

مذہب کی عظمت دوسرے مذہب کو نیچا دکھانے سے ثابت نہیں ہوتی، اور کسی دوسرے مذہب کی خوبی تسلیم کرنے سے اپنی عقیدت کم نہیں ہو جاتی۔ ہندوستان کی تہذیبی طاقت ہی اس کشادگی میں رہی ہے کہ یہاں اختلاف کے باوجود ایک دوسرے کی اچھی بات کو تسلیم کرنے کی گنجائش باقی رہی ہے۔ شاید آج ضرورت اسی گنجائش کو دوبارہ زندہ کرنے کی ہے تاکہ مذہب سیاست کا ہتھیار نہیں بلکہ انسان کو انسان کے قریب لانے کا وسیلہ بن سکے۔ مذہبی احترام کو سیاسی عینک سے دیکھا جانا ایک عالمی اور تاریخی حقیقت ہے، اور موجودہ دور میں بھی مذہبی علامات، جذبات اور عقائد کا سیاسی مقاصد کے لیے استعمال ایک عام رجحان بن چکا ہے۔ جب مذہب اور سیاست آپس میں جڑتے ہیں، تو مذہبی احترام محض ایک اخلاقی قدر نہیں رہتا، بلکہ سیاسی فائدے یا نقصان کا ایک بڑا ذریعہ بن جاتا ہے۔ سیاسی جماعتیں اور رہنما اکثر اپنی مقبولیت بڑھانے یا کسی مخصوص طبقے کے ووٹ حاصل کرنے کے لیے مذہبی شعائر اور علامات کا سہارا لیتے ہیں۔ ایسی صورتحال میں کسی مذہبی معاملے کا احترام یا اس پر خاموشی، دونوں کا فیصلہ سیاسی نفع ونقصان کو دیکھ کر کیا جاتا ہے۔ جب مذہب کو سیاسی رنگ دیا جاتا ہے، تو معاشرے میں شدت پسندی بڑھنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ سیاسی رہنما اپنے بیانات کے ذریعے اکثریتی یا اقلیتی طبقے کے جذبات کو ابھارتے ہیں، جس سے سماجی ہم آہنگی متاثر ہوتی ہے اور مذہبی اقلیتوں کے تحفظ کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ سیاسی عینک سے دیکھنے کا ایک بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ "احترام" کی تعریف سیاسی ضرورت کے مطابق بدل جاتی ہے۔ کسی ایک واقعے پر ایک سیاسی گروہ اسے مذہبی آزادی کا نام دیتا ہے، جبکہ دوسرا گروہ اسے سیاسی لغزش یا تسلط کی کوشش قرار دیتا ہے۔ بہت سے محققین اور ماہرین، جیسے ریسرچر ڈاکٹر ناظر محمود، کا ماننا ہے کہ سماجی ہم آہنگی کے لیے سیاسی رہنماؤں اور رائے عامہ پر اثر انداز ہونے والے افراد کو مذہبی معاملات پر بہت احتیاط سے گفتگو کرنی چاہیے۔ سماجی اور آئینی ماہرین اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ریاست کو تمام شہریوں کو بغیر کسی مذہبی تفریق کے یکساں حقوق اور تحفظ فراہم کرنا چاہیے تاکہ مذہب کو سیاسی ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کا راستہ روکا جا سکے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۸ر ستمبر ۲۰۲۶

اتر پردیش میں عبادتگاہیں نشانہ پر

ملک کی سب سے بڑی ریاست اتر پردیش میں جس وقت سے آدتیہ ناتھ چیف منسٹر بنے ہیں اس وقت سے اقلیتوں کی عبادتگاہوں اور مذہبی مقامات کو نشانہ بنانے کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ کہیں سرکاری اراضی پر تعمیر کی بات کی جا رہی ہے تو کہیں اجازت کے بغیر تعمیر کا عذر پیش کیا جا رہا ہے۔ جو مساجد کئی برسوں سے بلکہ کئی دہوں سے موجود ہیں انہیں مسمار کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کی جا رہی ہے۔ کچھ صدیوں پرانے عبادتگاہوں اور مذہبی مقامات کو بھی شہید کر دیا گیا ہے۔ عدالتوں سے احکام حاصل کرنے کا عذر پیش کرتے ہوئے اس طرح کی کارروائیاں کی جا رہی ہیں۔ اتر پردیش جیسی ریاست میں جہاں انتہائی حساس فرقہ وارانہ ماحول ہے وہاں اس طرح کی کارروائیاں دراصل مسلمانوں میں عدم تحفظ کا احساس پیدا کرنے کی کوشش ہیں اور انہیں دوسرے درجہ کا شہری بنانے کے جذبہ کے تحت یہ کام کئے جا رہے ہیں۔ یہ بالکل درست ہے کہ جو غیر مجاز تعمیرات ہوئی ہیں اور جو تعمیرات سرکاری اراضیات پر قبضہ کر کے کی گئی ہیں انہیں منہدم کیا جانا چاہئے تاہم جہاں تک مذہبی معاملات کا سوال ہے تو اس تعلق سے تحمل اور رواداری کے ذریعہ کام کیا جانا چاہئے۔ اتر پردیش جیسی ریاست میں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں مکانات ایسے ہو سکتے ہیں جو غیر مجاز طور پر تعمیر کئے گئے ہیں۔ بے شمار مقامات پر سرکاری اراضیات پر قبضہ کر کے تعمیرات انجام دی گئی ہیں۔ کئی بڑی اور معروف تعمیرات ایسی بھی ہو سکتی ہیں جو منظورہ شرائط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کی گئی ہوں لیکن ان تمام میں کسی کو بھی نشانہ نہیں بنایا جا رہا ہے۔ کئی برسوں سے اگر کوئی سرکاری اراضیات پر قبضہ کر کے مکانات تعمیر کرتا ہے تو اس کے تعلق سے بھی ہمدردانہ رویہ اختیار کیا جاتا ہے۔ سرکاری اراضیات کی فیس عائد کرتے ہوئے انہیں باقاعدہ بنایا جاتا ہے اور یہی طریقہ کار مذہبی مقامات اور عبادتگاہوں کے معاملے میں بھی اختیار کیا جانا چاہئے لیکن اتر پردیش میں صرف مساجد اور درگاہوں اور دیگر مذہبی مقامات کو نشانہ بناتے ہوئے مسلمانوں کے خلاف کام کیا جا رہا ہے اور انہیں احساس کمتری کا شکار کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی جا رہی ہے۔ تازہ ترین کارروائی میں سہارنپور میں ضلع کلکٹریٹ کے احاطہ میں واقع ایک قدیم مسجد کو شہید کر دیا گیا۔ یہ مسجد کسی عام مقام پر نہیں بلکہ ضلع کلکٹریٹ کے حدود میں واقع تھی۔ اس کو بھی ایک ماہ قبل عدالت سے سرکاری زمین پر تعمیر مسجد قرار دیا گیا تھا۔ اس کے خلاف مسجد کمیٹی کی اپیل بھی یقینی طور پر خارج کر دی گئی تھی تاہم حکومت کو اس معاملے میں مذہبی رواداری کے ساتھ کام کرنا چاہئے تھا۔ اتر پردیش کی یوگی آدتیہ ناتھ کی جو حکومت ہے وہ محض مسلم دشمنی اور مسلم مخالف اقدامات پر انحصار کر رہی ہے۔ کٹر مذہبی منافرت کے ذریعہ مسلمانوں کو نشانہ بنانے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی جا رہی ہے۔ اتر پردیش جیسی ریاست میں ہزاروں مندر اور دیگر مذہبی مقام ایسے بھی ہو سکتے ہیں جو غیر مجاز تعمیر کئے گئے ہیں لیکن ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو رہی ہے۔ سیاسی قائدین اور خاص طور پر بی جے پی قائدین پر بھی سرکاری اراضیات کو ہڑپ لینے اور غیر مجاز تعمیرات کرنے کے الزامات ہیں اس کے باوجود انہیں نشانہ نہیں بنایا جاتا اور نہ ہی ان کے خلاف کسی طرح کی کوئی کارروائی کی جاتی ہے۔ محض اقلیتوں کو نشانہ بنانے کے جذبہ کے ساتھ مساجد اور درگاہوں وغیرہ کے خلاف اس طرح کی کارروائیاں کی جا رہی ہیں جبکہ ان سے گریز کیا جا سکتا تھا۔ عبادتگاہوں کو برقرار رکھنے کیلئے گنجائش نکالی جا سکتی تھی اور جو سرکاری اراضیات تھیں ان کی قیمت وصول کرنے پر اکتفاء کیا جا سکتا تھا۔ انصاف پسند انتظامیہ اس طرح کی کارروائی کرتا لیکن یوگی انتظامیہ اس کے برخلاف کام کر رہا ہے۔ سماجوادی پارٹی کی رکن پارلیمنٹ اقراء حسن اس مقام کا دورہ کرنا چاہتی تھیں۔ تاہم انہیں روک دیا گیا۔ انہیں دورہ تک کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ بھاری پولیس جمعیت کی موجودگی میں یہ کارروائی کی گئی ہے۔ اب جبکہ اتر پردیش میں آئندہ چند مہینوں میں اسمبلی انتخابات ہونے ہیں ایسے میں یوگی حکومت کی جانب سے اس طرح کے کئی اقدامات ہو سکتے ہیں اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو متاثر کرنے کے جذبہ کے تحت کام کیا جا سکتا ہے۔ ریاست کے عوام اور انصاف پسند طبقات کو اس سے چوکس رہنے کی ضرورت ہے۔ مذہبی مقامات کے تعلق سے منفی سوچ اور جذبہ رکھنے والی حکومت کو سبق سکھانے کی ضرورت ہے۔ سماج میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو بچانے کیلئے ووٹ دیا جانا چاہئے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

زوال امت کے دو اسباب:
دنیا سے محبت اور موت سے کراہیت

پوری دنیا پر مجموعی طور پر نگاہ ڈالی جائے، چاہے بات مسلم ممالک کی ہو یا پھر دوسرے ممالک جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں، ہر جگہ مسلمانوں کی اکثریت زوال کا شکار ہے اور اس زوال کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ قرآن وسنت کی حقیقی تعلیمات کو چھوڑ دینا اور عملی زندگی میں ان پر عمل نہ کرنا۔ دین میں ایسی چیزیں شامل کر لینا جن کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مسلک، زبان، اور علاقے کی بنیاد پر امت کا مختلف گروہوں اور فرقوں میں بٹ جانا۔ اسلامی اخوت کو بھلا کر شخصی، قومی اور سیاسی مفادات کو ترجیح دینا۔ سائنس، ٹیکنالوجی، اور جدید علوم میں پسماندگی اختیار کرنا۔ اجتہاد اور فکری آزادی کا دروازہ بند ہو جانا، جس کی وجہ سے امت علمی میدان میں پیچھے رہ گئی۔ مال و دولت کی ہوس اور عیش و آرام میں پڑ کر آخرت کو فراموش کر دینا۔ بزدلی اور تن آسانی، جہاد، محنت اور قربانی کے جذبے کا کمزور ہو جانا اور موت سے خوف کھانا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں زوال امت کے دو اسباب کا خاص طور پر ذکر کیا ہے اور ایک بہترین تشبیہ کے ذریعے اس بات کو گوش گزار کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب غیر مسلم قومیں تمہاری سرکوبی کے لیے ایک دوسرے کو بلائیں گی اور (پھر وہ سب مل جل کر) دھاوا بول دیں گی جیسا کہ بہت سے کھانے والے افراد ایک دوسرے کو بلا کر دسترخوان پر ٹوٹ پڑتے ہیں ایک آدمی نے عرض کیا حضور! کیا اس وقت ہماری تعداد تھوڑی ہوگی! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ اس وقت تم تعداد میں کثیر ہونگے لیکن تمہاری حیثیت سیلاب کے کوڑا کرکٹ اور جھاگ سے زیادہ نہ ہوگی اس وقت اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ ہوگا کہ دشمن قوتوں کے دل سے تمہارا رعب ختم ہو جائے گا اور تمہارے دل "وھن" کا شکار ہو جائیں گے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! وھن کسے کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا سے محبت اور موت سے کراہیت۔ (ابوداؤد) ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں پوری دنیا میں مسلمانوں کا کیا حال ہے غیر مسلم قوموں سے مسلمانوں کا رعب پوری طرح نکل چکا ہے اسی لیے امریکہ، یورپ اور اسرائیل جب چاہتے اور جہاں چاہتے ہیں مسلمانوں کو نشانہ بناتے رہتے ہیں۔ بین الاقوامی سطح پر سیاست میں کوئی ملک ان کا وزن محسوس کرتا ہے نہ ان کا احترام کرنے پر مجبور ہے۔ یہ اپنے حقوق سے دستبردار تو ہو سکتے ہیں لیکن ان کے بازو میں اتنی قوت نہیں ہے کہ کسی ظالم سے اپنا حق وصول کر سکیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ کیوں اور کیسے ہو رہا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ ان کے دل اللہ تعالیٰ کی محبت سے خالی اور دنیا کی محبت معمور ہیں۔

نیوارا کیمپس میں یومِ اساتذہ کا شاندار انعقاد

مالیگاؤں: نیوارا انگلش میڈیم اسکول میں انگلش میڈیم اور سیمی کے طلباء نے 5 ستمبر بروز سنیچر کو "یومِ اساتذہ" نہایت جوش وخروش اور خوشگوار ماحول میں منایا۔ اس موقع پر اساتذہ کے لیے بچوں کے ذریعے خوبصورت کلچرل پروگرام منعقد کیا گیا۔ تقریب کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ طلبہ نے اساتذہ کی محنت، محبت اور رہنمائی کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے تقاریر، نظمیں اور مختلف ثقافتی پروگرام پیش کیے۔ جہاں تشکر صاف عیاں تھا جس نے سامعین کا دل جیت لیا۔ نیز No Gift Culture پر عمل کرتے ہوئے طلبہ وطالبات کو تعلیم دی گئی کہ یوم اساتذہ دراصل اپنے اساتذہ کی محبت، رہنمائی اور محنت کے لیے تشکر وقدردانی کا دن ہے، نہ کہ تحائف دینے کا، اسی پر عمل کرتے ہوئے بچوں نے اساتذہ کے لیے رنگ برنگے وشنگ کارڈز بنائے۔ ننھے ننھے پری اسکول کے بچوں کے لیے اساتذہ نے "نالج ٹری" بنایا جس پر بچوں نے اپنے چھوٹے چھوٹے پیارے پیارے ہاتھوں سے tumb پرنٹ کر کے اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ اس دن کو نہایت خوشگوار بنانے اور اساتذہ کی محنت کو سراہنے کے لئے ان کی خدمت میں اسکول کی جانب سے تحائف پیش کئے گئے اور گل پوشی کر کے ان کی محنت و کاوشوں کو سراہا۔ پرنسپل شیبان سر نے آخر میں اسکول کی انتظامیہ اور تمام اساتذہ کو یوم اساتذہ کی مبارکباد پیش کی اور ان کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ آخر میں اساتذہ اور طلبہ کا شکریہ ادا کیا گیا۔ یہ تقریب خوشی، محبت اور احترام کے خوبصورت جذبات کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

تاریخ کا ایک تلخ سبق یہ ہے کہ جب قومیں اپنے اجتماعی مسائل سے غافل ہوجاتی ہیں تو پھر ان کے حقوق، ان کی شناخت اور ان کے ادارے ایک ایک کرکے کمزور ہوتے چلے جاتے ہیں۔ دشمن کی طاقت سے زیادہ خطرناک قوم کی اپنی بے حسی ہوتی ہے۔ اگر دل زندہ ہوں تو حالات کا رخ بدل سکتا ہے، لیکن اگر دل مردہ ہوجائیں تو عظیم ترین قومیں بھی تاریخ کے صفحات میں قصۂ پارینہ بن جاتی ہیں۔ آج ضرورت صرف جذباتی نعروں کی نہیں، بلکہ شعوری بیداری کی ہے۔ مساجد کی حفاظت صرف احتجاج سے نہیں ہوگی بلکہ تعلیم، اتحاد، قانونی شعور، سماجی استحکام اور مضبوط کردار سے ہوگی۔ ایک ایسا نوجوان جو علم سے آراستہ ہو، اپنے دین سے وابستہ ہو، آئین اور قانون سے واقف ہو، اور ملت کے مسائل کا ادراک رکھتا ہو، وہی قوم کا حقیقی محافظ بن سکتا ہے۔

مسلمانوں اگر ابھی نہ جاگے تو!

ڈاکٹر عبداللہ فیصل

ملت کے نوجوانوں کے نام ایک درد بھرا پیغام۔۔ملتِ اسلامیہ کے نوجوانو!!! علاء الدین محمد اکبر لکھتے ہیں کہ تاریخ کے اوراق گواہ ہیں کہ قومیں صرف اپنی عمارتوں سے زندہ نہیں رہتیں، بلکہ اپنے شعور، غیرت، اتحاد اور اجتماعی احساسِ ذمہ داری سے زندہ رہتی ہیں۔ جب کسی قوم کے دلوں سے دردِ ملت ختم ہوجائے، جب ظلم کی خبریں صرف سوشل میڈیا کی پوسٹ بن کر رہ جائیں، جب مقدسات پر حملے بھی جذبات کو نہ جھنجھوڑ سکیں، تو سمجھ لیجیے کہ خطرہ صرف عمارتوں کو نہیں بلکہ پوری قوم کے وجود کو لاحق ہو چکا ہے۔ آج ملک کے مختلف حصوں سے مساجد کے انہدام، ان کے خلاف کارروائیوں اور مذہبی شناخت پر حملوں کی خبریں مسلسل سامنے آرہی ہیں۔ سوال صرف یہ نہیں کہ ایک مسجد گرائی گئی یا دوسری، اصل سوال یہ ہے کہ کیا ہماری اجتماعی حساسیت بھی انہدام کا شکار ہوچکی ہے؟ مسجد صرف اینٹ، پتھر اور گنبد کا نام نہیں۔ مسجد ایمان کی علامت، تہذیب کی نشانی، تاریخ کی امانت اور امت کی روحانی شناخت ہوتی ہے۔ جب ایک مسجد کو نقصان پہنچتا ہے تو درحقیقت ایک قوم کے دل پر زخم لگتا ہے۔ لیکن افسوس کہ آج ہم میں سے اکثر اس زخم کو محسوس کرنے کے بجائے چند لمحوں کی تشویش کے بعد اپنی مصروفیات میں گم ہوجاتے ہیں۔ اے ملت کے غیور نوجوانو!۔

تاریخ کا ایک تلخ سبق یہ ہے کہ جب قومیں اپنے اجتماعی مسائل سے غافل ہوجاتی ہیں تو پھر ان کے حقوق، ان کی شناخت اور ان کے ادارے ایک ایک کرکے کمزور ہوتے چلے جاتے ہیں۔ دشمن کی طاقت سے زیادہ خطرناک قوم کی اپنی بے حسی ہوتی ہے۔ اگر دل زندہ ہوں تو حالات کا رخ بدل سکتا ہے، لیکن اگر دل مردہ ہوجائیں تو عظیم ترین قومیں بھی تاریخ کے صفحات میں قصۂ پارینہ بن جاتی ہیں۔ آج ضرورت صرف جذباتی نعروں کی نہیں، بلکہ شعوری بیداری کی ہے۔ مساجد کی حفاظت صرف احتجاج سے نہیں ہوگی بلکہ تعلیم، اتحاد، قانونی شعور، سماجی استحکام اور مضبوط کردار سے ہوگی۔ ایک ایسا نوجوان جو علم سے آراستہ ہو، اپنے دین سے وابستہ ہو، آئین اور قانون سے واقف ہو، اور ملت کے مسائل کا ادراک

رکھتا ہو، وہی قوم کا حقیقی محافظ بن سکتا ہے۔ یہ وقت ایک دوسرے پر الزام تراشی کا نہیں، بلکہ خود احتسابی کا ہے۔ ہمیں سوچنا ہوگا کہ ہم نے اپنی نئی نسل کو کیا دیا؟ کیا ہم نے انہیں صرف ڈگریاں دیں یا ملت کا درد بھی دیا؟ کیا ہم نے انہیں روزگار کی فکر سکھائی یا اپنی تہذیب و شناخت کی حفاظت کا شعور بھی دیا؟ اے ملت کے نوجوانو! تمہارے ہاتھوں میں صرف موبائل فون نہیں، جس کو استعمال کرنے لئے بے چین رہتے ہو۔ جس نے سکون واطمینان چھین لیا ہے رات کی نیند دن کا چین کو غارت کردیا ہے اے ملت کے غیور نوجوانو!! مستقبل کی باگ ڈور تمہارے ہاتھ میں ہے۔ تمہاری خاموشی بھی تاریخ لکھے گی اور تمہاری بیداری بھی۔ اگر آج تم نے علم، اتحاد، کردار اور اجتماعی شعور کا راستہ اختیار کیا تو آنے والی نسلیں تمہیں عزت سے یاد کریں گی۔ لیکن اگر تم نے بے حسی کو اپنا مقدر بنالیا تو تاریخ تم سے یہ سوال ضرور کرے گی کہ جب تمہاری شناخت کی علامتیں مٹائی جارہی تھیں، تب تم کیا کررہے تھے؟ آؤ عہد کریں کہ ہم نفرت کا جواب نفرت سے نہیں، بلکہ علم سے دیں گے؛ انتشار کا جواب اتحاد سے دیں گے؛ مایوسی کا جواب امید سے دیں گے؛ اور ہر آزمائش کا مقابلہ صبر، حکمت اور استقامت سے کریں گے۔ کیونکہ زندہ قوموں کی پہچان یہ نہیں کہ ان پر آزمائشیں نہیں آتیں، بلکہ یہ ہے کہ وہ ہر آزمائش کے بعد پہلے سے زیادہ بیدار، زیادہ متحد اور زیادہ مضبوط ہوکر ابھرتی ہیں۔ بقول علامہ اقبال

جہاں میں اہلِ ایماں صورتِ خورشید جیتے ہیں
ادھر ڈوبے، اُدھر نکلے، اُدھر ڈوبے، اُدھر نکلے

اے ملت کے شاہین صفت نوجوانو!! آج تمہاری غیرت وحمیت کہاں گئ تم ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے ہو مساجد ڈھائ جارہی ہیں تمہیں پاکستانی کہا جارہا ہے تمہارے بھائیوں کی ماب لنچنگ ہوتی ہے اور تم اغیار پر بھروسہ کرتے ہو کی ہمارے لئے یہ لڑیں گے اگر اب بھی نہ جاگے تو تماہری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں آؤ ہم عہد کریں کہ یہ ملک ہمارا ہے اس خون جگر سے ہم نے سینچا ہے ہم ملک پہ آنچ نہ آنے دیں گے ہم اپنے ایمان کی حفاظت ہم خود کریں گے یہ ملت اسلامیہ ہند کے ایک تازیانہء عبرت ہے کی مساجد مدارس ومکاتب منہدم کئے جارہے ہیں اور ملی قائدین سربرآوردہ شخصیتیں آپس میں مسلکی دہشت گردی میں مبتلاء ہیں مسلک مسلک کھیل رہے ہیں ملت کے ملی تشخص کو مٹایا جارہا ہے اور ہم ہاتھ ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں ہماری ملی غیرت کہاں گئ اگر ابھی نہ جاگے تو ہم مٹ جائیں گے تباہ وبرباد ہوجائیں گے اللہ ہمارے اندر اتفاق واتحاد پیدا کرے بغض وحسد کینہ وکپٹ عناد ودشمنی سے محفوظ رکھے اور ہمارے اندر اتحاد واتفاق پیدا کرے۔

آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ Instagram اور جمیۃ علماء ہند Facebook سمیت مختلف تنظیموں اور سیاسی رہنماؤں نے ملک کے مختلف حصوں میں مساجد، مدارس اور مذہبی مقامات کے خلاف ہونے والی حالیہ کارروائیوں پر شدید تشویش اور ردِعمل کا اظہار کیا ہے۔ ان کا مؤقف ہے کہ غیر قانونی تعمیرات یا دیگر وجوہات کی آڑ میں کی جانے والی یہ کارروائیاں اقلیتوں کے آئینی حقوق اور مذہبی آزادی کے خلاف ہیں۔ تنظیموں اور رہنماؤں کا احتجاج: مسلم پرسنل لاء بورڈ نے ان بلڈوزر کارروائیوں اور اوقاف کی املاک پر مبینہ قبضوں کے خلاف ایک ملک گیر عوامی تحریک کا اعلان کیا ہے۔ اس کے علاوہ، بی ایس پی صدر مایاوتی نے اتر پردیش (سہارنپور) میں مساجد کے خلاف جاری مہم پر سوال اٹھاتے ہوئے حکومت سے اس پر فوری روک لگانے کا مطالبہ کیا ہے۔ سرکاری انتظامیہ اور متعلقہ حکام کا عام طور پر یہ کہنا ہوتا ہے کہ یہ کارروائیاں کسی مخصوص مذہبی شناخت کو نشانہ بنا کر نہیں، بلکہ سرکاری زمینوں پر غیر قانونی قبضوں، تجاوزات کو ہٹانے اور قانون نافذ کرنے کے لیے کی جاتی ہیں۔ سینیئر وکلاء اور دانشوروں کا کہنا ہے کہ یہ معاملات صرف جائیداد کے تنازعات تک محدود نہیں ہیں، بلکہ ان سے ملک کی سماجی ہم آہنگی متاثر ہورہی ہے، اس لیے ان کے خلاف عدالتوں کے ذریعے قانونی جدوجہد جاری رکھنا ضروری ہے۔ جبکہ کچھ مذہبی رہنماؤں نے مسلمانوں کو بھی مشورہ دیا ہے کہ وہ مساجد و مدارس کی تعمیر میں قانونی پاسداری اور دستاویزات کا خاص خیال رکھیں

اتر پردیش میں مساجد اور اتراکھنڈ میں مدارس سے متعلق کارروائیاں!

افتخار احمد قادری

اتر پردیش میں اسمبلی انتخابات کی آہٹ جوں جوں قریب آتی محسوس ہورہی ہے سیاسی صف بندی، مذہبی نعروں اور فرقہ وارانہ موضوعات کی بازگشت بھی اسی قدر بلند ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔ ہندوستانی سیاست میں مذہب کا استعمال کوئی نئی روایت نہیں لیکن جب عبادت گاہیں انتخابی سیاست کا ایندھن بننے لگیں تو معاملہ سیاسی کشمکش تک محدود نہیں رہتا بلکہ معاشرتی ہم آہنگی، آئینی مساوات اور قانون کی بالادستی بھی سوالیہ نشان بن جاتی ہے۔ اس وقت اتر پردیش میں مساجد اور اتراکھنڈ میں مدارس سے متعلق کارروائیاں اسی وسیع تر سیاسی ماحول میں زیر بحث ہیں اس لیے ان معاملات کو جذبات کے بجائے انصاف، قانون اور مساوات کی کسوٹی پر پرکھنا ضروری ہے۔ سہارنپور کلکٹریٹ احاطے میں واقع قدیم مسجد کا انہدام اسی سلسلے کی تازہ مثال ہے۔ انتظامیہ کا موقف ہے کہ یہ تعمیر سرکاری زمین پر غیر مجاز طور پر قائم تھی اور عدالتی کارروائی کے بعد اسے ہٹایا گیا۔ دوسری جانب مسجد کے متولی اور بعض سیاسی رہنماؤں نے طریقہ کار پر سوالات اٹھائے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق ضلعی عدالت نے دو ستمبر کو مسجد انتظامیہ کی اپیل مسترد کرتے ہوئے سابقہ بے دخلی کے حکم کو برقرار رکھا جس کے بعد پانچ ستمبر کو بھاری پولیس نفری کی موجودگی میں مسجد کو منہدم کر دیا گیا۔ سرکاری موقف قانونی کارروائی کی تکمیل کا ہے جبکہ مسجد انتظامیہ کا دعویٰ ہے کہ مناسب قانونی موقع اور کارروائی کے تقاضے پورے نہیں کیے گئے۔ اس واقعے نے اس وقت ایک نیا رخ اختیار کیا جب ملبہ ہٹاتے ہوئے وہاں تقریباً بیس فٹ گہرا اور ڈیڑھ میٹر چوڑا ایک کنواں دریافت ہوا۔ اطلاعات کے مطابق کنواں ایک پتھر کی سل سے ڈھکا ہوا تھا اور ملبہ صاف کرتے وقت اس کا انکشاف ہوا۔ انتظامیہ نے اس کی قدامت اور تاریخی حیثیت معلوم کرنے کے لیے آثار قدیمہ کے ماہرین سے رجوع کرنے کی بات کہی ہے۔ اب اصل امتحان یہی ہے کہ اس کنویں کو تاریخ اور آثارِ قدیمہ کی تحقیق کا موضوع رہنے دیا جائے یا اسے بھی مذہبی کشمکش کا نیا عنوان بنا دیا جائے۔ ماضی میں مساجد، سرائے، باغات، حویلیوں اور دیگر قدیم عمارات کے قریب کنوؤں کا ہونا کوئی ناقابلِ تصور امر نہیں تھا۔ خصوصاً ایسی مساجد جہاں نمازیوں کے لیے وضو کا انتظام ضروری ہوتا تھا، وہاں پانی کے ذرائع کا موجود ہونا فطری بات تھی۔ لہٰذا محض ایک قدیم کنویں کی دریافت کو کسی دوسرے مذہبی دعوے کی بنیاد بنا دینا نہ تاریخی تحقیق ہے، نہ علمی دیانت۔ اگر کنویں کی کوئی غیر معمولی تاریخی حیثیت ہے تو ماہرین تحقیق کریں، عمر متعین کریں، شواہد سامنے لائیں اور پھر کوئی نتیجہ اخذ کیا جائے۔ قیاس آرائیوں، نعروں اور اشتعال انگیز دعووں سے تاریخ نہیں لکھی جاتی۔

مسئلہ صرف سہارنپور کی مسجد کا نہیں ہے۔ اصل سوال یہ ہے کہ کیا مذہبی عمارات کے معاملات کو یکساں قانونی اصولوں کے تحت دیکھا جارہا ہے؟ اگر کسی مسجد کی زمین، تعمیر یا دستاویزات کی قانونی حیثیت جانچنا ریاست کا حق ہے تو یہی اصول ہر مذہبی عمارت پر یکساں طور پر نافذ ہونا چاہیے۔ قانون کی اصل روح ہی یہی ہے کہ اس کے سامنے کسی عبادت گاہ، مذہب، جماعت یا فرد کے لیے الگ الگ پیمانے نہ ہوں۔ اتر پردیش میں قدیم مساجد کے سلسلے میں زمین کے مالکانہ حقوق، تعمیر کی اجازت اور دیگر دستاویزات کی جانچ کی بات سامنے آرہی ہے۔ یہاں یہ بات بھی ملحوظ رہنی چاہیے کہ کئی صدی قبل جب یہ مساجد تعمیر ہوئی ہوں گی، اس وقت آج کے طرز کے شہری نقشے، تعمیراتی اجازت نامے، رجسٹریشن کے پیچیدہ نظام اور جدید بلدیاتی ضوابط موجود نہیں تھے۔ اگر آج کے قوانین کے تحت تاریخی عمارات کا جائزہ لیا جائے تو حکومت کو اس امر کا بھی خیال رکھنا ہوگا کہ قدیم تعمیرات کی قانونی حیثیت کا تعین ان کے تاریخی تناظر اور اس وقت کے رائج قوانین و ریکارڈ کے مطابق کیا جائے نہ کہ موجودہ زمانے کے ہر ضابطے کو ماضی پر بعینہٖ منطبق کر دیا جائے۔ یہ سوال بھی اپنی جگہ اہم ہے کہ اگر تاریخی مساجد کی دستاویزات کی چھان بین کی جارہی ہے تو کیا یہی اصول تاریخی مندروں اور دیگر مذہبی مقامات کے بارے میں بھی اختیار کیا جارہا ہے؟ کسی مندر کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کرنا مقصد نہیں مقصد صرف مساوی قانون کا تقاضا ہے۔ اگر ریاست

واقعی غیر مجاز تعمیرات کے خلاف ہے تو اس کا معیار مذہب نہیں بلکہ قانون ہونا چاہیے۔ جو تعمیر قانونی ہے اسے تحفظ ملنا چاہیے اور جو غیر قانونی ثابت ہو، اس کے خلاف کارروائی بھی مقررہ قانونی طریقے سے ہونی چاہیے خواہ وہ مسجد ہو، مندر ہو، گردوارہ ہو یا کوئی دوسری عمارت۔

اسی دوران اتراکھنڈ میں مدارس کی جانچ اور غیر تسلیم شدہ اداروں کے خلاف کارروائی نے مسلم معاشرے میں تشویش پیدا کی ہے۔ تازہ اطلاعات کے مطابق ریاست میں بیس مدارس کی سرگرمیاں بند کی گئی ہیں، جن میں سترہ کو سربمہر کیا گیا جبکہ تین کے منتظمین نے خود تدریسی سرگرمیاں بند کرنے کے تحریری بیانات دیے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ یہ کارروائی مقررہ تعلیمی معیار اور منظوری کے تقاضے پورے نہ کرنے والے اداروں کے خلاف ہے۔ اتراکھنڈ میں صورت حال کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ یکم جولائی 2026 سے سابق مدرسہ بورڈ کو ختم کرکے تمام چھ تسلیم شدہ اقلیتی برادریوں کے تعلیمی اداروں کے لیے ایک مشترکہ ریاستی اتھارٹی قائم کی گئی ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ اس کا مقصد اقلیتی تعلیمی اداروں کے لیے ایک متحد اور شفاف نظام قائم کرنا ہے۔ لہٰذا اصولی طور پر تعلیمی معیار، اساتذہ کی اہلیت، مالی شفافیت اور قانونی شناخت کا مطالبہ بذاتِ خود غیر معقول نہیں؛ اصل سوال اس کے نفاذ کے طریقۂ کار اور یکساں اطلاق کا ہے۔

آج ہندوستان کے بہت سے مدارس میں دینی تعلیم کے ساتھ عصری مضامین بھی پڑھائے جاتے ہیں۔ اگر کوئی ادارہ قانونی تقاضے پورے نہیں کرتا تو حکومت اسے ضابطے کے مطابق اصلاح کا موقع دے، دستاویزات مکمل کرنے کی مہلت دے اور ضرورت پڑنے پر قانونی کارروائی کرے؛ لیکن کسی تعلیمی ادارے کو محض اس کی مذہبی شناخت کی وجہ سے مشتبہ نگاہ سے دیکھنا یا اسے اجتماعی طور پر بدنام کرنا انصاف کے تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں۔ یہاں ریاستی انتظامیہ سے ایک بنیادی سوال ضرور کیا جانا چاہیے کہ رجسٹریشن، مالی شفافیت اور قانونی دستاویزات کے اصول کیا تمام مذہبی و سماجی تنظیموں پر یکساں لاگو ہوتے ہیں؟ مثال کے طور پر راشٹریہ سویم سیوک سنگھ سمیت کسی بھی بڑی تنظیم کے قانونی، مالی یا ٹیکس سے متعلق معاملات پر گفتگو ثبوت اور سرکاری ریکارڈ کی بنیاد پر ہونی چاہیے۔ محض یہ کہنا کہ فلاں تنظیم غیر رجسٹرڈ ہے، کروڑوں کا بجٹ رکھتی ہے اور ٹیکس نہیں دیتی، اس وقت تک قطعی الزام نہیں بن سکتا جب تک مستند دستاویزات موجود نہ ہوں۔ تاہم اصولی سوال ضرور برقرار رہتا ہے کہ حکومت اگر مالی شفافیت اور قانونی شناخت کے نام پر مدارس کی جانچ کر سکتی ہے تو تمام بڑی سماجی و مذہبی تنظیموں کے مالی معاملات کی جانچ بھی یکساں شفاف معیار کے تحت ہونی چاہیے۔ خود محکمۂ انکم ٹیکس کی ہدایات میں بھی واضح ہے کہ ٹیکس چھوٹ کا دعویٰ کرنے والے ٹرسٹوں اور اداروں کے لیے متعلقہ قانونی رجسٹریشن اور شرائط پوری کرنا ضروری ہیں۔ یہی اصول جمہوریت کی اصل روح ہے: قانون سب کے لیے ایک ہو۔ اگر ایک مدرسے سے مالی حساب مانگا جائے تو دوسرے ادارے سے بھی مانگا جاسکتا ہے؛ اگر ایک مسجد کی زمین کا ریکارڈ طلب کیا جائے تو دوسرے مذہبی مقام کے ریکارڈ کی بھی جانچ ممکن ہے؛ اگر ایک ادارے کو رجسٹریشن کی شرط پوری کرنے کا پابند کیا جائے تو یہی تقاضا ہر ادارے پر نافذ ہونا چاہیے۔ امتیازی نفاذ قانون کی قوت کو کمزور کرتا ہے اور معاشرے میں یہ احساس پیدا کرتا ہے کہ قانون انصاف کے بجائے شناخت دیکھ کر حرکت کرتا ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ سیاسی جماعتیں ایسے معاملات سے خود کو الگ نہیں رکھ پاتیں۔ سہارنپور کے واقعے پر سماج وادی پارٹی، کانگریس اور دیگر سیاسی حلقوں کی جانب سے اعتراضات سامنے آئے ہیں۔ اکھلیش یادو نے کارروائی کو سیاسی تناظر میں تنقید کا نشانہ بنایا، جبکہ کانگریس کے رکن پارلیمان عمران مسعود نے قانونی چارہ جوئی کی بات کی ہے۔ لیکن مسلمانوں کو سیاسی جماعتوں کے اس طرزِ عمل کو بھی غیر معمولی عقیدت کی نگاہ سے نہیں دیکھنا چاہیے۔ انتخابی موسم میں سیاسی جماعتیں عوامی جذبات کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے مذہبی معاملات کو موضوع بناتی رہی ہیں؛ انتخابات گزرنے کے بعد یہی جوش اکثر ماند پڑ جاتا ہے۔

مسلمانوں کے لیے اس معاملے میں سب سے زیادہ قابلِ غور بات یہی ہے کہ مساجد کو سیاسی اکھاڑا نہ بنایا جائے۔ مسجد اللہ کا گھر ہے، کسی سیاسی جماعت کی جاگیر نہیں۔ نہ مسجد کسی جماعت کا انتخابی دفتر ہے نہ کسی امیدوار کے ووٹ حاصل کرنے کا وسیلہ۔ مسجد کی حرمت کو سیاسی نعروں، جلسوں، اشتعال انگیز بیانات اور انتخابی مفادات سے بلند رکھنا چاہیے۔ جو لوگ مسجد کے نام پر سیاست کرتے ہیں، انہیں بھی سوچنا چاہیے کہ کیا وہ واقعی مسجد کی خدمت کررہے ہیں یا اسے اپنے سیاسی مقاصد کا وسیلہ بنا رہے ہیں؟ یہاں مسلم معاشرے کی ذمہ داری بھی کم نہیں۔ اگر کسی مسجد کے خلاف قانونی کارروائی ہو تو اس کا جواب قانون کے دائرے میں دیا جائے۔ دستاویزات جمع کی جائیں، ماہرین قانون سے مشورہ کیا جائے، عدالتوں سے رجوع کیا جائے اور آئینی حقوق کا دفاع کیا جائے۔ احتجاج اگر ضروری ہو تو پُرامن اور آئینی ہو۔ کسی اشتعال، تصادم یا نفرت کو جگہ نہ دی جائے۔ مسجد کے تحفظ کے نام پر ایسا کوئی اقدام نہ کیا جائے جو خود مسلمانوں کے خلاف قانونی کارروائی کا سبب بن جائے۔

قرآن مجید کا اصول واضح ہے: "بے شک تمہارے رب کی پکڑ بہت سخت ہے" انسان اقتدار میں ہو یا اقتدار سے باہر، آج طاقتور ہو یا کل کمزور، تاریخ کا پہیہ ہمیشہ ایک سمت نہیں گھومتا۔ اقتدار عارضی ہے، منصب عارضی ہے، سیاسی غلبہ عارضی ہے، مگر ظلم اور انصاف کے نتائج باقی رہتے ہیں۔ اس لیے کسی بھی حکومت کو یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ طاقت ہمیشہ ایک ہی ہاتھ میں رہے گی اور کسی بھی سیاسی جماعت کو یہ گمان نہیں ہونا چاہیے کہ آج کا اقتدار دائمی ہے۔ مساجد کے انہدام کو فتح، مدارس کی بندش کو کامیابی اور مذہبی جذبات کے استحصال کو سیاسی حکمتِ عملی سمجھنا کسی بھی جمہوری معاشرے کے لیے نیک شگون نہیں۔ ریاست کا وقار اس وقت بلند ہوتا ہے جب وہ طاقت کے بجائے قانون پر اعتماد کرے اور حکومت کی عظمت اس وقت ثابت ہوتی ہے جب وہ اپنے مخالف سے بھی انصاف کرے۔ بلڈوزر کسی عمارت کو منہدم کرسکتا ہے، مگر دلوں میں پیدا ہونے والے شکوک کو بلڈوزر سے ختم نہیں کیا جاسکتا۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ اتر پردیش کی حکومت ہو یا اتراکھنڈ کی، وہ مذہبی حساسیت کے معاملات میں غیر معمولی احتیاط سے کام لے۔ عدالتی احکام کا احترام اپنی جگہ، انتظامی اختیار اپنی جگہ، مگر ہر کارروائی میں شفافیت، قانونی تقاضوں کی تکمیل، فریقین کو مناسب موقع اور یکساں معیار لازمی ہونا چاہیے۔ اگر کسی مسجد کے بارے میں شکایت ہے تو تحقیق ہو، اگر مدرسے میں بے ضابطگی ہے تو اصلاح کا موقع دیا جائے، اگر مالی معاملہ مشتبہ ہے تو دستاویزی تفتیش کی جائے؛ مگر مذہبی شناخت کو جرم کا قائم مقام نہ بنایا جائے اور سیاسی جماعتوں سے بھی یہی کہنا چاہیے کہ خدا کے لیے مساجد کو سیاست کا اکھاڑا نہ بنائیں۔ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو انتخابی منشور، جلسوں کے نعروں اور ووٹوں کی سودے بازی کا ذریعہ نہ بنایا جائے۔ اگر کسی سیاسی جماعت کو واقعی مسجدوں کی فکر ہے تو وہ انتخابی موسم ختم ہونے کے بعد بھی آئینی، قانونی اور پارلیمانی سطح پر اس مسئلے کو اٹھائے۔ اگر کسی کو واقعی مسلمانوں کے تعلیمی اداروں کی فکر ہے تو وہ مدارس کے لیے بہتر تعلیمی نظام، شفاف رجسٹریشن اور جدید تعلیمی سہولتوں کا مطالبہ کرے، محض جذباتی بیانات نہ دے۔ مسلمانوں کو بھی یہ سمجھنا ہوگا کہ ان کی سب سے بڑی قوت محض انتخابی ووٹ نہیں بلکہ ایمان، علم، قانون پسندی، اتحاد، اخلاق اور صبر ہے۔ نماز کی پابندی، دین کی پاسداری، اپنے معاملات میں دیانت، بچوں کی تعلیم، قانونی شعور اور معاشرتی ذمہ داری وہ راستے ہیں جن سے ملت مضبوط ہوتی ہے۔ باقی معاملات اللہ تعالیٰ کے سپرد کیے جائیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ظلم کے خلاف قانونی جدوجہد ترک کردی جائے؛ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جدوجہد بھی اللہ پر توکل، عقل و دانش اور آئینی دائرے کے اندر رہ کر کی جائے۔ سہارنپور کا کنواں اگر تاریخی ہے تو تاریخ اسے ثابت کرے گی اگر مسجد کی تعمیر کے بارے میں کوئی قانونی مسئلہ ہے تو عدالت اور قانون فیصلہ کریں گے، اگر مدارس میں بے ضابطگی ہے تو شفاف تحقیق کے ذریعے اسے سامنے لایا جائے گا۔ لیکن کسی بھی معاملے کو مذہبی جنون، افواہ اور سیاسی مفاد کی بھٹی میں جھونک دینا ملک کے لیے نقصان دہ ہوگا۔ اتر پردیش کے انتخابی موسم میں اگر مسجدیں پھر سیاسی نعرے بنیں گی تو نقصان صرف مسلمانوں کا نہیں ہوگا؛ اس سے ہندوستان کی مشترکہ تہذیب، باہمی اعتماد اور جمہوری روح بھی مجروح ہوگی۔ اس لیے وقت کا تقاضا ہے کہ عبادت گاہوں کو انتخابی سیاست سے دور رکھا جائے، مدارس کو تعلیمی اداروں کی حیثیت سے دیکھا جائے اور ہر مذہب کے اداروں کے لیے قانون کا ایک ہی پیمانہ مقرر کیا جائے۔

غزل

زخم اتنے تو لگے ہوں کہ بدن چور لگے
آدمی عشق میں ایسا ہو کہ منصور لگے

وہ ازل سے تری آواز کو ترسے ہوئے ہم
کوہ کوئی بھی نظر آئے ہمیں طور لگے

تیرے یوں گھات لگانے پہ تجھے داد مگر
تیرے سب تیر نشانے سے بہت دور لگے

انکساری کا لبادہ بھی نہ اوڑھے وہ شخص
اس سے کہیو کہ اگر ہے تو وہ مغرور لگے

میں کسی طور ،، ثمر بار ،، نہیں ہو پایا
ورنہ مجھ پیڑ کی شاخوں پہ کئی بور لگے

عشق میں وصل پہاڑوں کی طرح ہوتا ہے
کوئی جتنا بھی چلے اس کی طرف، دور لگے

شاھد اقدس

فتنوں کے نرغے میں بیٹیاں ذمہ دار کون۔؟

محمد فقیہ القمر ثقافی

وندے بھارت ایکسپریس میں کولکاتا سے اڈیشا کے شہر کٹک کی طرف سفر جاری ہے۔ کھڑکی کے باہر بدلتے ہوئے مناظر اپنی رفتار سے گزر رہے ہیں اور میں موبائل کی اسکرین پر نظریں جمائے بیٹھا تھا کہ اچانک ایک ایسی خبر سامنے آگئی جس نے دل کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ چند لمحوں کے لیے یوں محسوس ہوا جیسے سینے کے اندر کوئی خاموش طوفان انگڑائی لے رہا ہو۔ آنکھیں خبر پڑھ رہی تھیں مگر دل کسی اور ہی کرب میں مبتلا تھا۔ یہ کوئی پہلی خبر نہیں تھی، ایسی دو چار خبریں روز ہی پڑھنے اور سننے کو مل جاتی ہیں، مگر ہر بار دل کے کسی گوشے میں ایک نیا سوال جنم لیتا ہے کہ آخر ہم کریں تو کیا کریں۔ کب تک صرف خبریں پڑھ کر افسوس کرتے رہیں گے اور کب تک ہماری بیٹیاں فریب، جذباتی استحصال، غلط صحبت اور دینی کم علمی کے ہاتھوں اپنے ایمان اور مستقبل کو خطرے میں ڈالتی رہیں گی۔ اسی اضطراب میں میں اپنے سے بڑے، صاحب علم اور مہذب دانش وروں سے مشورہ کرتا ہوں، ائمہ کرام کی توجہ اس جانب مبذول کراتا ہوں اور اپنی بساط بھر یہ کوشش کررہا ہوں کہ خواتین کے لیے ہفتہ واری اجتماعات کا سلسلہ قائم ہو، جہاں انہیں وقت کے چیدہ چیدہ مسائل، بدلتے ہوئے حالات اور ان فتنوں سے آگاہ کیا جاسکے جو خاموشی سے ہماری نسلوں کے دروازے پر دستک دے رہے ہیں۔ میرا یقین ہے کہ اگر اس مشن میں اہل علم، ائمہ، والدین، خواتین اور معاشرے کے باشعور افراد اخلاص کے ساتھ ایک قدم آگے بڑھائیں تو باطل قوتوں کی گندی نگاہوں کے سامنے، ہم ایک مضبوط حصار قائم کرسکتے ہیں اور اپنی بیٹیوں کے ایمان، عزت اور مستقبل کی حفاظت کے لیے مؤثر کردار ادا کرسکتے ہیں۔ یہ درد صرف ایک خبر کا درد نہیں بلکہ ایک پوری نسل کے مستقبل کی فکر ہے۔ آج ہماری بعض بچیاں سوشل میڈیا کی چمک دمک، جھوٹی محبت، مصنوعی آزادی، غلط صحبت اور جذباتی وابستگی کے ایسے جال میں پھنس جاتی ہیں جہاں ابتدا چند پیغامات، چند تعریفی جملوں اور چند ہمدردانہ باتوں سے ہوتی ہے، پھر آہستہ آہستہ اعتماد قائم کیا جاتا ہے، گھر والوں سے دوری پیدا کی جاتی ہے، دینی اقدار کو فرسودہ ثابت کرنے کی کوشش ہوتی ہے اور آخر کار ایک ایسی ذہنی کیفیت پیدا کردی جاتی ہے جس میں لڑکی اپنے ایمان اور خاندان کو رکاوٹ اور ایک اجنبی تعلق کو نجات سمجھنے لگتی ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں والدین، ائمہ، اساتذہ اور پورے معاشرے کو بیدار ہونے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اپنی بیٹیوں کو صرف یہ نہیں بتانا کہ کیا حرام ہے اور کیا حلال، بلکہ انہیں یہ بھی سمجھانا ہے کہ اسلام نے انہیں کیا دیا ہے۔ وہ اس دین میں پیدا ہوئی ہیں جس نے بیٹی کو بوجھ نہیں رحمت قرار دیا، جس نے عورت کو عزت دی، وراثت کا حق دیا، نکاح میں اس کے حقوق متعین کیے، مہر کو اس کا حق بنایا، ماں کے مقام کو بلند کیا اور عورت کو کسی کی ملکیت یا خواہش کی چیز نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مکرم بندی قرار دیا۔ اسلام نے اس دور میں بیٹی کے وجود کو عزت دی جب دنیا کے مختلف معاشروں میں عورت کے بنیادی حقوق بھی پامال تھے۔ اے مسلمان بیٹی، تمہاری اصل قدر کسی انسان کی نگاہ میں نہیں بلکہ اس رب کے نزدیک ہے جس نے تمہیں پیدا کیا۔ تم کسی کی وقتی محبت کی محتاج نہیں، تم کسی کے چند خوب صورت الفاظ کے بدلے اپنی شناخت قربان کرنے والی نہیں، تم اس نبی کریم ﷺ کی امت کی بیٹی ہو جنہوں نے عورت کے ساتھ حسن سلوک کو ایمان اور اخلاق کا حصہ بنایا۔ اگر کوئی شخص تم سے محبت کے نام پر تمہیں اپنے دین، اپنے والدین اور اپنی پاکیزہ شناخت سے کاٹنے کی کوشش کرے تو ذرا رک کر سوچنا کہ جو تعلق تمہیں تمہارے رب سے دور کررہا ہے وہ تمہارے لیے کتنی بڑی آزمائش ہوسکتا ہے۔ محبت بری نہیں، مگر محبت کی بھی ایک حدود ہوتی ہیں، نکاح پاکیزہ محبت کا راستہ ہے، خاندان اس کی حفاظت ہے اور دین اس کی بنیاد ہے۔ جو شخص واقعی تمہاری عزت چاہتا ہے وہ تمہیں چھپ چھپ کر تعلقات کی طرف نہیں دھکیلے گا بلکہ عزت کے راستے سے تمہارے گھر والوں کے سامنے آئے گا۔ اس لیے اپنی زندگی کے بڑے فیصلے جذبات کے طوفان میں نہیں بلکہ ایمان، عقل، مشورے اور کردار کی روشنی میں کرنا ضروری ہے۔ مسلمان بچیوں کو ارتداد اور فکری گمراہی سے بچانے کے لیے سب سے پہلی ضرورت مضبوط دینی بنیاد ہے۔ ہر بچی کو اپنے عقیدے کا بنیادی علم ہونا چاہیے، قرآن مجید صرف تلاوت کے لیے نہیں بلکہ اس کے مفہوم اور پیغام کو سمجھنے کے لیے پڑھنا چاہیے، سیرت مصطفیٰ ﷺ اور صحابیات کی زندگیاں مطالعے کا حصہ بننی چاہئیں، نماز سے تعلق مضبوط ہونا چاہیے اور دینی سوالات کو دبانے کے بجائے مستند علما اور عالمات سے پوچھنے کا ماحول پیدا ہونا چاہیے۔ والدین اپنی بیٹیوں کے موبائل کی نگرانی ضرور کریں مگر صرف موبائل کی نگرانی کافی نہیں، ان کے دل کی کیفیت بھی جانیں، ان کے دوستوں کو سمجھیں، ان کے سوالات سنیں اور ایسا اعتماد پیدا کریں کہ اگر کوئی شخص انہیں جذباتی طور پر متاثر کرنے کی کوشش کرے تو وہ خوف کے بغیر فوراً اپنے والدین سے بات کرسکیں۔ بچیوں کو یہ احتیاط بھی سکھائی جائے کہ کسی اجنبی شخص سے غیر ضروری نجی گفتگو نہ کریں، اپنی تصاویر، ذاتی معلومات اور گھر کے حالات کسی غیر متعلق فرد سے شیئر نہ کریں، خفیہ تعلق کو محبت کا نام نہ دیں، کسی کے دباؤ میں آکر گھر سے دور نہ جائیں اور اگر کوئی شخص مذہب، والدین یا خاندان کے خلاف مسلسل ذہن سازی کرے تو فوراً کسی قابل اعتماد فرد کو اطلاع دیں۔ سوشل میڈیا پر ملنے والے ہر شخص کو قابل اعتماد سمجھ لینا خطرناک ہوسکتا ہے، اس لیے کسی بھی تعلق کو زندگی کا فیصلہ بنانے سے پہلے حقیقی کردار، ذمہ داری، خاندان، اخلاق اور مستقبل کے ارادوں کو سمجھنا ضروری ہے۔ اگر کسی بچی کے دل میں اسلام کے بارے میں کوئی سوال پیدا ہوجائے تو اسے ڈانٹ کر خاموش نہ کیا جائے بلکہ محبت اور دلیل کے ساتھ جواب دیا جائے، کیوں کہ سوال کا صحیح جواب ایمان کو مضبوط کرسکتا ہے اور سوال کو دبانے سے غلط لوگوں کو اسے اپنے مفاد میں استعمال کرنے کا موقع مل سکتا ہے۔ ائمہ مساجد کو چاہیے کہ وہ خواتین کی دینی تعلیم کے لیے مستقل اجتماعات کا اہتمام کریں، علما اور عالمات نوجوان نسل کے فکری سوالات پر گفتگو کریں، مدارس اور تعلیمی ادارے بچیوں کو دینی شعور کے ساتھ عصر حاضر کے مسائل سے بھی آگاہ کریں اور والدین اپنی مصروف زندگی میں بیٹیوں کے لیے وقت نکالیں۔ اگر کوئی لڑکی غلط راستے پر چلی بھی جائے تو اسے گالی، طعنہ اور رسوائی کے حوالے کرنے کے بجائے حکمت، محبت اور خیر خواہی سے واپس لانے کی کوشش ہونی چاہیے۔ اللہ کی رحمت سے مایوسی اسلام کا مزاج نہیں، توبہ اور رجوع کا دروازہ ہمیشہ امید دلاتا ہے۔ ہمیں اپنی بیٹیوں کو خوف کے حصار میں نہیں بلکہ ایمان کے نور میں مضبوط کرنا ہے، انہیں دنیا سے نفرت نہیں بلکہ دنیا کو سمجھنے کا شعور دینا ہے، انہیں دوسروں کے خلاف نفرت نہیں بلکہ اپنے عقیدے سے محبت سکھانی ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ایک صالح اور باشعور بیٹی صرف اپنے آپ کو نہیں بچاتی بلکہ آنے والی نسلوں کی محافظ بنتی ہے، کیوں کہ آج کی بیٹی کل کی ماں ہے اور ماں کی گود ہی پہلی درس گاہ ہوتی ہے۔ وندے بھارت ایکسپریس اپنی منزل کی طرف رواں ہے، باہر کے مناظر مسلسل بدل رہے ہیں مگر میرے ذہن میں وہی سوال گردش کررہا ہے کہ ہماری بیٹیوں کے مستقبل کے مناظر کیسے ہوں گے۔ کیا ہم صرف ایسی خبریں پڑھ کر چند لمحوں کے لیے افسوس کرتے رہیں گے یا اپنے حصے کی ذمہ داری بھی ادا کریں گے۔ یہ وقت کسی ایک گھر، کسی ایک شہر یا کسی ایک خاندان کو مورد الزام ٹھہرانے کا نہیں بلکہ اجتماعی بیداری کا ہے۔ ہمیں اپنی بیٹیوں کو دین سے جوڑنا ہوگا، مگر محبت کے ساتھ، علم دینا ہوگا حکمت کے ساتھ، احتیاط سکھانی ہوگی، اعتماد چھینے بغیر، ان کے سوالات سننے ہوں گے، انہیں غلط ہاتھوں میں جانے سے بچانا ہوگا۔ ہمیں اپنی مسجدوں کو صرف نماز کی جگہ نہیں بلکہ تربیت کے مراکز بنانا ہوگا، خواتین کے اجتماعات کو رسمی مجلس نہیں بلکہ فکری اور اخلاقی تربیت کا ذریعہ بنانا ہوگا، گھروں میں قرآن کی تلاوت کے ساتھ قرآن کا فہم پیدا کرنا ہوگا اور اپنی بچیوں کو یہ احساس دینا ہوگا کہ ان کی سب سے بڑی طاقت ان کا ایمان، علم، کردار اور خودداری ہے۔ اگر ہم نے آج اپنی بیٹیوں کے دل تک پہنچنے کی کوشش کی تو کل شاید بہت سے گھر اجڑنے سے بچ جائیں، اگر ہم نے آج ان کے سوالات کے جواب دیے تو کل کوئی فریب کار ان سوالات کو اپنے مفاد کے لیے استعمال نہیں کرسکے گا، ہم نے آج انہیں اسلام کی خوب صورتی سمجھادی تو کل کوئی مصنوعی آزادی انہیں اپنی طرف متوجہ نہیں کرسکے گی۔ اے مسلمان بیٹی، تمہیں اللہ تعالیٰ نے کروڑوں نعمتوں کے درمیان اسلام کی نعمت عطا کی ہے۔

جہاں نیت نہیں، وہاں جوابدہی نہیں، ستیہ نکیتن حادثہ پر راہل گاندھی کا سخت ردعمل

راہل گاندھی نے کہا کہ 'جوابدہی کا مطالبہ کرنے پر وزیراعظم خود آپ کو 'دماغی نکسل، ناراض پھوپھا' جیسے توہین آمیز تمغے دے دیتے ہیں

راہل گاندھی نے کہا کہ ''جوابدہی کا مطالبہ کرنے پر وزیراعظم خود آپ کو 'دماغی نکسل، ناراض پھوپھا' جیسے توہین آمیز تمغے دے دیتے ہیں۔ مقصد، سوال پوچھنے والوں کو شرمندہ کرو، بدنام کرو اور خاموش کرا دو۔'' کانگریس نے پیر کو ستیہ نکیتن میں پی جی کی عمارت منہدم ہونے کے واقعہ پر بی جے پی کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رہنما راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ ''ہر بار بی جے پی حکومت کا وہی شرمناک پیٹرن، حادثات سے پہلے روک تھام نہیں، ان کے بعد بیان بازی ہوتی ہے، کچھ چھوٹے افسران پر ذمہ داری ڈال دی جاتی ہے اور اصل گنہگار جوابدہی سے آزاد رہتے ہیں۔'' راہل گاندھی اپنی پوسٹ میں مزید لکھتے ہیں کہ ''ستیہ نکیتن میں طلبہ سے بھری عمارت کا گرنا کوئی اکلوتا سانحہ نہیں ہے۔ گزشتہ 4 مہینوں میں سید العجائب میں ایسے ہی ایک سانحہ میں 6 افراد کی موت ہوئی اور حوض رانی میں آگ نے 22 جانیں لے لیں۔ ہر بار زندگیاں، خواب اور ارمان ملبے میں دب جاتے ہیں اور ہر بار کارروائی غائب رہتی ہے۔'' ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ ''جوابدہی کا مطالبہ کرنے پر وزیراعظم خود آپ کو 'دماغی نکسل، ناراض پھوپھا' جیسے توہین آمیز تمغے دے دیتے ہیں۔ مقصد، سوال پوچھنے والوں کو شرمندہ کرو، بدنام کرو اور خاموش کرا دو۔'' کانگریس لیڈر نے اپنی 'ایکس' پوسٹ میں یہ بھی لکھا کہ ''12 سال میں یہ حکومت دنیا بھر کی باتیں کر کے آپ کو گول گول گھماتی رہی، لیکن اصل مسئلے کی بات نہیں کی۔ دہلی میں 'ٹرپل انجن' کی حکومت ہے، تو اب کس بات سے لاچار ہے؟ لاچاری ہے نیت کی، کیونکہ جہاں نیت نہیں ہوتی، وہاں جوابدہی بھی نہیں ہوتی۔'' پوسٹ کے آخر میں راہل گاندھی نے لکھا 'دیئر از نو اکاؤنٹیبلٹی' یعنی کوئی جوابدہی نہیں ہے۔ راہل گاندھی کے علاوہ کانگریس کے نوجوان لیڈر کنہیا کمار نے بھی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ ''ملک کے ہر طالب علم کے لیے سستی رہائش کا انتظام کیا جائے اور رینٹ کنٹرول ایکٹ لایا جائے۔ سوال وزیراعظم نریندر مودی، وزیر داخلہ امت شاہ، وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا، اراکین اسمبلی، میئر، کونسلر اور ایم سی ڈی کمشنر سے پوچھا جائے گا۔ سوال وزیراعظم مودی کی قصیدہ خوانی کرنے والے دہلی یونیورسٹی کے وائس چانسلر یوگیش سنگھ سے بھی پوچھا جائے گا۔'' ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ''ہمیں لیپا پوتی کی کارروائی سے بچنا ہوگا اور جوابدہی طے کرنی ہوگی۔ نریندر مودی اپنا پی آر کرنے ایس آر سی گئے، تو ستیہ نکیتن کیوں نہیں گئے؟ 'شکشت بھارت' سے 'وکست بھارت' بنے گا، جھوٹ اور پی آر سے ہندوستان کا بھلا نہیں ہوگا۔ اس لیے ہم 'چھاتروں کی گونج' کے ذریعہ طلبہ سے جڑے مسائل اور تعلیمی نظام کی آواز اٹھا رہے ہیں۔'' واضح رہے کہ دہلی کے ستیہ نکیتن علاقے میں کل 6 ستمبر کو پیش آنے والے عمارت گرنے کے حادثے کے بعد جاری ریسکیو آپریشن مکمل کر لیا گیا ہے۔ دہلی پولیس کے مطابق امدادی کارروائی کے دوران ملبے میں پھنسے تمام افراد کو نکال لیا گیا ہے اور اب کسی شخص کے ملبے میں دبے ہونے کا امکان نہیں ہے۔ حادثے میں 7 افراد کی موت ہوئی ہے، جبکہ 5 زخمیوں کا اسپتال میں علاج جاری ہے۔ زخمیوں میں سے 3 کی حالت تشویش ناک بتائی گئی ہے۔ دہلی پولیس کے مطابق عمارت گرنے کی اطلاع ملنے کے بعد این ڈی آر ایف، دہلی پولیس، فائر ڈپارٹمنٹ، ضلعی انتظامیہ اور محکمہ صحت کی ٹیموں نے مشترکہ طور پر ریسکیو آپریشن شروع کیا۔ امدادی اہلکاروں نے ملبے میں پھنسے افراد کی تلاش کے لیے مسلسل کارروائی کی اور کئی افراد کو بحفاظت باہر نکال کر اسپتال منتقل کیا۔ حادثے کے بعد مجموعی طور پر 12 افراد کو علاج کے لیے اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔

اب کوئی جگہ محفوظ نہیں ہے

دفاعی سربراہ نے جدید جنگ کے چیلنجوں کی فہرست پیش کی

نئی دہلی: چیف آف ڈیفنس اسٹاف (سی ڈی ایس) جنرل این ایس راجہ سبرامانی نے پیر کو خبردار کیا کہ جنگ کا طریقہ کار تیزی سے تبدیل ہو رہا ہے، میدان جنگ روایتی فرنٹ لائنز اور فوجی اڈوں، لاجسٹکس ہب اور اہم انفراسٹرکچر سے آگے بڑھ کر حملہ کرنے کے لیے خطرے سے دوچار ہے۔ انڈیا ٹوڈے کے سسٹر چینل آج تک کے زیر اہتمام سیکورٹی سمٹ، سرکشا سبھا میں خطاب کرتے ہوئے، جنرل سبرامانی نے کہا کہ قومی سلامتی اب صرف مسلح افواج کی ذمہ داری نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت، صنعت، ٹیکنالوجی کمیونٹی، اکیڈمیہ اور معاشرے کو خطرات اور ٹیکنالوجی کے ارتقا کے ساتھ تعاون کرنا ہوگا۔ سی ڈی ایس نے کہا کہ حالیہ تنازعات نے یہ ظاہر کیا ہے کہ اڈے، طاقت کے ارتکاز، لاجسٹک نوڈس اور اہم بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب کوئی جگہ محفوظ نہیں رہی، انہوں نے مزید کہا کہ میدان جنگ ملک کی گہرائی تک پھیل سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈرونز، میزائلوں اور درست ہتھیاروں کے بڑھتے ہوئے استعمال نے حملے اور دفاع کی حرکیات کو تبدیل کر دیا ہے۔ جنرل سبرامنی نے زور دیا کہ فوجی اور اہم قومی بنیادی ڈھانچے کی حفاظت کے ساتھ ساتھ لاجسٹکس اور صنعتی صلاحیت کو مضبوط کرنا بہت ضروری ہے۔ جنرل سبرامانی نے کہا کہ مسلح افواج کے درمیان سادہ تال میل اب کافی نہیں ہے۔ مستقبل کی کارروائیوں میں زمینی، سمندری، فضائی، خلائی، سائبر اور الیکٹرانک وارفیئر کو مربوط کرنا ہوگا۔ اس نے ایک پلیٹ فارم پر مرکوز سے صلاحیت پر مبنی نقطہ نظر کی طرف تبدیلی کا مطالبہ کیا، جس میں پلیٹ فارم ایک نظام کے نظام میں باہم مربوط نوڈس کے طور پر کام کرتے ہیں۔ ٹیکنالوجی محض ایک ذریعہ ہے؛ اسے کس طرح استعمال کیا جاتا ہے یہ زیادہ اہم ہے۔ میدان جنگ کی شفافیت میں خلا پر مبنی نگرانی، بغیر پائلٹ کے سینسرز، اوپن سورس کی معلومات اور نیٹ ورکڈ انٹیلی جنس کے ذریعے بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ کسی ہدف کا پتہ لگانے اور اس پر حملہ کرنے کے درمیان کا وقت گھنٹوں سے گھٹ کر منٹوں اور بعض اوقات سیکنڈ تک رہ گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ فائدہ ان لوگوں کے ساتھ پڑے گا جو پہلے دیکھ سکتے ہیں، سمجھ سکتے ہیں، فیصلہ کر سکتے ہیں اور عمل کر سکتے ہیں، جس سے مصنوعی ذہانت اور مضبوط ڈیٹا نیٹ ورکس تیزی سے اہم ہو جائیں گے۔ جنرل سبرامانی نے کہا کہ ہندوستان کو طویل تنازعات کا مقابلہ کرنے اور نیٹ ورک یا سسٹم میں رکاوٹوں کے باوجود آپریشن جاری رکھنے کے لیے زیادہ لچک اور تکنیکی خود انحصاری کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسی تنازعہ کے دوران سامان کی مرمت اور بھرتی کرنے اور سپلائی کو تیزی سے بڑھانے کی گھریلو صلاحیت ضروری ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ''دفاع پر خود انحصاری کا مطلب ہے زیادہ سے زیادہ ساز و سامان اور اہم سپلائی چینز کو اندرونِ ملک تیار کرنا۔

وزیر خارجہ جئے شنکر کی لکسمبرگ کے نائب وزیراعظم سے ملاقات

تجارت، سرمایہ کاری، مالی تعاون بڑھانے پر زور

نئی دہلی: وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے پیر کو کہا کہ تجارت، سرمایہ کاری اور مالی تعاون ہندوستان اور لکسمبرگ تعلقات کے مرکز میں ہیں، جب انہوں نے لکسمبرگ کے نائب وزیراعظم اور وزیر خارجہ زیویر بیٹل کا ہندوستان میں خیر مقدم کیا۔ جے شنکر نے بیٹل کے ساتھ اپنی دو طرفہ میٹنگ کے دوران یہ تبصرہ کیا، جو لکسمبرگ کے وزیر اقتصادیات کے ساتھ سرکاری دورے پر ہندوستان پہنچے تھے، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ دونوں ممالک کے درمیان مصروفیات کس طرح گہرے ہوتے ہوئے شراکت کی عکاسی کرتی ہیں۔ وزیر خارجہ نے اس سال کے شروع میں لکسمبرگ کے اپنے دورے کو بھی یاد کیا، اور امید ظاہر کی کہ دونوں فریق اپنی بات چیت کو آگے بڑھائیں گے۔ دوطرفہ تعاون کے کلیدی شعبوں پر روشنی ڈالتے ہوئے، وزیر خارجہ نے کہا، ہمارے تعلقات کے لحاظ سے، میں سمجھتا ہوں کہ تجارت، سرمایہ کاری، مالی تعاون، اس کا مرکز ہے، لیکن اس سے آگے آج ہم خلا، ڈیجیٹل، گرین ٹیکنالوجیز کو دیکھ رہے ہیں۔'' انہوں نے کووڈ۔19 وبائی امراض کے دوران دونوں ممالک کے درمیان ''انتہائی اہم تعاون'' کو یاد کرتے ہوئے صحت کے شعبے میں تعاون پر بھی زور دیا۔ جے شنکر نے ہندوستان اور لکسمبرگ کے تعلقات کو بہت بھروسہ مند رشتہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ دونوں ممالک نے اہم پیشرفت حاصل کی ہے اور تعاون کو مزید گہرا کرنے کا بھروسہ رکھتے ہیں۔

خاص طور پر سپلائی چین کی لچک کے لحاظ سے، تنوع کے لحاظ سے۔ وزیر خارجہ نے بھارت۔ یورپی یونین فری ٹریڈ ایگریمنٹ کے لیے لکسمبرگ کی حمایت کا بھی خیر مقدم کیا، یہ کہتے ہوئے کہ اس کی توثیق شراکت داری کے لیے نئے 'افق' کھولے گی۔ انہوں نے کہا کہ یورپ کے ساتھ، اب آنے والے مستقبل میں آزاد تجارتی معاہدے کی توثیق کے ساتھ، میرے خیال میں واقعی نئے افق کھل رہے ہیں۔ انہوں نے آزاد تجارتی معاہدہ کے لیے لکسمبرگ کی بہت مضبوط حمایت کے لیے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ معاہدے نے ایک اہم سنگ میل عبور کر لیا ہے اور اب اس کے نفاذ کی طرف بڑھ رہا ہے۔ بھارت کے وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے لکسمبرگ کے نائب وزیراعظم اور وزیر خارجہ ژیویر بیٹل سے نئی دہلی میں ملاقات کی ہے۔ اس ملاقات کے دوران دونوں ممالک کے مابین بڑھتے ہوئے دوطرفہ اور اقتصادی تعلقات پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ شراکت داری کا خیر مقدم: وزیر خارجہ جے شنکر نے لکسمبرگ کے نائب وزیراعظم اور ان کے ہمراہ آنے والے وزیر معیشت کا ہندوستان میں استقبال کیا۔ انہوں نے اس دورے کو دونوں ممالک کے درمیان گہری ہوتی شراکت داری کی علامت قرار دیا۔

پیرس بی اے پی ایس مندر ہند فرانس کے ثقافتی تعلقات میں سنگ میل ہے

وزیراعظم نے پیرس میں بی اے پی ایس سوامی نارائن ہندو مندر کے افتتاح کو ہندوستان اور فرانس کے ثقافتی تعلقات میں ایک تاریخی لمحہ قرار دیا

نئی دہلی۔: وزیراعظم نریندر مودی نے اتوار کو پیرس میں بی اے پی ایس سوامی نارائن ہندو مندر کے افتتاح کو ہندوستان اور فرانس کے ثقافتی تعلقات میں ایک تاریخی لمحہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ عظیم مندر فرانس کے ثقافتی تنوع کو تقویت بخشے گا اور دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کو نئی رفتار دے گا۔ فرانس کے دارالحکومت میں مندر کے افتتاح کے دوران ویڈیو کانفرنس کے ذریعے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے، پی ایم مودی نے کہا کہ یہ موقع ہندوستان اور فرانس کے درمیان ثقافتی تعلقات میں ایک نئے سنگ میل کی نمائندگی کرتا ہے اور عالمی پلیٹ فارم پر ہندوستان کی سناتن روایت کی تہذیبی اقدار کی عکاسی کرتا ہے۔'' یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ پیرس میں بی اے پی ایس سوامی نارائن ہندو مندر کا افتتاح کیا جا رہا ہے۔ وزیراعظم مودی نے ایکس پر ایک پوسٹ میں مندر کو ''ہندوستان اور فرانس کے ثقافتی تعلقات میں ایک نیا سنگ میل'' قرار دیا۔ وزیراعظم نے کہا کہ افتتاح ایک مذہبی یا تعمیراتی موقع سے زیادہ تھا، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ یہ عالمگیر بھائی چارے کے جذبے اور قدیم ہندوستانی فلسفہ واسودھیوا کٹمبکم کو مجسم کرتا ہے۔ انہوں نے کہا، ''آج یہ مرحلہ وسودھیوا کٹمبکم کے جذبے کے لیے ایک بیدار پلیٹ فارم بن گیا ہے۔ اس طرح کے ایک اہم روحانی موقع سے وابستہ ہونے پر اظہار تشکر کرتے ہوئے، پی ایم مودی نے کہا کہ انہیں ہندوستان کے روحانی اور ثقافتی ورثے سے جڑے سنگ میلوں میں حصہ لینے کے مواقع ملتے رہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے ایسے نیک مواقع سے رفاقت کا موقع ملتا رہتا ہے۔ ذہن اور روح سے، میں آپ کے درمیان خود کو محسوس کر رہا ہوں۔ وزیراعظم نے پرم پوجیا پرمکھ سوامی جی مہاراج کو خراج عقیدت پیش کیا اور ہندوستان کی قدیم ثقافتی اور روحانی روایات کو زندہ کرنے اور دنیا کے سامنے لے جانے کے ان کے وژن کو یاد کیا۔ انہوں نے کہا کہ تحریک نے کافی رفتار حاصل کی ہے، اس کا پیغام اب یورپ سمیت دنیا کے مختلف حصوں تک پہنچ رہا ہے۔ پی ایم مودی نے کہا، ''آج اس نشاۃ ثانیہ کی روشنی یورپ سمیت پوری دنیا میں پھیل رہی ہے۔ ابوظہبی میں بی اے پی ایس مندر سے تعلق کھینچتے ہوئے، جس کا افتتاح 2024 کے اوائل میں ہوا تھا، پی ایم مودی نے کہا کہ پیرس کا تازہ ترین مندر روایت کی عالمی توسیع کے پیچھے سنتوں اور روحانی قیادت کی لگن اور عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ پی ایم مودی نے پرم پوجیا مہنت سوامی مہاراج کے لیے بھی اپنی عقیدت کا اظہار کیا اور مندر سے منسلک کام کے لیے بی اے پی ایس اور اس کے لاکھوں پیرو کاروں کو مبارکباد اور شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں اس نیک کام کے لیے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ پیرس میں بی اے پی ایس (BAPS) سوامی نارائن ہندو مندر کا افتتاح بھارت اور فرانس کے ثقافتی و اسٹریٹجک تعلقات میں ایک تاریخی سنگ میل ہے۔ 7 ستمبر 2026 کو ہونے والی اس افتتاحی تقریب کے موقع پر وزیراعظم نریندر مودی نے اپنے خصوصی خطاب میں اسے دونوں ممالک کے باہمی تعاون کی ایک روشن مثال قرار دیا۔

بھارت ۱۱۰ کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے

ہائیڈروجن ٹرین چلانے کے لیے کام کر رہا ہے: ریلوے بورڈ

اندور: ہندوستانی ریلوے 120 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے آزمائشیں مکمل کرنے کے بعد ملک کی پہلی ہائیڈروجن سے چلنے والی ٹرین کو 110 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلانے کے لیے کام کر رہی ہے۔ ریلوے بورڈ کے چیئرمین اور سی ای او ستیش کمار نے اتوار کو نامہ نگاروں کو بتایا'' ہائیڈروجن ٹرین کی آپریشنل رفتار اب تک 75 کلومیٹر فی گھنٹہ رکھی گئی ہے۔ تاہم، 120 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار کے لیے ٹرائلز مکمل کر لیے گئے ہیں۔ اس کے بعد اب اسے زیادہ سے زیادہ 110 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلانے کی کوششیں جاری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمام اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ ریل سیکشن کا فیصلہ کرنے کے لیے مشاورت جاری ہے جن پر نئی ہائیڈروجن ٹرین چلائی جا سکتی ہے، تکنیکی پہلوؤں کے ساتھ ایندھن کی فراہمی کے انتظامات کا بھی جائزہ لیا جا رہا ہے۔ وزیراعظم نریندر مودی نے 17 جولائی کو ہندوستان کی پہلی ہائیڈروجن سے چلنے والی ٹرین کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا تھا، جو ہریانہ میں 89 کلومیٹر طویل جیند۔ سونی پت روٹ پر چلتی ہے۔ روایتی الیکٹرک ٹرینوں کے برعکس جو اوور ہیڈ لائنوں سے طاقت کھینچتی ہیں، ہائیڈروجن فیول سیل ٹرین سیٹ ہائیڈروجن اور آکسیجن کے درمیان کیمیائی عمل کے ذریعے بورڈ پر بجلی پیدا کرتی ہے، جس میں پانی کے بخارات اور حرارت اس کی واحد ضمنی پیداوار ہے۔ کوئی دھن، دھواں اور ٹیل پائپ کاربن کا اخراج نہیں ہے۔ کمار نے کہا کہ ملک کی پہلی وندے بھارت سلیپر ایکسپریس اس وقت ہاوڑہ اور کامکھیا (گوہاٹی) کے درمیان چل رہی ہے، جب کہ اس طرح کی مزید چار ٹرینیں مکمل ہو چکی ہیں اور آنے والے دنوں میں اس کا باقاعدہ افتتاح کیا جائے گا۔

بھارت امریکہ کو پیچھے چھوڑنے کے لیے تیار دو سالوں میں دنیا کا دوسرا سب سے بڑا میٹرو ریل نیٹ ورک بننے کی راہ پر

نئی دہلی: ہندوستان کا میٹرو ریل نیٹ ورک تیزی سے پھیل رہا ہے۔ میٹرو سسٹم کی کل لمبائی اس وقت 170,1 کلومیٹر ہے۔ اگلے دو سالوں کے اندر، ہندوستان امریکہ کو پیچھے چھوڑ کر دنیا کا دوسرا سب سے بڑا میٹرو ریل نیٹ ورک والا ملک بن سکتا ہے۔ ملک بھر میں میٹرو کے نئے روٹس مسلسل شروع کیے جا رہے ہیں، اور موجودہ لائنوں کو تیزی سے بڑھایا جا رہا ہے۔ اس کے نتیجے میں، ہندوستان کے میٹرو ریل نیٹ ورک کی کل لمبائی اب 170,1 کلومیٹر تک پہنچ گئی ہے۔ حکومت کا اندازہ ہے کہ توسیع کی موجودہ رفتار کو دیکھتے ہوئے، ہندوستان اگلے دو سالوں میں میٹرو نیٹ ورک کی لمبائی کے لحاظ سے امریکہ کو پیچھے چھوڑ سکتا ہے۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو، ہندوستان دنیا میں دوسرا سب سے بڑا میٹرو ریل نیٹ ورک والا ملک بن جائے گا، صرف چین سے پیچھے ہے۔ ہاؤسنگ اور شہری امور کے مرکزی وزیر منوہر لال کے مطابق، امریکہ کے پاس اس وقت میٹرو ریل کا نیٹ ورک تقریباً 386,1 کلومیٹر پر پھیلا ہوا ہے، جب کہ ہندوستان کا نیٹ ورک 170,1 کلومیٹر تک پہنچ گیا ہے۔ اس سے دونوں ممالک کے درمیان تقریباً 216 کلومیٹر کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔ ہندوستان میں جس تیز رفتاری سے نئے راستوں کی تعمیر ہو رہی ہے، اس کے پیش نظر حکومت کو توقع ہے کہ اگلے دو سالوں میں اس فرق کو پورا کر لیا جائے گا۔ پچھلے کچھ سالوں میں ہندوستان میں میٹرو ریل کی توسیع میں نمایاں تیزی آئی ہے۔ 2014 میں، ملک میں میٹرو نیٹ ورک تھا جو پانچ شہروں میں صرف 245 کلومیٹر کا احاطہ کرتا تھا۔ اب، میٹرو سسٹم 26 شہروں تک پھیل چکا ہے، اور نیٹ ورک کی کل لمبائی 170,1 کلومیٹر تک پہنچ گئی ہے۔ دوسرے الفاظ میں، میٹرو ریل سسٹم کی رسائی اور کل لمبائی دونوں میں پچھلی دہائی کے دوران بہت زیادہ اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔

ہند۔ روس برکس سمٹ ۲۰۲۶ میں اے آئی چپ اور مینوفیکچرنگ تعلقات کو گہرا کریں گے: رپورٹ

نئی دہلی: ہوابازی، توانائی، جوہری ٹیکنالوجی اور بھاری صنعت میں کام کرنے والی روسی کمپنیاں ہندوستان میں اپنی موجودگی کو مزید گہرا کرنے کی کوشش کر رہی ہیں، ٹیکنالوجی کی منتقلی اور مقامی مینوفیکچرنگ دونوں ممالک کے درمیان ہونے والی آئندہ بات چیت میں نمایاں طور پر نمایاں ہونے کی امید ہے۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں آیا ہے جب ہندوستان ایک تقریبکی میز بانی کرنے کی تیاری کر رہا ہے، ایک مشترکہ صنعتی نمائش جو 9 سے 11 ستمبر کو برکس سربراہی اجلاس سے کچھ دیر پہلے طے شدہ ہے۔ اکنامک ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق، اس تقریب سے روسی کمپنیوں کو اکٹھا کرنے کی امید ہے جو میک ان انڈیا پہل کے تحت ہندوستان کی مینوفیکچرنگ توسیع میں زیادہ قریب سے حصہ لینے کے مواقع تلاش کر رہی ہیں۔ یہ نمائش صنعتوں کی ایک وسیع رینج کا احاطہ کرے گی۔ منتظمین نے مصنوعی ذہانت جیسے ابھرتے ہوئے شعبوں کو مستقبل کے تعاون کے ممکنہ راستے کے طور پر بھی شناخت کیا ہے۔ ایک اہم سیشن 10 ستمبر کو طے شدہ ہے۔

گوگل کی حمایت یافتہ بھارتی خلائی

اسٹارٹ اپ پکسل نے ۱۰۰ ملین ڈالر کی سرمایہ کاری حاصل کی

بنگلور: بھارت کی خلائی ٹیکنالوجی کمپنی پکسل (Pixxel) نے سیریز سی فنڈنگ راؤنڈ میں 100 ملین ڈالر حاصل کر لیے ہیں، جو بھارت میں کسی خلائی ٹیکنالوجی کمپنی کی جانب سے ایک ہی راؤنڈ میں حاصل کی جانے والی اب تک کی سب سے بڑی سرمایہ کاری ہے۔ اس سرمایہ کاری کی قیادت سنگاپور کے سرکاری سرمایہ کار ٹیماسیک اور برطانیہ کی خلائی ٹیکنالوجی سرمایہ کاری فرم سیرافم نے مشترکہ طور پر کی۔ نئے سرمایہ کاروں میں 360 ون ایسیٹ اور آئی ایم ایم انویسٹمنٹ شامل ہیں، جبکہ موجودہ سرمایہ کاروں نے بھی فنڈنگ میں حصہ لیا۔ اس نئے راؤنڈ کے بعد پکسل کی مجموعی فنڈنگ 195 ملین ڈالر تک پہنچ گئی ہے۔ گوگل کی حمایت یافتہ پکسل کی بنیاد اویس احمد نے رکھی تھی۔ کمپنی نے ابتدا ہائپر اسپیکٹرل سیٹلائٹس سے کی، جو روایتی سیٹلائٹ تصاویر کے مقابلے میں زمین کی سطح، فصلوں، معدنیات، ماحول اور دیگر تبدیلیوں کے بارے میں کہیں زیادہ تفصیلی معلومات حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ کمپنی اب صرف سیٹلائٹ تصاویر تک محدود رہنے کے بجائے ایک وسیع ارتھ انٹیلی جنس اور خلائی انفراسٹرکچر پلیٹ فارم تیار کر رہی ہے۔ اس میں سیٹلائٹس، سینسرز، سافٹ ویئر اور ڈیٹا اینالیٹکس کو یکجا کر کے حکومتوں اور صنعتوں کو قابل استعمال معلومات فراہم کرنے کا منصوبہ شامل ہے۔ نئی سرمایہ کاری سے پکسل اپنی ہنی بی سیٹلائٹ کانسٹیلیشن کو مزید ترقی دے گی، اعلیٰ ریزولوشن آپٹیکل امیجنگ سیٹلائٹس تیار کرے گی اور اپنے اوروارا ارتھ انٹیلی جنس سافٹ ویئر پلیٹ فارم کو وسعت دے گی۔ کمپنی تجارتی صارفین کے ساتھ حکومتوں کے لیے مخصوص خلائی نظام بھی تیار کرنا چاہتی ہے۔

پکسل کی کامیابی بھارت کے تیزی سے ابھرتے ہوئے نجی خلائی شعبے کے لیے بھی اہم پیش رفت ہے۔ 2020 کے بعد خلائی شعبہ نجی کمپنیوں کے لیے کھولنے کے حکومتی فیصلوں کے نتیجے میں بھارت میں سیٹلائٹس، راکٹ، ارتھ آبزرویشن، خلائی ڈیٹا اور دیگر ٹیکنالوجیز پر کام کرنے والے سیکڑوں اسٹارٹ اپ سامنے آئے ہیں۔ 100 ملین ڈالر کی تازہ سرمایہ کاری عالمی سرمایہ کاروں کے بڑھتے ہوئے اعتماد کی بھی عکاسی کرتی ہے اور پکسل کو بھارت کی نجی خلائی صنعت کی سب سے زیادہ فنڈنگ حاصل کرنے والی کمپنیوں میں نمایاں مقام دلاتی ہے۔ کمپنی کا ہدف بھارت میں تیار کردہ سیٹلائٹ اور خلائی ڈیٹا ٹیکنالوجی کو عالمی تجارتی اور سرکاری منڈیوں تک وسیع کرنا ہے۔

سعودی الفانار کی بھارت میں

ونڈ ٹربائن شعبے میں 100 ملین ڈالر کی نئی سرمایہ کاری

نئی دہلی/ ریاض: سعودی عرب کے الفانار گروپ نے بھارت میں اپنی ونڈ ٹربائن بنانے والی کمپنی سینویون انڈیا میں مزید 100 ملین ڈالر، تقریباً 950 کروڑ روپے کی براہ راست سرمایہ کاری کا اعلان کیا ہے۔ اس اقدام کا مقصد بھارت میں ٹیکنالوجی، مینوفیکچرنگ اور قابل تجدید توانائی کے منصوبوں کو مزید وسعت دینا ہے۔ سرمایہ کاری کی پہلی قسط 34 ملین ڈالر، تقریباً 320 کروڑ روپے اگست میں فراہم کی جا چکی ہے، جبکہ باقی رقم آئندہ چند ہفتوں میں منتقل کیے جانے کا منصوبہ ہے۔ نئی سرمایہ کاری سینویون کی طویل مدتی مصنوعات کی تیاری، تحقیق و ترقی، نئی ٹربائن ٹیکنالوجی اور بھارت کے ساتھ عالمی منڈیوں میں کاروباری توسیع پر خرچ کی جائے گی۔ سینویون انڈیا 2016 سے بھارت میں کام کر رہی ہے اور اس کی سالانہ ونڈ ٹربائن مینوفیکچرنگ صلاحیت تقریباً 1.5 گیگاواٹ ہے۔ ملک بھر میں کمپنی کے نصب شدہ اور فعال ونڈ ٹربائن منصوبوں کی مجموعی صلاحیت 1.6 گیگاواٹ سے زیادہ ہو چکی ہے۔ کمپنی 2.3 میگاواٹ سے 2.4 میگاواٹ تک کی مختلف ونڈ ٹربائنز تیار کرتی ہے اور بھارت میں اپنا تحقیق و ترقی کا مرکز بھی چلاتی ہے۔ منصوبہ یہ ہے کہ بھارت میں تیار کی جانے والی ٹیکنالوجی کو مقامی منصوبوں کے ساتھ بین الاقوامی منڈیوں میں بھی استعمال کیا جائے۔ الفانار نے 2021 میں سینویون انڈیا کا مکمل کنٹرول حاصل کیا تھا۔ گروپ بھارت کو اپنی عالمی قابل تجدید توانائی حکمت عملی کا ایک مرکزی حصہ قرار دیتا ہے اور آئندہ چند برسوں میں ملک میں اپنے قابل تجدید توانائی پورٹ فولیو کو تقریباً 2 سے 3 گیگاواٹ تک پہنچانے کا ہدف رکھتا ہے۔ سینویون کو فروری 2026 میں 83.7 میگاواٹ کے ونڈ ٹربائن منصوبے کا آرڈر بھی ملا تھا، جبکہ اس نے بھارت میں آئندہ تین برسوں کے دوران 2 گیگاواٹ تک ونڈ اور ونڈ سولر ہائبرڈ منصوبوں کی مشترکہ ترقی کے لیے ایک فریم ورک معاہدہ بھی کیا ہے۔ یہ سرمایہ کاری ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب بھارت تیزی سے دنیا کے بڑے ونڈ انرجی اور ٹربائن مینوفیکچرنگ مراکز میں شامل ہو رہا ہے۔ جولائی 2026 کے اختتام تک بھارت کی نصب شدہ ونڈ پاور صلاحیت تقریباً 58.14 گیگاواٹ تک پہنچ چکی تھی، جبکہ ملک کی سالانہ ٹربائن مینوفیکچرنگ صلاحیت تقریباً 24 گیگاواٹ ہو گئی ہے۔ سعودی گروپ کی نئی سرمایہ کاری بھارت کے قابل تجدید توانائی شعبے میں خلیجی سرمایہ کاری کے بڑھتے رجحان کے ساتھ ساتھ ملک کی 'میک ان انڈیا' پالیسی اور عالمی سطح پر صاف توانائی کی ٹیکنالوجی اور مینوفیکچرنگ مرکز بننے کی کوششوں کو مزید تقویت دیتی ہے۔

سہارنپور کلکٹریٹ میں واقع قدیم تاریخی مسجد کی شہادت پر حضرت امیر شریعت کا سخت ردعمل

اگر غیر قانونی تعمیرات کو منہدم کرنا ہی مسئلہ کا حل ہے تو پھر ہندوستان بھر میں سیکڑوں غیر قانونی عمارتیں، مذہبی تعمیرات بنی ہوئی ہیں، انہیں کیوں نہیں منہدم کیا جا رہا ہے

پھلواری شریف (پریس ریلیز) سہارنپور کے کلکٹریٹ احاطے میں واقع ایک قدیم تاریخی مسجد کو رات کے اندھیرے میں شہید کیے جانے پر امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال کے امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہ العالی نے سخت ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ پولیس کی یہ آمرانہ کارروائی آئین و دستور کے قطعاً خلاف ہے، عبادت گاہ تحفظ ایکٹ 1991ء میں اس کی صراحت موجود ہے کہ 1947ء کے بعد کسی بھی عبادت گاہ کو منہدم کرنا قانونی طور پر جرم ہے، اس مسجد کو شہید کر کے انتظامیہ نے آئین اور قانون کی بالادستی کا مذاق اڑایا، حضرت امیر شریعت نے مزید فرمایا کہ اگر غیر قانونی تعمیرات کو منہدم کرنا ہی مسئلہ کا حل ہے تو پھر ہندوستان بھر میں سیکڑوں غیر قانونی عمارتیں، مذہبی تعمیرات بنی ہوئی ہیں، انہیں کیوں نہیں منہدم کیا جا رہا ہے؟ صرف اقلیتی طبقوں کی عبادت گاہوں کو کیوں نشانہ بنایا جاتا ہے؟ کیا یہ اصول انصاف و مساوات کے خلاف نہیں ہے؟ حکومت کسی کی بھی ہو، قانون سب کے لیے یکساں ہونا چاہیے اور کسی بھی مذہبی یا عوامی عمارت کے خلاف کارروائی شفاف، غیر جانب دار اور مقررہ قانون کے طریقہ کار کے مطابق ہی ہونی چاہیے، جبکہ سہارنپور کی یہ مسجد وقف بورڈ کے اندراج رجسٹر میں وقف کے طور پر درج ہے، اس کے پختہ کاغذات اور دستاویزات بھی شہادت دیتے ہیں کہ یہ زمین جناب یعقوب خان اور جناب وحید خان کے نام سے ہے، اس کے باوجود سٹی مجسٹریٹ نے 16 جولائی کو مسجد کو غیر قانونی قرار دے کر تیس دن کے اندر ہٹانے کا حکم دے دیا، مسجد کمیٹی نے عدالت کے سامنے کاغذات، بلدیاتی ریکارڈ اور پرانے ریونیو اندراجات پیش کیے، مگر انہیں نظر انداز کر دیا گیا، انتظامیہ کمیٹی اس کے خلاف ہائی کورٹ سے رجوع کرنے کی تیاری کر رہی تھی کہ اسی دوران سرکاری عملے نے بھاری فوج کے ذریعے بڑی عجلت میں علی الصبح مسجد کو منہدم کر دیا، جو کہ نہایت ہی افسوس ناک ہے، یہ کارروائی قانونی اور آئینی طور پر غلط تو ہے ہی حقوقِ انسانی کے بھی خلاف ہے، حضرت امیر شریعت نے مزید کہا کہ بی جے پی کے اختیار والی ریاستوں میں مساجد و مدارس کے خلاف کارروائیوں میں مستقل اضافہ ہو رہا ہے، گزشتہ چند ماہ کے دوران اتر پردیش، دہلی، راجستھان، مدھیہ پردیش، آسام، گجرات اور مہاراشٹر وغیرہ میں ایسی کارروائیوں میں تیزی دیکھی جا رہی ہے، یہ صورتِ حال ملک کے مذہبی و تہذیبی اقدار کے خلاف ہے، جبکہ اس سلسلے میں سپریم کورٹ نے واضح رہنما خطوط جاری کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ کسی بھی شخص یا عمارت کے خلاف کارروائی قانون کے مقررہ اختیار کے مطابق ہی ہونی چاہیے، کیونکہ قانون کی حکمرانی اور شہریوں کے بنیادی حقوق کا تحفظ ریاست کی بنیادی اور اہم ذمہ داری ہے، اگر مذہبی تعصب کی بنیاد پر کسی ایک طبقے کو نشانہ بنایا گیا تو اس سے ملک میں غیر یقینی صورتِ حال پیدا ہوگی، اور ملک کی سالمیت کے لئے خطرہ ہے۔ اتر پردیش کے سہارنپور کلکٹریٹ احاطے میں واقع تقریباً 70 سال پرانی قدیم مسجد کو ضلعی انتظامیہ کی جانب سے منہدم کیے جانے پر جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی اور دیگر مسلم قائدین نے سخت ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ انتظامیہ نے سٹی مجسٹریٹ کی عدالت کے حکم پر یہ کارروائی 5 ستمبر 2026ء کی صبح انجام دی، جس کے خلاف مسلم تنظیموں نے شدید ناراضگی ظاہر کی ہے۔

مغربی بنگال کے نئی سیاحتی ویڈیو میں

عالمی تاریخی مقامات کی نمائش لیکن خود بنگال کو فراموش کر دیا گیا

ترنمول کانگریس کے سینئر لیڈر گوتم دیب نے ریاستی محکمہ سیاحت کے "غیر سنجیدہ" رویے پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ریلیز سے قبل ویڈیو کا جائزہ لیا جانا چاہئے تھا۔ موجودہ وزیر سیاحت شنکر گھوش نے اس کلپ کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ یہ صرف لوگوں کی نقاب کشائی کیلئے دکھائی گئی تھی اور یہ اصل تشہیری ویڈیو نہیں تھا۔ انہوں نے کہا کہ وہ تکنیکی خرابی کی وجہ سے تاخیر کا شکار ہوئی اور بعد میں سوشل میڈیا پر الگ سے شیئر کی گئی۔ مغربی بنگال حکومت کو اپنے سیاحتی تشہیری ویڈیو بعنوان "مغربی بنگال: وہ جگہ جہاں ہندوستان کچھ الگ محسوس ہوتا ہے" جاری کرنے کے بعد تنقیدوں کی زد میں آگئی ہے۔ اس ویڈیو میں ایفل ٹاور، اہرامِ مصر، بگ بین، کریملن اور کرائسٹ دی ریڈیمر جیسے عالمی تاریخی مقامات دکھائے گئے ہیں لیکن ہاوڑہ پل کی ایک مختصر جھلک کے علاوہ خود ریاست کے سیاحتی مقامات کو بمشکل ہی دکھایا گیا۔ دھنو دھانیا آڈیٹوریم میں جمعہ کو جاری کئے گئے اس ویڈیو نے ناظرین کو جیزہ، ماسکو، پیرس اور ریو ڈی جنیرو کی سیر کرائی، جہاں ان غیر ملکی پس منظروں پر اینیمیشن کے ذریعے "ویسٹ بنگال" کے الفاظ ابھرتے دکھائی دیے۔ ریاست کے اندر مقبول ترین مقامات، دارجلنگ اور دیگھا، کو اسکرین پر کوئی جگہ نہیں دی گئی۔ وزیر اعلیٰ سویندو نے اعلان کیا کہ سیاحت کے فروغ اور بنیادی ڈھانچے کیلئے ۵۰۰ کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں تاکہ ان مسافروں کو راغب کیا جاسکے جو بصورتِ دیگر سکم کا رخ کر سکتے تھے۔ اس ویڈیو کا آن لائن بڑے پیمانے پر تمسخر اڑایا گیا۔ سوشل میڈیا صارفین نے سوال اٹھایا کہ آیا اس کا مقصد بنگال کے اندر سیاحت کو فروغ دینا تھا یا لوگوں کو بنگال سے باہر بھیجنا۔ کولکاتا نائٹ رائیڈرز (کے کے آر) ٹیم کے سابق ڈائریکٹر جوئے بھٹاچارجیا نے فیس بک پر یہ کہتے ہوئے طنز کیا کہ "انہیں پتہ چلا ہے کہ عالمی تاریخی مقامات بظاہر اب بنگال ہی میں واقع ہیں۔" ترنمول کانگریس کے سینئر لیڈر گوتم دیب نے ریاستی محکمہ سیاحت کے "غیر سنجیدہ" رویے پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ریلیز سے قبل ویڈیو کا جائزہ لیا جانا چاہئے تھا۔ موجودہ وزیرِ سیاحت شنکر گھوش نے اس کلپ کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ یہ صرف لوگوں کی نقاب کشائی کیلئے دکھائی گئی تھی اور یہ اصل تشہیری ویڈیو نہیں تھا۔ انہوں نے کہا کہ وہ تکنیکی خرابی کی وجہ سے تاخیر کا شکار ہوئی اور بعد میں سوشل میڈیا پر الگ سے شیئر کی گئی۔ ریاستی حکومت کی جانب سے سنیچر کے روز ایک نیا ویڈیو جاری کیا گیا جس میں بنگال کے پہاڑ، چائے کے باغات، جنگلات اور ساحل دکھائے گئے۔ دیب نے شاہ رخ خان کے اشتہار پر مشتمل سابقہ مہمات "بیوٹی فل بنگال" اور "ایکسپیرینس بنگال دی سویٹسٹ پارٹ آف انڈیا" کا حوالہ دیا اور کہا کہ اس مؤثر برانڈنگ نے ۲۰۲۴ء میں غیر ملکی سیاحوں کی آمد کے لحاظ سے ریاست کو قومی سطح پر دوسرے نمبر پر لانے میں مدد کی تھی۔ گھوش نے کہا کہ حکومت اب بنیادی ڈھانچے کی مسلسل ترقی کے ساتھ ساتھ بنگال کو ملکی اور عالمی سطح پر ایک پرکشش مقام کے طور پر پیش کرنے کے منصوبے تیار کر رہی ہے۔

ہند۔بنگلہ دیش تعاون کو گہرا کرنے پر تبادلہ خیال

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں ہندوستان کے ہائی کمشنر دنیش ترویدی نے پیر کو ڈھاکہ میں بنگلہ دیش کے وزیر اعظم کے مشیر برائے پبلک ایڈمنسٹریشن اسماعیل ذبیح اللہ سے ملاقات کی جس میں دونوں فریقوں نے دوطرفہ تعلقات سے متعلق وسیع مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔ میٹنگ نے ہندوستان-بنگلہ دیش تعلقات کی بنیاد کے طور پر عوام سے عوام کے تعلقات کی اہمیت کو اجاگر کیا، جبکہ دونوں فریقوں نے باہمی اعتماد اور فائدے پر مبنی مستقبل کی شراکت داری کے ذریعے دوطرفہ تعاون کو آگے بڑھانے کے بارے میں امید ظاہر کی۔ ڈھاکہ میں ہندوستانی ہائی کمیشن نے کہا، "بات چیت نے اس بات پر زور دیا کہ عوام سے عوام کے تعلقات دوطرفہ تعلقات کی بنیاد بناتے ہیں۔ میٹنگ میں ہندوستان-بنگلہ دیش تعلقات میں وسیع موضوعات پر بات چیت شامل تھی اور اس امید کا اظہار کیا گیا کہ دو خود مختار ممالک باہمی اعتماد اور باہمی فائدے کی بنیاد پر مستقبل کے نقطہ نظر کے ساتھ مل کر کام کرتے رہیں گے۔ بعد ازاں ہائی کمشنر نے بنگلہ دیش کے ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی کے وزیر عبدالاول منٹو سے بھی ملاقات کی۔

ہندوستان کو مزید ۳۰۰ سیٹلائٹس کی ضرورت

یہ کام صرف اسرو نہیں کر سکتا: وی نارائنن

بنگلورو: اسرو کے چیئرمین وی نارائنن نے ملک کے خلائی شعبے کو بڑھانے کے لیے ہندوستانی صنعت، اسٹارٹ اپس اور اکیڈمی سے زیادہ سے زیادہ شرکت پر زور دیا ہے، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ سیٹلائٹس اور لانچوں کی بڑھتی ہوئی مانگ 'صرف اسرو ہی پوری نہیں کر سکتا۔ بنگلورو اسپیس ایکسپو 2026 کے 9ویں ایڈیشن سے خطاب کرتے ہوئے، نارائنن نے کہا کہ ہندوستان کا خلائی پروگرام ایک نئے مرحلے میں داخل ہو رہا ہے جس کی نشاندہی پرائیویٹ سیکٹر کی شرکت، تکنیکی ترقی، مہتواکانکشی مشنز اور بین الاقوامی تعاون میں اضافہ ہے۔ آج ہمارے پاس صرف 56 خلائی اثاثے ہیں جو خلا سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ لیکن ضرورت بہت بڑی ہے۔ کم از کم 200 سے 300 سیٹلائٹس کو 6 سے 7 سال کے وقت کے فریم میں بنانا اور لانچ کرنا ہے اور یہ صرف اسرو سے نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے نجی شراکت کو فعال کرنے کے لیے اصلاحات متعارف کروائی ہیں، جس میں IN-SPACE نجی خلائی سرگرمیوں کی اجازت دیتا ہے اور نیو سپیس انڈیا لمیٹڈ کمرشلائزیشن کی حمایت کرتا ہے۔ نارائنن نے ملک کے خلائی پروگرام میں ہندوستانی صنعت کے تعاون پر روشنی ڈالی، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ راکٹ لانچ کے لیے بجٹ کا تقریباً 80 فیصد ہندوستانی صنعتوں کو جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہندوستانی خلائی پروگرام کی کامیابی ہندوستانی صنعتوں اور تعلیمی اداروں کے ساتھ شراکت داری کی وجہ سے ہے۔ انہوں نے ہندوستان کے اسٹارٹ اپ ماحولیاتی نظام کی ترقی کی طرف بھی اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت تقریباً 450 اسٹارٹ اپ کمپنیاں خلائی شعبے میں کام کر رہی ہیں۔ نارائنن نے کہا کہ ہندوستان کو اپنے عزائم کو پورا کرنے کے لیے اپنے لانچ فریکوئنسی میں نمایاں اضافہ کرنے کی ضرورت ہوگی۔ انہوں نے کہا، "جب میں 1984 میں اسرو میں شامل ہوا، تو ہمارے پاس تین سال میں ایک بار لانچ ہوا کرتا تھا، پھر دو سال میں ایک بار۔ آج ہم مہینے میں ایک بار لانچ کر رہے ہیں۔ لیکن ضرورت ہر سال تقریباً 50 لانچوں کی ہے۔ اس لیے ہم سب کو مل کر کام کرنا ہوگا۔ انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن (ISRO) کے چیئرمین ڈاکٹر وی نارائنن کے مطابق، ہندوستان اگلے 5 سے 6 سالوں میں مزید 300 سیٹلائٹس لانچ کرنے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے۔ ملک کی بڑھتی ہوئی سویلین اور دفاعی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے خلائی صلاحیتوں میں یہ اضافہ انتہائی ناگزیر ہو چکا ہے۔ فی الحال ہندوستان کے تقریباً 55 سیٹلائٹس مدار میں فعال ہیں جو شہریوں کو مختلف خدمات فراہم کر رہے ہیں۔ بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کرنے کے لیے اگلے چند سالوں میں سیٹلائٹس کی تعداد کو تین گنا تک بڑھایا جائے گا۔

غیر قانونی قبضے پر کارروائی یکساں سبھی پر ہونی چاہیئے، صرف مسلمانوں پر ہی کیوں؟

پیس پارٹی کے قومی صدر ڈاکٹر ایوب سرجن نے کہا کہ ملک میں آئین وقانون کی پاسداری کا فقدان ہے

سنت کبیر نگر (پریس ریلیز): پیس پارٹی کے قومی صدر ڈاکٹر ایوب سرجن نے کہا کہ ملک میں آئین وقانون کی پاسداری کا فقدان ہے، انتظامیہ وصوبائی حکومتیں پولرائزیشن کی سیاست تک اس قدر محدود ہو گئی ہیں کہ کس طرح ایک طبقے کو ہراساں کر دوسرے کو خوش کیا جاسکے، کچھ اسی طرح کا کھیل بی جے پی زیر اقتدار صوبوں میں چل رہا ہے۔ روز بروز ایک نیا ایشو لایا جا رہا ہے، تاکہ کسی طرح مسلمانوں کی عبادت گاہوں کو مختلف بہانوں کی بنیاد پر مسمار کر ہراساں کیا جاسکے۔ اپوزیشن پارٹیاں انصاف کی بات کرنے کے برعکس صرف خانہ پری تک محدود ہیں۔ سہارنپور ہی نہیں بلکہ ایسے متعدد مساجد، مزارات وخانقاہوں کو بلا جواز بغیر دوسری عدالتوں میں اپیل کا موقع دیئے مسمار کیا جا رہا ہے۔ مسلمان آج اس کا سیاسی متبادل تلاش کرنے کے برعکس صرف ماتم کر کے خاموش ہو جا رہا۔ انہوں نے عبادت گاہوں پر کی جا رہی غیر آئینی وغیر قانونی کارروائی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر غیر قانونی قبضے وتجاوز کے خلاف کارروائی کرنی ہے تو سبھی مذاہب کے غیر قانونی قبضے وتجاوز پر بھی کی جائے، صرف مسلم عبادت گاہوں کو ہی کیوں نشانہ بنایا جا رہا ہے؟ ڈاکٹر ایوب سرجن نے کہا کہ ملک میں اس وقت آئین وقانون کے برعکس مذہب کی بنیاد پر کارروائی مہم جاری ہے، اور سیکڑوں سال قدیمی مساجد، مزارات، خانقاہوں اور یہاں تک کی گھروں تک پر غیر قانونی قبضے کے نام پر بلڈوزر چلا کر ہراساں کیا جا رہا ہے، تاکہ اکثریت کو پولرائز کر ان کا ووٹ آئندہ اسمبلی انتخاب میں حاصل کیا جا سکے، مگر بڑھتی منگائی و بے روزگاری وغیرہ ایسے مسائل ہیں، جس پر عوام سنجیدہ ہے، اور جواب دینے کے لئے خاموش تیار بیٹھی ہے۔ ادھر اپوزیشن خصوصی طور سے کانگریس، سماجوادی پارٹی و بی ایس پی بھی مسلمانوں پر ڈھائے جا رہے ظلم کے خلاف خاموش و خانہ پری تک محدود ہے، تاکہ اس سے اکثریت ناراض نہ ہو جائے، مسلمان تو جتنا ہراساں کیا جائے گا اپنے آپ بی جے پی ہراو کے نام پر ووٹ دے گا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو ہراساں کرنے میں بی جے پی و اپوزیشن دونوں کی سازباز ہے، تاکہ مسلمان اتنا خوفزدہ ہو جائے کہ اس کے پاس صرف اپوزیشن کے پاس جانے کے علاوہ کوئی دیگر راستہ نہ رہے۔ مسلمانوں کو ان اپوزیشن پارٹیوں کی سازشوں سے بیدار ہو کر آگے کی حکمت عملی تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ بی جے پی کو آئین وقانون کی دوہائی دینے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اپنی عبادت گاہوں اور اپنے وقار کو بچانے کا صرف ایک واحد طریقہ سیاسی بیداری کے ساتھ سیاسی طاقت کو منظم کرنے کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر ایوب نے کہا کہ بی جے پی کو کسی کا کوئی خوف نہیں ہے، وہ مسلمانوں کو ہراساں تب تک کرتی رہے گی جب تک اس کی اپنی کوئی سیاسی طاقت نہیں ہوگی۔ اس لئے اپنی سیاسی طاقت کو پیس پارٹی کی قیادت میں مستحکم کرنے کی ضرورت ہے۔ صرف مذمت وآئین قانون کی دوہائی دینے سے ان پر ہونے والا ظلم رکنے والا نہیں ہے۔

بھارت اور لکژمبرگ نے مصنوعی ذہانت، کوانٹم ٹیکنالوجی اور تجارتی

خلائی شعبے میں تعاون کے نئے امکانات تلاش کئے

نئی دہلی: لکژمبرگ حکومت کے وزیر معیشت، چھوٹی ودرمیانی صنعتوں، توانائی اور سیاحت لیکس ڈیلز، جو ان دنوں بھارت کے دورے پر ہیں، نے آج سائنس وٹیکنالوجی اور ارضیاتی علوم کی وزارت کے آزادانہ چارج کے وزیر مملکت اور خلائی محکمے کے وزیر مملکت ڈاکٹر جتیندر سنگھ سے ملاقات کی۔ انہوں نے دونوں ممالک کے درمیان بالخصوص خلائی شعبے کے علاوہ ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجی اور حیاتیاتی علوم کے شعبوں میں باہمی تعاون کے ٹھوس امکانات کی نشاندہی کرنے کی تجویز پیش کی۔ مجوزہ طریقۂ کار کے تحت مصنوعی ذہانت، کوانٹم ٹیکنالوجی، جدید مواد اور حیاتیاتی علوم سمیت دیگر شعبوں میں بھی باہمی تعاون کے امکانات تلاش کیے جاسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ جنوری 2027 میں لکژمبرگ کے مجوزہ سرکاری دورۂ ہندوستان سے قبل دونوں جانب سے مخصوص تجاویز اور معلومات تیار کرنے میں بھی اس طریقۂ کار سے مدد مل سکتی ہے۔ دونوں وزرا کے درمیان ہونے والی دوطرفہ ملاقات میں خلائی شعبے میں ہندوستان اور لکژمبرگ کے درمیان موجودہ تعاون کی صورتِ حال، اس شعبے میں مستقبل کی پیش رفت، ادارہ جاتی اور تجارتی تعاون کو مزید وسعت دینے کے امکانات اور مجوزہ سرکاری دورے کی تیاریوں پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔ لکژمبرگ کے وفد میں وزیر کے دفتر، اقتصادی پالیسی، صنعت، نئی ٹیکنالوجی اور تحقیق کے شعبوں کے علاوہ لکژمبرگ خلائی ایجنسی کے اعلیٰ حکام شامل تھے۔ بھارتی وفد میں محکمہ سائنس و ٹیکنالوجی، خلائی محکمہ اور وزارتِ خارجہ کے اعلیٰ حکام شامل تھے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ ہندوستان اور لکژمبرگ کے درمیان خوش گوار تعلقات اور مضبوط بنیاد باہمی تعاون کو نئے اور مزید وسیع شعبوں تک لے جانے کے لیے سازگار ماحول فراہم کرتے ہیں۔ انہوں نے 2020 میں وزیر اعظم جناب نریندر مودی اور لکژمبرگ کے وزیر اعظم کے درمیان ہونے والی آن لائن ملاقات کا بھی حوالہ دیا۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے دونوں ممالک کے درمیان سائنس وٹیکنالوجی اور اختراع کے شعبوں میں موجود وسیع مشترکہ بنیاد کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ باہمی فائدے کے وسیع امکانات رکھنے والے ابھرتے ہوئے شعبوں میں دونوں ممالک کی صلاحیتوں اور قوت کو یکجا کیا جاسکتا ہے۔

ہندوستان کی معیشت، عالمی تجارت پر بات چیت کی

وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے آئی ایم ایف کے نائب سربراہ کے ساتھ ملاقات کی

نئی دہلی: مرکزی مالیات اور کارپوریٹ امور کی وزیر نرملا سیتارمن نے پیر کو نئی دہلی میں آئی ایم ایف کے ڈپٹی مینیجنگ ڈائریکٹر نائجل کلارک کے ساتھ بات چیت کی، جس میں ہندوستان کے اقتصادی نقطہ نظر، عالمی تجارتی ترقیات اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے ساتھ ملک کی مصروفیت کے بارے میں بات چیت کی گئی۔ کلارک اس وقت ہندوستان کے دورے پر ہیں۔ یہ میٹنگ ایک ابھرتے ہوئے عالمی اقتصادی ماحول کے پس منظر میں ہو رہی ہے، جس میں تجارتی پالیسیوں اور دوطرفہ معاہدوں میں تبدیلیاں دنیا بھر کی معیشتوں کے لیے نئی شکل دے رہی ہیں۔ سیتا رمن اور کلارک نے ہندوستان اور آئی ایم ایف کے درمیان تعلقات کا جائزہ لیا۔ دونوں فریقوں نے ہندوستان اور کثیر الجہتی ادارے کے درمیان قریبی روابط برقرار رکھنے کی ضرورت پر زور دیا۔ بات چیت اس بات پر مرکوز تھی کہ کس طرح مضبوط تعاون علاقائی اور عالمی سطح پر معاشی لچک کو بہتر بناتے ہوئے مضبوط معاشی پالیسیوں کو فروغ دینے میں مدد کر سکتا ہے۔ بات چیت کے دوران SARTTAC کی حمایت میں ہندوستان کے کردار کا بھی اعتراف کیا گیا، جس میں آئی ایم ایف سے منسلک صلاحیت سازی کے اقدامات میں ملک کی شرکت کو اجاگر کیا گیا۔ میٹنگ میں ہندوستان کے لیے اقتصادی نقطہ نظر کے ساتھ ساتھ وسیع تر عالمی پیش رفت کا بھی احاطہ کیا گیا۔ سیتا رمن اور کلارک نے ہندوستان کی بدلتی ہوئی ترقی کی رفتار اور بین الاقوامی اقتصادی منظر نامے میں تبدیلیاں ملک کو کس طرح متاثر کر سکتی ہیں پر تبادلہ خیال کیا۔ بات چیت میں ہندوستان کی تجارتی ترجیحات اور عالمی تجارتی فریم ورک میں ہونے والی پیش رفت پر بھی بات ہوئی۔ حالیہ دوطرفہ تجارتی معاہدے اس بات چیت کا حصہ تھے، کیوں کہ ہندوستان اہم اقتصادی شراکت داروں کے ساتھ اپنے تجارتی تعلقات کو مزید گہرا کر رہا ہے۔ بدلتا ہوا عالمی تجارتی نظام پالیسی سازوں کے لیے ایک اہم غور طلب ہے کیونکہ ممالک بدلتے ہوئے تجارتی انتظامات اور اقتصادی غیر یقینی صورتحال کو آگے بڑھاتے ہیں۔

ہندوستان اور چین کی فوجوں نے

ایل اے سی پر کور کمانڈر سطح کی بات چیت کی

نئی دہلی: بیجنگ میں سرحدی مسئلہ پر دونوں ممالک کے 25ویں دور کی بات چیت کے کچھ دن بعد ہندوستان اور چین کی فوجوں نے اتوار کو اروناچل پردیش کے کیبتھو سیکٹر میں واچا۔دمائی سرحدی میٹنگ پوائنٹ پر کور کمانڈر سطح کی بات چیت کی۔ اس معاملے سے واقف لوگوں نے بتایا کہ فوجی بات چیت مشرقی سیکٹر میں لائن آف ایکچوئل کنٹرول (ایل اے سی) کے ساتھ مسائل پر مرکوز رہی۔ لیفٹیننٹ جنرل گریش کالیا، جو دیما پور میں قائم 3 کور کے سربراہ ہیں، نے ہندوستانی فریق کی قیادت کی۔ فوج نے اس پیشرفت پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ خصوصی نمائندوں کی بات چیت کے بعد اس شعبے میں کور کمانڈر کی سطح پر ہونے والی یہ پہلی ملاقات تھی۔ بیجنگ میں ہونے والی بات چیت کے دوران طے پانے والے نتائج اور اتفاق رائے کے آٹھ نکات میں سے بارڈر مینجمنٹ کے اقدامات کو بہتر بنانے کے لیے اعلیٰ ترین فوجی کمانڈر میٹنگ کے انعقاد کے لیے دو اضافی مقامات شامل تھے۔ اتوار کی میٹنگ بھی اروناچل پردیش کے اپر سبانسیری ضلع کے دور افتادہ علاقے تکسین میں ہندوستانی فوج اور چینی پیپلز لبریشن آرمی کے درمیان مبینہ طور پر کشیدگی کے بعد سے پہلی ملاقات تھی۔ 25 اگست کو، ہندوستان نے اس بات پر زور دیا کہ چین کے ساتھ سرحد پر امن وسکون دوطرفہ تعلقات کی مجموعی ترقی کے لیے ضروری ہے، جیسا کہ قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال اور چینی وزیر خارجہ وانگ یی، دونوں ممالک کے خصوصی نمائندوں نے بیجنگ میں ملاقات کی تاکہ سرحدی حد بندی اور سرحد پار تعاون پر تبادلہ خیال کیا جاسکے۔ وزارت خارجہ کے ایک ریڈ آؤٹ کے مطابق، ہندوستانی فریق نے دوطرفہ تعلقات کی مسلسل ترقی اور پیشرفت کے لئے ہندوستان۔چین سرحدی علاقوں میں امن وآشتی کو برقرار رکھنے کی اہمیت کو اجاگر کیا۔" اروناچل پردیش سیکٹر میں پیش آنے والے تعطل کی صورتحال واضح نہیں ہے۔ تاہم، صورتحال سے واقف لوگوں نے پہلے کہا تھا کہ تکسین کے علاقے میں ہندوستانی اور چینی فوجیوں کے درمیان کچھ آمنے سامنے تھے اور جولائی کے آخر تک معاملات مزید سنگین ہو گئے۔

ہندوستان کی طبی قدر کی سیاحت میں بہت زیادہ صلاحیت موجود ہے

نئی دہلی: ہندوستان میں صحت کی دیکھ بھال کے ماحولیاتی نظام کے ساتھ، روزگار کے مواقع، کاروباری مواقع اور بین الاقوامی خیر سگالی پیدا کرنے کے قابل ہونے کے ساتھ، طبی قدر کی سیاحت کے لیے ایک بڑے عالمی مرکز کے طور پر ابھرنے کی صلاحیت ہے۔ مرکزی وزیر تجارت اور صنعت پیوش گوئل نے نئی دہلی ہیلتھ میں سنجیوانی گلوبل ایکسپو 2026 کے افتتاح کے موقع پر کہا کہ صحت کی دیکھ بھال میں ہندوستان کا مسابقتی فائدہ دوا سازی سے آگے اسپتالوں، طبی آلات، تشخیص، روایتی ادویات اور ڈاکٹروں، نرسوں اور تکنیکی ماہرین کے ہنر مندوں تک پھیلا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا، "ہندوستانی طبی قدر کی سیاحت میں بہت زیادہ صلاحیت موجود ہے۔ انہوں نے سیکٹر پر زور دیا کہ وہ صحت کی دیکھ بھال کے بڑھتے ہوئے اخراجات، عمر رسیدہ آبادی، طویل انتظار کی فہرستوں اور کئی ممالک میں ترتیری نگہداشت کی کمی کی وجہ سے پیش کردہ موقع کو ضائع نہ کرے۔ ہندوستان کے لاگت کے فائدہ کو اجاگر کرتے ہوئے، گوئل نے کہا کہ ملک کلینیکل ایکسیلنس اور جدید ٹیکنالوجیز پیش کرتا ہے جبکہ صحت کی دیکھ بھال کے اخراجات دنیا کے دیگر حصوں، خاص طور پر ترقی یافتہ دنیا کے مقابلے 60 سے 80 فیصد کم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ امتزاج معیاری اور سستی علاج کے متلاشی مریضوں کے لیے ایک بین الاقوامی منزل کے طور پر ہندوستان کی پوزیشن کو مضبوط کر سکتا ہے۔ گوئل نے اس شعبے کے لیے ایک بلند حوصلہ جاتی ترقی کا ہدف بھی مقرر کیا۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ پچھلے سات سالوں میں 3.5 ملین مریضوں نے ہندوستان کے طبی قدر کے سیاحتی ماحولیاتی نظام سے فائدہ اٹھایا ہے اور کہا کہ ہدف سالانہ کم از کم 10 ملین مریضوں تک پہنچنے کا ہونا چاہئے۔ ہمارے پاس قابلیت ہے، ہمارے پاس صلاحیت ہے، ہمارے پاس صحیح ڈاکٹر ہیں، ہمارے پاس صحیح ماحولیاتی نظام ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اس پیمانے کو حاصل کرنے کے لیے اعلیٰ معیارات، اخلاقیات اور دیانت داری اہم ہوگی۔

ڈی اے سی نے دفاعی افواج کے لیے تقریباً 1.10 لاکھ کروڑ روپے کے سرمایہ کے حصول کی تجاویز کو منظوری دی

نئی دہلی: دفاعی حصول کونسل (ڈی اے سی) نے آج وزیر دفاع شری راج ناتھ سنگھ کی صدارت میں ضرورت کی قبولیت کے تعلق سے تقریباً 1,10,000 کروڑ روپے کی تخمینہ لاگت سے دفاعی افواج کے حصول کی مختلف تجاویز کو اصولی طور پر انتظامی منظوری دی۔ ہندوستانی فوج کے لیے، کیمیکل بائیولوجیکل ریڈیولوجیکل اینڈ نیوکلیئر، وہیکلز، ہائی موبلٹی وہیکلز (HMV)، خود سے چلنے والی مکینیکل مائن لیئرز (MML)، ایڈوانسڈ لائٹ ہیلی کاپٹر (ALHs)، ٹرال ٹینکس اور سارواسٹم کی خریداری کی منظوری دی گئی۔ سی بی آر ریکی گاڑیاں سی بی آر این ایجنٹوں سے آلودہ علاقوں کا پتہ لگانے، شناخت کرنے، نگرانی کرنے اور نشان زد کرنے کے قابل ہوں گی۔ ایچ ایم ویز چیلنجنگ خطوں میں آپریشنل صلاحیتوں، لاجسٹک سپورٹ اور نقل وحرکت میں اضافہ کریں گے۔ ایم ایم ایلز دشوار گزار خطوں میں تیز رفتار اور جوابدہ مائننگ کے لحاظ سے مطلوبہ آپریشنل صلاحیت حاصل کریں گے۔ اے ایل ایچ ہندوستانی فوج اور ہندوستانی فضائیہ کے لئے تمام خطوں اور آپریشنل حالات میں پیچیدہ مشن انجام دیں گے۔ ٹرول ٹینک اور برج سسٹم کو مختلف علاقوں میں آپریشنز کے دوران لڑنے والے فارمیشنوں کو کمپوزٹ کراسنگ فراہم کرنے کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ ہندوستانی بحریہ کے لیے، ارودھرا راڈار، ڈیزائن اور ترقی اور اس کے بعد میرین گیس ٹربائنز (MGT) کی خریداری کے لیے AoN دیا گیا تھا۔ ارودھرا راڈار مختلف بحری فضائی اسٹیشنوں پر موجودہ ایئر روٹ سرویلنس ریڈارز کی جگہ لے گا اور جنگی جہازوں کے پروپلشن سسٹم ایم جی ٹی سے غیر ملکی وینڈرز پر انحصار کم ہوگا۔

امریکی سفیر نے تجارتی خلائی شعبے میں بھارت۔امریکہ تعاون بڑھانے پر زور دیا

بنگلورو: بھارت میں امریکا کے سفیر سارجیو گور نے تجارتی خلائی شعبے میں بھارت اور امریکا کے درمیان تعاون اور نئے مواقع کو مزید وسعت دینے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ انہوں نے پیر کے روز بنگلورو میں منعقدہ بنگلورو اسپیس ایکسپو میں امریکی پویلین کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ تجارتی خلائی شعبے میں امریکا کی صلاحیت اور قیادت کو اجاگر کرنے کا موقع ملنا انتہائی اہم ہے۔ سارجیو گور نے کہا کہ سیٹلائٹ انٹیگریشن سے لے کر جدید ٹیکنالوجی تک امریکی اختراعات نئے بازاروں کے دروازے کھول رہی ہیں۔ اس سے عالمی تجارتی ترقی کو رفتار ملنے کے ساتھ ساتھ امریکا کی اعلیٰ قدر والی برآمدات کو بھی فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خلائی شعبہ اب صرف قومی وقار کا معاملہ نہیں رہا بلکہ یہ 21ویں صدی کی عالمی معیشت کا ایک اہم محرک بن چکا ہے۔ گور کے مطابق بھارت اور امریکا کے تجارتی خلائی شعبوں میں جدت کو فروغ دینے، اہم سپلائی چین کو مضبوط بنانے اور دونوں ممالک کے تجارتی خلائی شعبوں کے لیے نئے مواقع پیدا کرنے میں ٹرسٹ پہل اہم کردار ادا کر رہی ہے۔

لکسمبرگ کے وزیر خارجہ نے عالمی سطح پر بھارت کی کارکردگی کو سراہا

بیٹل نے قومی دار الحکومت میں وزیر خارجہ ایس جے شنکر کے ساتھ دوطرفہ ملاقات کے دوران یہ بات کہی

نئی دہلی: لکسمبرگ کے نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ زیویئر بیٹل نے پیر کو عالمی سطح پر ہندوستان کی کارکردگی اور قیادت کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ جب وزیر اعظم نریندر مودی کوئی عہد کرتے ہیں تو اس پر عملی کارروائی بھی کی جاتی ہے۔ بیٹل نے قومی دارالحکومت میں وزیر خارجہ ایس جے شنکر کے ساتھ دوطرفہ ملاقات کے دوران یہ بات کہی۔ انہوں نے مختلف ممالک کے درمیان پل بنانے اور عالمی چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے ہندوستان کے طریقۂ کار کی تعریف کی۔ بیٹل نے کہا، مجھے آپ کے اور وزیر اعظم مودی کے بارے میں ایک بات جو پسند ہے، وہ یہ ہے کہ جب آپ کوئی بات کہتے ہیں تو اس پر عمل بھی کرتے ہیں۔ کووڈ-19 وبا کے دوران ہندوستان اور لکسمبرگ کے درمیان تعاون کو یاد کرتے ہوئے بیٹل نے کہا کہ وہ خاص طور پر اس رفتار اور کارکردگی سے متاثر ہوئے جس کے ساتھ ہندوستان نے اپنے وعدوں کو عملی جامہ پہنایا۔ انہوں نے کہا، آپ کے وزیر اعظم نے کہا تھا کہ ہم یہ کریں گے۔ عام طور پر یورپ میں جب ہم ایسا کہتے ہیں تو یہ اس بات پر بحث شروع ہونے کا آغاز ہوتا ہے کہ وعدوں کو کیسے پورا کیا جائے۔ ہندوستان میں یہ آغاز بھی تھا اور اختتام بھی، کیونکہ اگلے ہی دن سب کچھ ہو چکا تھا۔ انہوں نے مزید کہا، آپ کے سیاسی اعلانات کو عملی جامہ پہنانے کی کارکردگی سے بھی میں متاثر ہوا ہوں۔ بیٹل نے عالمی تنازعات اور غیر یقینی صورتحال کے درمیان پل بنانے میں ہندوستانی قیادت کے کردار پر بھی شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ عالمی چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے عملی اور حقیقت پسندانہ طریقۂ کار بالآخر لوگوں کے مفاد میں ہوتا ہے۔ لکسمبرگ کے نائب وزیر اعظم نے کہا، کچھ ممالک یہ نہیں سمجھتے کہ جب آپ پل بنانا چاہتے ہیں تو حقیقت پسند ہونا ضروری ہے۔ اس کا مطلب کسی کے خلاف ہونا نہیں بلکہ لوگوں کے حق میں ہونا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ہندوستان دنیا کو درپیش تنازعات اور چیلنجوں سے نمٹنے میں اسی کارکردگی کا مظاہرہ کرتا رہے گا۔ بیٹل نے ہندوستان اور لکسمبرگ کو دوست قرار دیتے ہوئے قابل اعتماد اور دیانت دار تعلقات کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک نے گزشتہ برسوں کے دوران اپنے دوطرفہ تعلقات کو مزید گہرا کرنے میں نمایاں پیش رفت کی ہے۔ انہوں نے دونوں ممالک کے درمیان بڑھتے ہوئے اقتصادی تعلقات کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ لکسمبرگ کے وزیر اقتصادیات اقتصادی تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے لیے الگ سے بات چیت کر رہے ہیں۔ ہندوستان کے سرکاری دورے پر آئے بیٹل نے گرمجوشی سے استقبال کرنے پر ہندوستانی حکومت کا شکریہ ادا کیا اور ہندوستانی قیادت کے ساتھ مزید بات چیت جاری رکھنے کی خواہش ظاہر کی۔

Printed and Published by MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI on behalf of ADAA PRODUCTION PVT LTD. at SOMANI PRINTING PRESS Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbaiaraabta@gmail.com

دلیپ ٹرافی فائنل: ٹرپل سنچری سے محروم کپتان ایشان

ایسٹ زون نے پہلی اننگز میں بنائے ۷۰۸ رنز

سائوتھ زون کے خلاف ایم اے چدمبرم اسٹیڈیم میں جاری دلیپ ٹرافی 2026 کے فائنل میچ میں کپتان ایشان کشن نے 270 رنز کی شاندار اننگز کھیلی، جس کی بدولت ایسٹ زون کی پوزیشن کافی مضبوط نظر آ رہی ہے۔ میچ کے دوسرے دن کا کھیل ختم ہونے تک ایسٹ زون کی پوری ٹیم 708 رنز پر آل آؤٹ ہوگئی۔ ٹیم نے اپنی اس اننگز میں مجموعی طور پر 163 اوورز کا سامنا کیا۔ اتوار کو ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کرنے اتری ایسٹ زون کی ٹیم کو اس کی اوپننگ جوڑی نے شاندار آغاز فراہم کیا۔

وبھو سوریہ ونشی نے ابھیمنیو ایشورن کے ساتھ پہلے وکٹ کے لیے 88 گیندوں پر 100 رنز کی شراکت داری کی۔ وبھو نے 37 گیندوں پر 1 چھکے اور 5 چوکوں کی مدد سے 44 رنز بنائے، جس کے بعد وہ آؤٹ ہو گئے۔ اس کے بعد ایشورن نے شکھر موہن کے ساتھ دوسرے وکٹ کے لیے 33 رنز جوڑے۔ ایشورن 86 گیندوں پر 11 باؤنڈریز کی مدد سے 72 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ کچھ ہی دیر بعد ٹیم نے 147 کے اسکور پر سدیپ کمار (6) کی شکل میں تیسرا وکٹ بھی گنوا دیا۔ یہاں سے کپتان ایشان کشن نے محاذ سنبھال لیا۔ انہوں نے شکھر موہن کے ساتھ چوتھے وکٹ کے لیے 94 رنز کی شراکت داری کی۔ شکھر 3 چھکوں اور 9 چوکوں کی مدد سے 85 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ اس کے بعد ایشان نے کمار کشاگر کے ساتھ پانچویں وکٹ کے لیے 230 رنز کی شاندار شراکت داری کی۔ کمار کشاگر نے 132 گیندوں پر 5 چھکوں اور 8 چوکوں کی مدد سے 101 رنز بنائے۔ ٹیم نے 471 کے اسکور پر اپنی پانچویں وکٹ گنوائی۔ اس کے بعد ایشان نے انوکول رائے کے ساتھ 140 رنز کی شراکت داری کر کے ٹیم کو 600 رنز کے پار پہنچا دیا۔ ایشان 250 رنز بنانے کے بعد ریٹائرڈ ہرٹ ہو کر ڈریسنگ روم واپس لوٹ گئے۔ اس وقت انہوں نے 301 گیندوں کا سامنا کرتے ہوئے 27 چوکے اور 7 چھکے لگائے تھے۔ اس کے بعد محمد شامی (28) نے کنین قریشی (40) کے ساتھ 54 رنز کی شراکت داری کر کے ٹیم کو 650 رنز کے پار پہنچایا۔ ٹیم کو 680 کے اسکور پر ساتواں جھٹکا لگا، جس کے بعد کپتان ایشان ایک بار پھر بلے بازی کے لیے میدان میں اترے۔ ٹیم نے 9ویں وکٹ کے طور پر کپتان ایشان کشن کا وکٹ گنوایا۔ انہوں نے 334 گیندوں پر 30 چوکوں اور 7 چھکوں کی مدد سے 270 رنز کی شاندار اننگز کھیلی اور ٹرپل سنچری سے صرف 30 رنز دور رہ گئے۔

موجودہ چیلنجز کو دیکھتے ہوئے کھلاڑیوں کو

اپنی حکمت عملی پر اعتماد برقرار رکھنا چاہیے: ہرمن پریت

ہندوستانی کپتان ہرمن پریت کور چاہتی ہیں کہ ان کی ٹیم لیگ مرحلے کے اعتماد کو ناک آؤٹ راؤنڈ میں بھی برقرار رکھے۔ انہوں نے زور دیا کہ کھلاڑیوں کو فی الحال سامنے موجود چیلنج پر توجہ دینی چاہیے اور اپنی حکمت عملی پر اعتماد برقرار رکھنا چاہیے۔ ہندوستانی کپتان ہرمن پریت کور چاہتی ہیں کہ ان کی ٹیم لیگ مرحلے کے اعتماد کو ناک آؤٹ راؤنڈ میں بھی برقرار رکھے۔ انہوں نے زور دیا کہ کھلاڑیوں کو فی الحال سامنے موجود چیلنج پر توجہ دینی چاہیے اور اپنی حکمت عملی پر اعتماد برقرار رکھنا چاہیے۔ ٹورنامنٹ کے فیصلہ کن مرحلے میں پہنچنے پر ہرمن پریت نے کہا کہ ہندوستان بہت آگے کی نہیں سوچ سکتا اور اسے ایک وقت میں ایک ہی میچ پر توجہ دینی چاہیے۔ ہرمن پریت نے پیر کو ہندوستانی کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) کی جانب سے شیئر کیے گئے ایک ویڈیو میں کہا کہ اگلے دو میچ ہمارے لیے بہت اہم ہیں۔ ایک وقت میں ایک میچ، اگلا میچ بہت ضروری ہے۔ امید ہے کہ ہم اس ٹورنامنٹ میں جیسا اچھا مظاہرہ کرتے آ رہے ہیں، اسے جاری رکھیں گے۔ مجھے لگتا ہے کہ اب مومینٹم بہت ضروری ہے۔ خود پر اعتماد کرنا، اپنی حکمت عملی پر اعتماد اور اسی طرح کھیلنا جیسے ہم نے لیگ مرحلے کے دوران بلے بازی اور گیند بازی کی ہے۔ اس مہم کے دوران ہندوستان کو اپنی بلے بازی اور گیند بازی دونوں شعبوں سے اچھا تعاون ملا ہے، جس سے کپتان کو سیمی فائنل تک پہنچنے کے لیے کئی مثبت باتیں ملی ہیں۔ ہرمن پریت نے پہلے میچ میں شیفالی ورما کی جارحانہ اننگز اور دوسرے میچ میں اسمرتی مندھانا کی سنچری کا خاص طور پر ذکر کیا۔ انہوں نے ان مواقع پر اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کے لیے گیند بازوں کی بھی تعریف کی جب ٹیم کو ان کی سب سے زیادہ ضرورت تھی۔ انہوں نے کہا کہ پہلے میچ میں شفالی کی بلے بازی، جس طرح سے وہ گیند کو ہٹ کر رہی تھی اور دوسرے میچ میں اسمرتی کی سنچری، جس طرح سے وہ بلے بازی کر رہی تھی، دیکھنے لائق تھا۔ آج، ہمارے گیند بازوں نے چیلنج قبول کیا۔ انہیں بس اپنی حکمت عملی اور خود پر اعتماد رکھنے اور ضرورت پڑنے پر اسے نافذ کرنے کی ضرورت ہے۔ سبھی کی کارکردگی مجموعی طور پر اچھی رہی اور اب سیمی فائنل اور فائنل ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ ہمیں بس بار بار سخت محنت کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔ ہرمن پریت کے لیے، اپنے کریئر کے اس مرحلے تک پہنچنا ان کی ابتدائی سوچ سے کہیں زیادہ ہے۔ ہندوستانی کپتان نے اپنے اس سفر میں اہم رول ادا کرنے کے لیے اپنی ٹیم کی ساتھیوں، بی سی سی آئی، سپورٹ اسٹاف اور خاندان کو کریڈٹ دیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ میں اتنی دور آ جاؤں گی۔ میں اپنی ٹیم کی ساتھیوں، بی سی سی آئی، اسپورٹس اسٹاف، اپنے خاندان کے افراد اور والدین کو کریڈٹ دینا چاہوں گی۔ وہ میری سب سے بڑی طاقت رہے ہیں اور امید ہے کہ میں کئی اور برسوں تک سخت محنت کرتی رہوں گی اور جب بھی ٹیم کو ضرورت ہوگی، تب سخت محنت کرتی رہوں گی۔ ہندوستانی ویمنز کرکٹ ٹیم کی کپتان ہرمن پریت کور نے زور دیا ہے کہ موجودہ چیلنجز کو دیکھتے ہوئے کھلاڑیوں کو میدان میں اپنی حکمت عملی پر مکمل اعتماد برقرار رکھنا چاہیے۔ دبئی سے سامنے آنے والے اپنے ایک حالیہ بیان میں انہوں نے کہا کہ وہ چاہتی ہیں کہ ان کی ٹیم لیگ مرحلے کے دوران حاصل ہونے والے اعتماد اور فارم کو ناک آؤٹ راؤنڈ کے اہم میچوں میں بھی برقرار رکھے۔ کپتان چاہتی ہیں کہ ٹیم لیگ مرحلے کی شاندار کارکردگی اور حوصلے کو آگے بڑھاتے ہوئے ناک آؤٹ راؤنڈ میں داخل ہو۔ موجودہ صورتحال اور سامنے موجود چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے کھلاڑیوں کا اپنی پلاننگ اور اسٹریٹیجی پر قائم رہنا بے حد ضروری ہے۔ انہوں نے کھلاڑیوں کو مشورہ دیا کہ وہ مستقبل یا ماضی کے بجائے فی الحال سامنے موجود فوری ہدف اور چیلنج پر اپنی پوری توجہ مرکوز کریں۔

یو ایس اوپن، ایما نوارو کی شاندار جیت

کلینسکا یا کو اسٹریٹ سیٹس میں شکست دے کر پہنچیں کوارٹر فائنل میں

پہلا سیٹ جیتنے کے بعد ایما نوارو نے پورے اعتماد کے ساتھ کھیل جاری رکھا۔ دوسرے سیٹ میں انہوں نے 1-5 کی بڑی برتری حاصل کرلی۔ اینا کلینسکا یا نے ایک بار سروس بریک کر کے واپسی کی کوشش کی، لیکن وہ میچ کا رخ تبدیل نہیں کر سکیں۔ اس کے بعد نوارو نے آٹھویں گیم میں ایک بار پھر کلینسکا یا کی سروس توڑ دی اور صرف ایک گھنٹہ 21 منٹ میں 6-4، 6-2 سے میچ جیت کر کوارٹر فائنل کا ٹکٹ حاصل کرلیا۔ امریکہ کی ایما نوارو نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یو ایس اوپن 2026 کے کوارٹر فائنل میں جگہ بنالی ہے۔ نیویارک کے آرتھر ایش اسٹیڈیم میں کھیلے گئے چوتھے راؤنڈ کے مقابلے میں انہوں نے اینا کلینسکا یا کو سیدھے سیٹوں میں 6-4، 6-2 سے شکست دی۔ نوارو نے میچ کے آغاز سے ہی اپنا دباؤ برقرار رکھا اور کلینسکا یا کو واپسی کا زیادہ موقع نہیں دیا۔ پہلا سیٹ 6-4 سے جیتنے کے بعد انہوں نے دوسرے سیٹ میں مزید جارحانہ کھیل کا مظاہرہ کیا اور 6-2 سے مقابلہ اپنے نام کرلیا۔ 25ویں سیڈ ایما نوارو نے یو ایس اوپن کے کوارٹر فائنل میں جگہ بنالی ہے۔ یہ ان کے کیریئر کا چوتھا گرینڈ سلیم کوارٹر فائنل ہے۔ اب وہ فلاشنگ میڈوز میں 2024 کی اپنی شاندار کارکردگی کو دہرانے کی کوشش کریں گی، جب وہ پہلی بار یو ایس اوپن کے سیمی فائنل تک پہنچی تھیں۔ پہلا سیٹ جیتنے کے بعد ایما نوارو نے پورے اعتماد کے ساتھ کھیل جاری رکھا۔ دوسرے سیٹ میں انہوں نے 5-1 کی بڑی برتری حاصل کرلی۔ اینا کلینسکا یا نے ایک بار سروس بریک کر کے واپسی کی کوشش کی، لیکن وہ میچ کا رخ تبدیل نہیں کر سکیں۔ اس کے بعد نوارو نے آٹھویں گیم میں ایک بار پھر کلینسکا یا کی سروس توڑ دی اور صرف ایک گھنٹہ 21 منٹ میں 6-4، 6-2 سے میچ جیت کر کوارٹر فائنل کا ٹکٹ حاصل کرلیا۔ خاص بات یہ رہی کہ کلینسکا یا اس سے قبل نوارو کے خلاف دونوں مقابلے جیت چکی تھیں، لیکن اس بار امریکی کھلاڑی نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے حساب برابر کر دیا۔ یہ نوارو کے کیریئر کا چوتھا گرینڈ سلیم کوارٹر فائنل ہے۔ اس سے پہلے وہ ومبلڈن 2024، یو ایس اوپن 2024 اور آسٹریلین اوپن 2025 میں کوارٹر فائنل تک پہنچ چکی ہیں۔ اس جیت کے بعد ایما نوارو کا اگلا مقابلہ ان کی ہم وطن اور تیسری سیڈ جیسیکا پیگولا سے ہوگا۔ پیگولا کا نوارو کے خلاف ریکارڈ کافی مضبوط رہا ہے۔ دونوں کے درمیان اب تک چار مقابلے ہوئے ہیں اور پیگولا نے چاروں میں کامیابی حاصل کی ہے۔ دونوں کی سب سے حالیہ ٹکر گزشتہ ماہ سنسناٹی ٹورنامنٹ میں ہوئی تھی، جہاں پیگولا نے نوارو کو 7-5، 6-2 سے شکست دی تھی۔ ایسے میں کوارٹر فائنل میں نوارو کے پاس اپنی پرانی شکست کا بدلہ لینے کا موقع ہوگا۔ یہ مقابلہ اس لیے بھی خاص ہوگا کیونکہ 2015 کے بعد پہلی بار یو ایس اوپن ویمنز سنگلز کے کوارٹر فائنل میں دو امریکی کھلاڑی آمنے سامنے ہوں گی۔ اس سے قبل 2015 میں سرینا ولیمز نے اپنی بہن وینس ولیمز کو شکست دے کر آخری آٹھ میں جگہ بنائی تھی۔

شفالی ورما کو آؤٹ کرنے کے بعد فاطمہ ثناء پر جرمانہ

فاطمہ ثناء کو شفالی ورما کو آؤٹ کرنے کے بعد پویلین کی جانب اشارہ کرنے پر انٹرنیشنل کرکٹ کونسل نے سزا دی ہے

پاکستان ویمنز کرکٹ ٹیم کی کپتان فاطمہ ثناء کو ہندوستان کے خلاف ویمنز ایشیا کپ کے گروپ اے کے میچ میں ہندوستانی اوپنر شفالی ورما کو آؤٹ کرنے کے بعد پویلین کی جانب اشارہ کرنے پر انٹرنیشنل کرکٹ کونسل نے سزا دی ہے۔ پاکستان ویمنز کرکٹ ٹیم کی کپتان فاطمہ ثناء کو ہندوستان کے خلاف ویمنز ایشیا کپ کے گروپ اے کے میچ میں ہندوستانی اوپنر شفالی ورما کو آؤٹ کرنے کے بعد پویلین کی جانب اشارہ کرنے پر انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) نے سزا دی ہے۔ آئی سی سی نے فاطمہ ثناء پر ان کی میچ فیس کا ۱۰ر فیصد جرمانہ عائد کیا ہے جبکہ ان کے ڈسپلنری ریکارڈ میں ایک ڈی میرٹ پوائنٹ بھی شامل کیا گیا ہے۔ یہ واقعہ دبئی میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان کھیلے گئے ویمنز ایشیا کپ کے میچ کے دوران پیش آیا۔ ہندوستان کی اننگز کے دوسرے اوور میں فاطمہ ثناء نے شفالی ورما کو کیچ اینڈ بولڈ کر کے پویلین بھیجا۔ وکٹ حاصل کرنے کے بعد پاکستانی کپتان نے شفالی ورما کو پویلین کی جانب جانے کا اشارہ کیا، جسے میچ آفیشلز نے نامناسب 'سینڈ آف' قرار دیا۔ آئی سی سی کے مطابق فاطمہ ثناء نے لیول ون، آرٹیکل ۲۔۵ر کی خلاف ورزی کی۔ یہ شق ایسے الفاظ، حرکات یا اشاروں سے متعلق ہے جو کسی بلے باز کی تضحیک کریں یا اس کے آؤٹ ہونے کے بعد جارحانہ ردعمل کو اکسا سکتے ہوں۔ فاطمہ ثناء نے اپنی غلطی تسلیم کرلی اور میچ ریفری سپریا رانی داس کی جانب سے تجویز کردہ سزا کو قبول کرلیا، جس کے بعد باقاعدہ سماعت کی ضرورت نہیں پڑی۔ میدان پر موجود امپائرز نمالی پریرا اور شہیرا ذاکر جیسی، تھرڈ امپائر رقیہ سلطانہ اور فورتھ امپائر رباب احسن نے ان کے خلاف چارج عائد کیا تھا۔ یہ فاطمہ ثناء کی گزشتہ ۲۴ر ماہ کے دوران ضابطۂ اخلاق کی دوسری خلاف ورزی ہے۔ اس سے قبل انہیں ۶ ر اگست ۲۰۲۵ء کو ڈبلن میں آئرلینڈ کے خلاف ٹی ۲۰ر انٹرنیشنل میچ کے دوران ایک ڈی میرٹ پوائنٹ دیا گیا تھا۔ تازہ سزا کے بعد ان کے ۲۴ر ماہ کے ریکارڈ میں مجموعی طور پر دو ڈی میرٹ پوائنٹس ہو گئے ہیں۔ آئی سی سی کے ضابطے کے مطابق لیول ون کی خلاف ورزی پر سرزنش سے لے کر کھلاڑی کی میچ فیس کے زیادہ سے زیادہ ۵۰ر فیصد تک جرمانہ اور ایک یا دو ڈی میرٹ پوائنٹس دیے جا سکتے ہیں۔ اگر کسی کھلاڑی کے ۲۴ر ماہ کے دوران چار یا اس سے زیادہ ڈی میرٹ پوائنٹس ہو جائیں تو انہیں معطلی کے پوائنٹس میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ فاطمہ ثناء نے اس میچ میں گیند سے پاکستان کے لیے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے ۳ر اوورز میں ۱۷ر رنز دے کر ۳ر وکٹ حاصل کیے اور شفالی ورما کے علاوہ پرتیکا راول اور اسمرتی مندھانا کو بھی پویلین بھیجا۔ تاہم ان کی یہ کارکردگی پاکستان کو شکست سے نہ بچا سکی۔

امیتابھ بچن نے سیف علی خان سے اپنے خاندانی رشتے کا انکشاف کیا

امیتابھ بچن نے بتایا کہ راج کپور کی بیٹی ریتو نندا کے بیٹے نکھل نندا کی شادی ان کی بیٹی شویتا بچن نندا سے ہوئی ہے

مقبول کوئز شو 'کون بنے گا کروڑ پتی ۱۸' (کے بی سی ۱۸) میں اس وقت دلچسپ صورتحال پیدا ہوگئی جب میزبان اور بالی ووڈ کے میگا اسٹار امیتابھ بچن نے اداکار سیف علی خان کے ساتھ اپنے خاندان کے ایک کم معروف تعلق کا انکشاف کیا۔ مقبول کوئز شو 'کون بنے گا کروڑ پتی ۱۸' (کے بی سی ۱۸) میں اس وقت دلچسپ صورتحال پیدا ہوگئی جب میزبان اور بالی ووڈ کے میگا اسٹار امیتابھ بچن نے اداکار سیف علی خان کے ساتھ اپنے خاندان کے ایک کم معروف تعلق کا انکشاف کیا۔ سیف علی خان اور اکشے کمار اپنی آنے والی فلم 'حیوان' کی تشہیر کے لیے شو میں پہنچے تھے۔ شو کے پرومو میں امیتابھ بچن سیف کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ''بہت لوگ نہیں جانتے کہ یہ ہمارے رشتے میں ہیں۔'' یہ سن کر سیف علی خان حیران رہ جاتے ہیں اور پوچھتے ہیں، ''میں؟'' اس کے بعد امیتابھ بچن نے کپور خاندان کے ذریعے دونوں خاندانوں کے درمیان بننے والے رشتے کی وضاحت کی۔ امیتابھ بچن نے بتایا کہ راج کپور کی بیٹی ریتو نندا کے بیٹے نکھل نندا کی شادی ان کی بیٹی شویتا بچن نندا سے ہوئی ہے۔ یعنی نکھل نندا، راج کپور کے نواسے ہیں اور شویتا بچن کے شوہر ہیں۔ دوسری جانب کرینہ کپور خان، راج کپور کی پوتی ہیں۔ اس طرح شویتا بچن اور کرینہ کپور کا تعلق کپور خاندان کے ذریعے جڑتا ہے چونکہ کرینہ، سیف علی خان کی اہلیہ ہیں، اس لیے سیف اور بچن خاندان کے درمیان بھی شادی کے ذریعے رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔ رشتے کی یہ پیچیدہ مسئلہ کو سمجھانے کے بعد امیتابھ بچن نے ماحول کو مزید دلچسپ بنا دیا۔ انہوں نے سیف سے مذاق کرتے ہوئے پوچھا کہ اب وہ کرینہ کپور کو کس رشتے سے پکاریں گے اور کرینہ انہیں کیا کہہ کر بلائیں گی؟ امیتابھ کے اس سوال پر سیف علی خان بھی ہنس پڑے اور مزاحیہ انداز میں جواب دیا: ''Thank God it's not a KBC question'' یعنی، ''شکر ہے یہ کے بی سی کا سوال نہیں ہے۔'' ان کے جواب پر امیتابھ اور اکشے کمار سمیت پورا سیٹ قہقہوں سے گونج اٹھا۔ یہ بات واضح کرنا ضروری ہے کہ امیتابھ بچن اور سیف علی خان کے درمیان براہ راست خونی رشتہ نہیں ہے۔ دونوں خاندانوں کا تعلق شادی کے ذریعے بنتا ہے، جس کی اہم کڑی شویتا بچن نندا اور نکھل نندا کی شادی ہے۔ نکھل نندا، آنجہانی ریتو نندا کے بیٹے اور راج کپور کے نواسے ہیں۔ کرینہ کپور بھی راج کپور کی پوتی ہیں۔ اسی خاندانی تعلق کی وجہ سے سیف علی خان بھی بچن خاندان کے وسیع رشتہ داروں کے حلقے میں آتے ہیں۔ سیف علی خان اور اکشے کمار پریہ درشن کی ہدایت کاری میں بننے والی فلم 'حیوان' میں ایک ساتھ نظر آئیں گے۔

بالی ووڈ اداکارہ ایشا دیول 'مالا مال ویکلی ۲' میں نظر آئیں گی

بالی ووڈ اداکارہ ایشا دیول نے کامیڈی فلموں کی دنیا میں واپسی کا اعلان کر دیا ہے

بالی ووڈ اداکارہ ایشا دیول نے کامیڈی فلموں کی دنیا میں واپسی کا اعلان کر دیا ہے۔ اداکارہ نے ''مالا مال ویکلی ۲'' میں شمولیت اختیار کر لی ہے اور وہ فلم کی بڑی اسٹار کاسٹ کا حصہ بنیں گی۔ ایشا دیول نے فلم میں کام کرنے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اسے ''تفریح، ہلکی پھلکی ہنسی اور خالص انٹرٹینمنٹ'' سے بھرپور قرار دیا ہے۔ بالی ووڈ اداکارہ ایشا دیول نے کامیڈی فلموں کی دنیا میں واپسی کا اعلان کر دیا ہے۔ اداکارہ نے ''مالا مال ویکلی ۲'' میں شمولیت اختیار کر لی ہے اور وہ فلم کی بڑی اسٹار کاسٹ کا حصہ بنیں گی۔ ایشا دیول نے فلم میں کام کرنے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اسے ''تفریح، ہلکی پھلکی ہنسی اور خالص انٹرٹینمنٹ'' سے بھرپور قرار دیا ہے۔ ایشا کے مطابق، حالیہ عرصے میں انہوں نے دو بالکل مختلف نوعیت کے پروجیکٹس مکمل کیے ہیں اور وہ ایک مکمل کامیڈی فلم کرنا چاہتی تھیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ''مالا مال ویکلی ۲'' عین ایسے وقت پر ان کے پاس آئی جب وہ ایک ہلکی پھلکی اور مزاحیہ فلم کا حصہ بننے کی خواہش رکھتی تھیں۔ ایشا دیول نے اپنے بیان میں کہا کہ ''مالا مال ویکلی ۲'' ان کے لیے بالکل صحیح وقت پر آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ ایسی فلم کرنا چاہتی تھیں جس میں مزاح، ہنسی اور تفریح ہو۔ ایشا نے اس فلم کو ایک مکمل کامیڈی کیپر (comic caper) قرار دیتے ہوئے کہا کہ حالیہ دو مختلف پروجیکٹس کے بعد وہ ایک ایسی فلم کی منتظر تھیں جو مکمل طور پر لوگوں کو ہنسانے اور محظوظ کرنے پر مبنی ہو۔ ایشا دیول نے بتایا کہ وہ حال ہی میں ''گھونگھٹ'' نامی ہارر کامیڈی اور تیلگو فلم ''SYG: Sambarala Yeti Gattu'' جیسے مختلف نوعیت کے پروجیکٹس مکمل کر چکی ہیں۔ ان دونوں فلموں کے بعد وہ ایک ایسی فلم کرنا چاہتی تھیں جس میں کامیڈی مرکزی عنصر ہو۔ ان کے مطابق ''مالا مال ویکلی ۲'' کا اس وقت سامنے آنا ان کے لیے بہترین موقع ثابت ہوا۔ ایشا نے کہا کہ وہ ایک مکمل کامیڈی فلم کرنے کے لیے کافی عرصے سے پرجوش تھیں اور اس پروجیکٹ نے ان کی یہ خواہش پوری کر دی۔ ایشا دیول نے یہ بھی بتایا کہ کامیڈی ان کے لیے کوئی نئی صنف نہیں ہے بلکہ وہ پہلے بھی متعدد کامیڈی فلموں میں کام کر چکی ہیں۔ ان کی نمایاں کامیڈی فلموں میں ''نو انٹری'' (No Entry)، ''شادی نمبر ون'' (Shaadi No. 1) اور ''ون ٹو تھری'' (One Two Three) شامل ہیں۔ اداکارہ کا کہنا ہے کہ کامیڈی ایک ایسی صنف ہے جسے انہوں نے ہمیشہ پسند کیا ہے اور وہ دوبارہ اس میدان میں واپس آنا چاہتی تھیں۔ ایشا دیول کے مطابق، فلم میں شامل ہونے کی ایک بڑی وجہ اس کا اسکرپٹ بھی ہے۔

سکیش کے مکوکا معاملے میں اداکارہ جیکلین فرنانڈیز کو ملزم بنانے کا مطالبہ

اداکارہ کی مشکلات ایک بار پھر بڑھتی ہوئی نظر آ رہی ہیں۔ سکیش چندر شیکھر سے منسلک ۲۰۰ر کروڑ روپے کی مبینہ وصولی اور منی لانڈرنگ کے معاملے میں اب جیکلین کو مکوکا (مہاراشٹر کنٹرول آف آرگنائزڈ کرائم ایکٹ) کے تحت بھی ملزم بنانے کا مطالبہ کیا گیا ہے

بالی ووڈ اداکارہ جیکلین فرنانڈیز کی مشکلات ایک بار پھر بڑھتی ہوئی نظر آ رہی ہیں۔ سکیش چندر شیکھر سے منسلک ۲۰۰ر کروڑ روپے کی مبینہ وصولی اور منی لانڈرنگ کے معاملے میں اب جیکلین کو مکوکا (مہاراشٹر کنٹرول آف آرگنائزڈ کرائم ایکٹ) کے تحت بھی ملزم بنانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ بالی ووڈ اداکارہ جیکلین فرنانڈیز کی مشکلات ایک بار پھر بڑھتی ہوئی نظر آ رہی ہیں۔ سکیش چندر شیکھر سے منسلک ۲۰۰ر کروڑ روپے کی مبینہ وصولی اور منی لانڈرنگ کے معاملے میں اب جیکلین کو مکوکا (مہاراشٹر کنٹرول آف آرگنائزڈ کرائم ایکٹ) کے تحت بھی ملزم بنانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں دہلی کی راؤز ایونیو عدالت میں درخواست دائر کی گئی ہے۔ عدالت نے درخواست پر دہلی پولیس سے جواب طلب کرتے ہوئے معاملے کی اگلی سماعت ۱۵ر ستمبر کو مقرر کر دی ہے۔ واضح رہے کہ ۲۰۰ر کروڑ روپے کے منی لانڈرنگ معاملے میں جیکلین پہلے ہی ملزم ہیں۔ مئی ۲۰۲۶ء میں دہلی کی عدالت نے ان کے خلاف الزامات طے کرنے کا حکم دیا تھا۔ دوسری جانب اسی معاملے سے منسلک جبری وصولی اور مکوکا کیس میں سکیش چندر شیکھر اور دیگر ملزمان کے خلاف الزامات طے کیے گئے تھے۔ تاہم اس وقت دستیاب عدالتی رپورٹس میں جیکلین کو اس معاملے میں ملزم نہیں بتایا گیا تھا۔ اب دائر کی گئی نئی درخواست میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ جیکلین فرنانڈیز کو بھی مکوکا کیس میں ملزم بنایا جائے۔ عدالت نے اس درخواست پر دہلی پولیس سے جواب طلب کیا ہے۔ پولیس کے جواب کی بنیاد پر عدالت یہ فیصلہ کرے گی کہ جیکلین کو اس معاملے میں ملزم بنانے کے مطالبے پر مزید کارروائی کی ضرورت بنتی ہے یا نہیں۔ یہ پورا معاملہ سکیش چندر شیکھر پر عائد ۲۰۰ر کروڑ روپے کی مبینہ جبری وصولی کے الزام سے شروع ہوا تھا۔ دہلی پولیس کے مطابق، جیل میں قید سکیش نے ریلیگیئر کے سابق پروموٹر شیوندر سنگھ کی اہلیہ ادیتی سنگھ سے مبینہ طور پر خود کو ایک بڑے سرکاری افسر کے طور پر پیش کیا تھا۔ الزام ہے کہ سکیش نے ادیتی سنگھ کو ان کے شوہر کو جیل سے باہر نکلوانے اور قانونی مدد فراہم کرنے کا یقین دلایا اور اس کے بدلے بڑی رقم کا مطالبہ کیا۔ اسی شکایت کے بعد دہلی پولیس نے مقدمہ درج کیا اور تحقیقات شروع کیں۔ تحقیقات کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ سکیش جیل کے اندر سے ہی مبینہ طور پر ایک منظم نیٹ ورک چلا رہا تھا اور اس نیٹ ورک کے ذریعے رقم وصول کی جا رہی تھی۔ پولیس کی تحقیقات میں اس کے ساتھ کئی دیگر افراد کے نام بھی سامنے آئے۔ بعد ازاں اس معاملے میں مکوکا کی دفعات بھی شامل کی گئیں۔ دہلی پولیس کی تحقیقات میں دعویٰ کیا گیا کہ سکیش اور اس کے ساتھیوں نے مل کر ایک منظم جرائم کے سنڈیکیٹ کی طرح کام کیا۔ مبینہ جرم سے حاصل ہونے والی رقم کے سلسلے میں انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے الگ سے منی لانڈرنگ کی تحقیقات شروع کیں۔ ای ڈی کا الزام ہے کہ مبینہ جرم سے حاصل رقم کا استعمال مہنگی اشیا اور دیگر چیزوں کی خریداری کے لیے کیا گیا۔ اسی تحقیقات کے دوران جیکلین فرنانڈیز کا نام بھی سامنے آیا۔ ای ڈی کے مطابق، سکیش نے جیکلین کو مہنگے تحائف اور دیگر سہولتیں فراہم کی تھیں اور اداکارہ کو مبینہ جرم سے حاصل رقم سے منسلک فوائد حاصل ہوئے تھے۔ تاہم جیکلین فرنانڈیز مسلسل یہ کہتی رہی ہیں کہ انہیں سکیش کی مجرمانہ سرگرمیوں کے بارے میں کوئی علم نہیں تھا اور وہ خود بھی اس کے جھانسے کا شکار ہوئی تھیں۔ ویلنٹائن ڈے پر جیل میں بند ٹھگ سکیش چندر شیکھر نے اداکارہ جیکلین فرنانڈیز کے لیے اپنے پیار کا اظہار کیا، لیکن اس کے ایک دعوے نے سبھی کو حیران کر دیا۔ اس نے دعویٰ کیا کہ اس نے جیکلین کو ویلنٹائن ڈے کے موقع پر ایک کسٹمائزڈ پرائیویٹ جیٹ تحفے میں دیا ہے، جس سے سنسنی پھیل گئی ہے۔ منڈولی جیل سے لکھے گئے خط میں سکیش نے بتایا کہ گلف اسٹریم جیٹ پر جیکلین کے نام کے ابتدائی حروف اور ان کی تاریخ پیدائش پر مبنی رجسٹریشن نمبر درج ہے۔ سکیش نے اس لین دین کو قانونی شکل دینے کے لیے ٹیکس ادا کرنے کا بھی دعویٰ کیا ہے۔ جہاں سکیش مسلسل جیکلین کے ساتھ اپنے مبینہ افیئر کا ذکر کرتا رہتا ہے، وہیں جیکلین نے ہمیشہ ان دعوؤں کی تردید کی ہے۔ مبشر ٹھگ سکیش چندر شیکھر سے منسلک 200 کروڑ روپے کے مبینہ بھتہ خوری اور منی لانڈرنگ معاملے میں بالی ووڈ اداکارہ جیکلین فرنانڈیز کو اب مکوکا (مہاراشٹر کنٹرول آف آرگنائزڈ کرائم ایکٹ) کے تحت بھی ملزم بنانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ سکیش چندر شیکھر کے منظم جرائم کے نیٹ ورک اور غیر قانونی لین دین کے پیش نظر، اب یہ مطالبہ سامنے آیا ہے کہ جیکلین فرنانڈیز کو بھی اس سخت قانون کے دائرے میں لا کر ملزم نامزد کیا جائے۔ جیکلین کی جانب سے اس سے قبل عدالتوں میں کیس خارج کرنے کی اپیلیں بھی کی جا چکی ہیں، تاہم عدالتوں نے موجودہ مرحلے پر انہیں راحت دینے سے انکار کر دیا تھا۔ مکوکا کے تحت ملزم بنانے کے اس نئے مطالبے کے بعد اداکارہ کی قانونی مشکلات میں مزید اضافہ ہوتا نظر آ رہا ہے۔